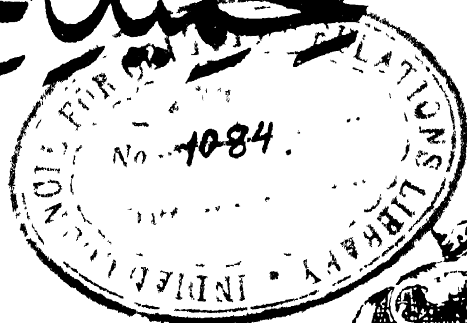
إخلاص التوحيد

للحميد المجيد



دوستی رکھنی کو قطع کر دیا اور اون کو اپنا دشمن ٹھیرایا اور فرشتون کا عدو بتایا اور موحدین کی لیے اون کی مال اور جورون اور بال بچی مباح کر دیے اور اونکا غلام بنانا جائز فرما دیا کیونکہ شرک مین بربادی ہے حق ربوبیت کی اور توڑنا ہی عظمت الوہیت کا اور بدگمانی ہے ساتھ رب العالمین کی چنانچہ فرمایا ہے ویعذب المنافقین والمنافقات والمشرکین والمشرکات الظانین باللہ ظن السوء علیہم دائرۃ السوء وغضب اللہ علیہم ولعنہم واعد لہم جہنم وساءت مصیرا اور تین جگہہ قرآن مین یہ خبر دی ہے کہ ان مشرکون نے اللہ کی کچہہ قدر نہ سمجھی وما قدروا اللہ حق قدرہ سو جو شخص اللہ کے برابر اوراوسکا ہمسر کسی اور کو ٹھیراتا ہی اور اوس کو دوست رکھتا ہے اور اوس سی ڈرتا ہے اور اوسکا امیدوار ہی اور اوسکے سامنے خاکسار ہی وہ کیا خاک اللہ کی قدر و منزلت کریگا اور اوس کی عزت وقیمت سمجھیگا چنانچہ فرمایا ہے ثم الذین کفروا بربہم یعدلون یہ وہی برابری ہی جس کو مشرکون نی درمیان اللہ کی اور اپنی معبودون کی ثابت کیا ہی اور جب وہ دوزخ مین جائین گی اوس وقت پہچان لین گے کہ یہ برابر کرنا ہمارا گمراہی تہا چنانچہ وہ لوگ آگ مین اپنی معبودون سی کہ وہ بہی اوسی جگہہ ہونگے یہ بات کہین گی تاللہ ان کنا لفی ضلال مبین اذ نسویکم برب العالمین حالانکہ ان مشرکون نی اون معبودون کو کچہہ ذات وافعال مین برابر خدا کے نہین ٹھیرایا تہا اور نہ یہ بات کہی تہے کہ اون کی معبود خالق آسمان وزمین ہین یا مارتی جلاتی ہین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الرب المفضال المنعام والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد والہ وصحبہ ما اختلف الضیاء والظلام اما بعد یہ بات ظاہر ہے کہ جتنی انبیا آدم علیہ السلام سے لیکر خاتم الانبیا تک آئی سب کی دعوت اسی طرف تھی کہ لوگ توحید اختیار کرین شرک کو چھوڑین یہ اس لیے کہ شرک اظلم ظلم واقبح قبائح ہے اللہ تعالی کو جو غصہ شرک پر آتا ہی اور جتنا یہ شرک ناپسند و دشمن ہی اتنی کوئی چیز مبغوض نہین ہے ولہذا جو سزا جزا دنیا و آخرت میں اس شرک پہ مرتب و مقرر کی ہی وہ کسی اور گناہ پہ مقرر و مرتب نہین فرمائی اور یہ خبر دی کہ وہ شرک کو کسی طرح نہین بخشتا ہی اور شرک ناپاک ہین حرم شریف مین نہ آئین اور مشرکون کی ذبیحہ و نکاح کو حرام کیا اور اون سی

یا یہ گمان کرتا ہے کہ اللہ تعالی کسی بندی کی دعا نہین سنتا اس لیے کہ وہ بہت دور ہے یہان تک کہ یہ وسائط اوس دعا کو خدا تک پہونچاتے ہین یا کسی مخلوق کا اللہ تعالی پر حق ہے وہ اپنا حق کی اللہ کو قسم دیکر اس وسیلے سے کام نکلوا دیتا ہے جس طرح کہ لوگ اکابر وامرای ملوک کا وسیلہ پکڑتے ہین اور جانتے ہین کہ اس امیر وزیر کے بڑی عزت ہے اور بادشاہ مخالفت اس کی نہین کر سکتا سو یہ نہایت درجے کا تنقص ہے ربوبیت مین ولہذا حکمت آلہی نی یہ تقاضا کیا کہ وہ شرک کو ہرگز نہ بخشے اور مشرک کو ہمیشہ عذاب مین رکھے اس جگہہ سے معلوم ہوا کہ دار ومدار ایمان ونجات کا اسپر ہے کہ انسان شرک کو چھوڑکر توحید اختیار کرے سو جب یہ بات ٹھیری تو اب معلوم کرنا مراتب توحید ومطالب شرک کا واسطے درستی اسلام وصحت ایمان کی ضرور ہوا بنا برعلی ہذا اس رسالے مین بعض مقاصد توحید اور بعض مدارج شرک کی لکھی جاتی ہین تا کہ مومن خدا پرست فرق ان دونون امر کا سمجھکر انواع شرک سے اعتقادا وعملا بچے اور توحید رب مجید سے آراستہ ہوکر لائق رحمت ومغفرت کے بنے یہ بات اوس وقت تک ممکن ہے جب تک کہ غرغرہ نہین لگا ہے خدانخواستہ اگر حالت شرک مین جان نکل گئی گو بطور جہل کے ہو نہ بعد علم کے تو پھر کچھ علاج اوسکا نہین ہو سکتا ہے یہ رسالہ مشتمل ہے ایک مقدمہ چند فصل اور ایک خاتمے پر اللہ تعالی ہمارا خاتمہ کلمہ توحید واخلاص پر کری اللھم ربنا امین

مقدمہ

بیان مین بعض الفاظ کی جن سے اختلاف والتباس پیدا ہوتا ہے ہم یہ چار لفظون میں

بلکہ یہ برابری محبت وتعظیم وعبادت مین تہی جس طرح کہ حال مشرکین اہل اسلام کا ہے
کہ یہ اہل توحید کو طرف نقص انبیاء وصلحاء واولیاء کی نسبت کرتے ہین حالانکہ موحدین
کا کوئی مقصود نہین ہی بجز اس کی کہ وہ یہ بات کہتے ہین کہ یہ سارے پیغمبر اور نیک
لوگ اور مشائخ اللہ کی غلام وبندی ہین یہ کسی نفع ونقصان وموت وحیات ونشور
کے مالک اپنی لیے اور غیر کے لیے نہین ہین اور یہ ہرگز اپنے یاریون کے
شفاعت نکرین گی اللہ نی اون کی شفاعت کرنے کو حرام کردیا ہے اور نہ وہ شفاعت
اہل توحید کی کرین گی مگر بعد اس کی کہ اللہ تعالی اونکو اذن شفاعت کا حق مین
موحدین کی دیگا کیونکہ اون کو کوئی اختیار نہین ہے سارا اختیار اللہ تعالی کو ہی اور
شفاعت وولایت سب اللہ کی بس مین ہی سوا اللہ کی خلق مین نہ کوئی کسیکا ولی ہے
اور نہ شفیع اور مشرک جو اللہ کی ساتھ بدگمان ہے اوسکو یہ گمان ہے کہ اللہ تعالے
جہان کی بند وبست اور انتظام کرنی مین کسی مدبر کا محتاج ہے اس سے بڑھکر
اور کیا نقصان ہوگا حق مین اوس شخص کے جو اپنی ذات سے غنی ہے اور ہر ما سوا
اوسکا محتاج ہے اور کبھی یہ گمان کرتا ہے کہ اللہ کو کوئی بات معلوم نہین ہوتی جبتک
کہ واسطہ اوس کو معلوم نکرائی یا وہ رحم نہین کرتا ہے جب تک کہ وہ واسطہ اوس سے
سفارش نکری جس طرح کہ مخلوق پاس مخلوق کے سفارش کرتی ہے یا وہ کسی بندے کا
سوال قبول نہین کرتا ہے جب تک کہ وہ بندہ اس واسطی سی یہ عرض معروض نکرے
کہ تم میری حاجت اوس تک پہونچاو جس طرح کہ دنیا کے بادشاہون کا حال ہے

ابوبکر نے کہا چلو حضرتؐ سے استغاثہ کریں حضرتؐ نے فرمایا مجھسے استغاثہ کرنا نہ چاہیے
استغاثہ تو اللہ سے کرتے ہین رواہ الطبرانی مراد یہ تھی کہ جو بات قدرت مین بندے
کی نہو وہان اللہ ہی سے فریادرسی چاہیے اہل علم نے کہا ہی ہر مکلف پر واجب ہے
کہ یہ بات جان رکھے کہ سوا اللہ کے نہ کوئی غیاث ہی اور نہ مغیث ہر فریادرسے
علی الاطلاق اللہ ہی کے پاس ہے اور اگر اتفاقاً کسے غیر کے ہاتھہ پر کوئی بات
حاصل ہو تو وہ مجاز ہے نہ حقیقت کیونکہ حقیقت اللہ ہی کے لیے ہے اوسی کا
نام غیاث و مغیث ہے حلیمی نے کہا ہے الغیاث ھو المغیث چنانچہ اکثر
یا غیاث المستغیثین کہا جاتا ہے اس کے معنے یہ ہین کہ بچانے والا سختی
مین اور قبول کرنے والا اوس کی دعا کا اور رہائی دینے والا تکلیف سے اللہ ہے
پس بس صحیحین مین آیا ہے کہ دعای باران مین کہا تھا اللھم اغثنا اور قرآن مین
فرمایا ہے اذ تستغیثون ربکم فاستجاب لکم گویا معنے اس لفظ کے مجیب و مستجیب کے
ہوئی اتنی بات ہی کہ اغاثہ احق بافعال ہی اور استغاثہ احق باقوال اور کبھے ایک
لفظ کا اطلاق دوسری لفظ کی جگہہ پر بھی ہو جاتا ہے شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے کہا ہے
معنے استغاثہ کی یہ ہین کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہ بات چاہے جو لائق
اون کی منصب کی ہے اسمین کسی مسلمان کا کچہہ جھگڑا نہین ہے اور جو شخص اسمین
جھگڑے وہ کافر ہے یا خطاکار و گمراہ رہے وہ معنے اس لفظ کی جس کی حضرتؐ نے
نفی کی ہے سو اوس کی نفی کرنا واجب ہے اور جو کوئی واسطے غیر اللہ کی ایسی بات

لفظ اول استغاثہ ہی یعنی فریادرسی چاہنا کہ جو تکلیف ہے وہ دور ہو سیا جیسی
استنصار یعنی مدد مانگنا سو آمین کچھ خلاف نہین ہے کہ جو کام ایسے ہین کہ مخلوق کو
اون کی قدرت ہی اونمین مخلوق سے استغاثہ کرنا جائز ہے یہان حاجت
استدلال کی نہین ہی اس لیی کہ یہ بات نہایت واضح ہے اور گمان نہین ہوتا
آمین کسیکا خلاف ہو اللہ تعالی نی فرمایا ہے فاستغاثہ الذی من شیعتہ علی
الذی من عدوہ جسطرح کہ یہ فرمایا تہا وان استنصروکم فی الدین فعلیکم النصر یا
فرمایا وتعاونوا علی البر والتقوی اسکی مثال یہ ہی کہ مثلا مظلوم کسی شخص سے کہے
کہ مجہپر ظلم ہوا ہی تم اس کام مین میری مدد کرو جس طرح کہ اسرائیلی نے دربارہ قبطی
موسی علیہ السلام سی کہا تہا یا بیمار حکیم سے کہے کہ تم میری دوا کرو یا پتہر اوٹہانے مین
اور درمیان اس کی اور کسی دشمن کافر کے حائل ہونے مین یا کسی درندہ وغیرہ کے
دور کرنے مین اور مثل اس کی مدد چاہے کہ اس طرح کا استغاثہ منع نہین ہی اور جو
کام ایسے ہین کہ سوا اللہ کی اور کسیکو اونکی قدرت نہین ہے وہان سوا اللہ کے
اور کسی کی ساتہہ استغاثہ کرنا حرام یا شرک ہی جیسے گناہ کا بخشنا ہدایت کرنا مینہہ
برسانا رزق دینا بیمار کو شفا بخشنا غائب کو لی آنا کما قال تعالی ومن یغفر الذنوب
الا اللہ وقال انک لا تہدی من احببت ولکن اللہ یہدی من یشاء وقال
ہل من خالق غیر اللہ یرزقکم من السماء والارض اور فرمایا واذا مرضت فہو یشفین
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے مین ایک منافق تہا مسلمانون کو ستاتا تہا

تمہاری پاس تشفیع لاتی ہین اور تمکو اللہ کی پاس تشفیع لیجاتے ہین فرمایا اللہ کی شان
اس سی بڑی ہے اللہ کو کسی کی پاس اوس کی مخلوق مین سے تشفیع نہین ٹھیراتے
سو اس بات کا تو انکار فرمایا کہ اللہ کو کسی کے پاس شفیع بنایا جاوی اور اس بات کو
اوس کی مقرر رکہا کہ آپ کو پاس اللہ کے تشفیع ٹھیرائی تفصیل اس اجمال کی آ و یگے
چوتھا لفظ توسل ہے یعنی کسی کو مخلوق مین سے پاس اللہ کی واسطی بر آمد مطلب
کی جس کو بندہ اللہ سے چاہتا ہے وسیلہ ٹھیرانا سو شیخ عزالدین بن عبدالسلام نے
کہا ہی لایجوز التوسل الی اللہ تعالی الا بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم ان صح الحدیث
شاید یہ اشارہ ہی طرف اوس حدیث کی جس کو نسائی و ترمذی و ابن ماجہ وغیرہم
نے روایت کیا ہے اور ترمذی نی صحیح کہا ہے کہ ایک اندہے نے آکر کہا ای رسول خدا
مین اندہا ہو گیا ہون آپ اللہ سی میری لیے دعا کرو فرمایا تو وضو کر کے دو رکعت پڑہ
اور کہہ اللھم انی اسالک و اتوجہ الیک بنبیک محمد یا محمد انی استشفع بک فی رد
بصری اللھم شفع النبی فیّ اور فرمایا تجھکو اگر کوئی حاجت ہوا کری تو اسی طرح کیا کر
اللہ نی اوس کو بینا کر دیا سو اس حدیث مین لوگون کے دو قول ہین ایک یہ کہ توسل
وہ ہے جو عمر بن خطاب نی کیا تہا کنا اذا اجدبنا نتوسل بنبینا الیک فتسقینا و انا
نتوسل الیک بعم نبینا یعنی پہلی ہم وقت قحط کی تیری نبی سے طرف تیری توسل
کرتے تھے اور تو پانی برساتا تہا اب ہم تیری پیغمبر کے چچا سے طرف تیری توسل
کرتے ہین یہ روایت صحیح بخاری مین ہے اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ حضرت کے

ثابت کری جو سوا اللہ کی اور کو نہ چاہیے تو وہ بھی کافر ہے جبکہ ایسی محبت قائم
ہوجای کہ تارک اوس محبت کا کافر ٹھیری اسی جگہہ سے ابو یزید بسطامی نے کہا ہے
کہ مخلوق کا استغاثہ کرنا مخلوق کی ساتھہ ایسا ہے جیسے کوئی غریق کسی غریق سے
استغاثہ کری یا جس طرح کوئی قیدی کسی قیدی سے مستغیث ہو دوسرا لفظ
استعانت ہی یعنی طالب مدد ہونا سو اسمین بھی کچھہ خلاف نہین ہے کہ مخلوق سے
امور دنیا مین طلب عون کرنا جائز ہے مثلا یہ کہنا کہ ہمارا اسامان بار کردو ہمارے
جانور کو چارہ کھلادو یا ہمارا پیغام پہونچادو یا ہمارا گھر آباد رہے وہ کام جنپر سوا
اللہ کی اور کوئی قدرت نہین رکھتا ہے سو وہان سوا اللہ کے اور سے مدد چاہی
کہ یہ حرام یا شرک ہی قال تعالی ایاک نعبد وایاک نستعین یہ ترکیب مفید حصر ہے
تیسرا لفظ تشفع ہے یعنی سفارش چاہنا مخلوق سے اسمین بھی کچھہ خلاف درمیان
مسلمانون کی نہین ہے کہ جن امور دنیا پر بندون کو قدرت ہے اوس جگہہ اون سے
سفارش چاہی کہ یہ جائز ہی سنت متواترہ و اتفاق جمیع امت سی یہ بات ثابت ہی کہ
حضرت ؐ شافع و مشفع ہین اور دن قیامت کی خلق کی سفارش کرین گی اور لوگ
آپ سے طالب شفاعت ہون گی او عرض کرینگے کہ آپ ہماری سفارش پاس
خدا کے کرو خلاف اسمین ہے کہ یہ شفاعت واسطی محو ذنوب مذنبین کے ہو گی یا
واسطی زیادت ثواب مطیعین کے اس شفاعت کی نفی کا کوئی شخص مسلمانون مین
قائل نہین ہے سنن ابی داود مین آیا ہے کہ ایک شخص نے حضرت ؐ سی کہا ہم اللہ کو

جو لوگ انبیاء و صلحاء سے توسل کرنے کو منع کرتے ہین اون کی دلیل یہ ہی ما نعبدھم الا لیقربونا الی اللہ زلفی وقولہ تعالی فلا تدعوا مع اللہ احدا وقولہ تعالے لہ دعوۃ الحق والذین یدعون من دونہ لا یستجیبون لھم بشیء سو یہ استدلال اونکا محل نزاع سے اجنبی ہے اس لیے کہ یہان نہ عبادت ہی اور نہ دعا اوس شخص کی بلکہ توسل ساتھ علم نافع و عمل صالح کی ہے ہان اگر یون کہتا کہ یا اللہ یا فلان تو ضرور شرک ہوتا ایسا ہی حال بقیۂ استدلال مانعین کا ہے جیسے قولہ تعالی یوم لا تملك نفس لنفس شیئا والامر یومئذ للہ کہ اس آیت مین یہ ذکر ہے کہ اوس دن اختیار ہر امر کا نرے اللہ کو ہوگا سو متوسل بہ نبی و عالم یہ اعتقاد نہین رکھتا ہے کہ وہ نبی یا عالم اللہ کا شریک ہے اوس دن کی امر مین بلکہ جو ایسا اعتقاد کریگا نبی ہو یا غیر نبی وہ صریح گمراہ ہے دوسری دلیل یہ ہے لیس لك من الامر شيء وقولہ قل لا املك لنفسی نفعا ولا ضرا حالانکہ ان مین ذکر عدم ملک نفع و ضرر کا اپنے اور غیر کے لیے ہے کچھ ممانعت توسل کی نہین ہے اور یہ بات معلوم ہی کہ اللہ نے حضرتؐ کو مقام محمود یعنی شفاعت عظمی کا مقام عطا کیا ہے اور خلق کو ارشاد کیا ہے کہ وہ اس مقام کا سوال آپکو لیے کرین اور خدا سے اوس کی طالب ہون اور حضرتؐ سے فرمائیگا سل تعطہ واشفع تشفع ہان قرآن مین یہ قید آئی ہے کہ شفاعت بی اذن کی نہوگی اور اوسی کے لیے ہوگی جسکو اللہ پسند کریگا تیسری دلیل یہ ہے کہ جب یہ آیت اوتری وانذر عشیرتك الاقربین تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ایک کو پکار کر یہ کہا لا املك لك من اللہ شیئا

حیات مین حضرتؐ سے توسل کرتے تہی استسقا مین پہر حضرتؐ کی چچا عباس سے
بعد وفات حضرتؐ کی یہ توسل مانگنا پانی کا تہا اسطرح اس طرح کہ عباس اور اونکی
ساتہہ یہ سب لوگ ملکر دعا کرتے تو گویا وہ وسیلہ تہی اونکی طرف اللہ تعالیٰ کی اور
حضرتؐ ایسی صورت مین شافع وداعی ہوتے تہے دوسرا قول یہ ہی کہ توسل کرنا ساتہ
حضرتؐ کی حیات مین اور بعد ممات کی اور آپ کی سامنے اور آپ کی پیچہے ہو سکتا ہی
سو توسل کرنا آپ کی ساتہہ حیات مین اور آپ کی غیر کے ساتہہ بعد آپ کی باجماع صحابہ
ثابت ہی یہ اجماع سکوتی تہا اس لیے کہ کسی صحابی نی عمر رضی اللہ عنہ پر اس امر کا انکار
نہین کیا کہ تم نی عباس کی ساتہہ کیون توسل کیا شوکانی کہتے ہین میرے نزدیک
کوئی وجہ تخصیص جواز توسل کی ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہین ہے جس طرح
کہ شیخ عزالدینؒ نے زعم کیا ہے دو سبب سی ایک تو یہی اجماع صحابہ دوسرے
یہ کہ توسل طرف خدا کی ساتہہ اہل فضل وعلم کے درحقیقت توسل ہے ساتہہ اونکی
اعمال صالحہ کے کیونکہ فضل فاضل کا انہین اعمال ومزایا سے فاضلہ سے ہوتا ہے
تو مثلا جب کسی نے یون کہا اللھم انی اتوسل الیک بالعالم الفلانی تو یہ کہنا اوسکا
باعتبار اوس کی علم وفضل کے ہوا صحیحین مین قصہ تین شخصون کا آیا ہے کہ وہ ایک
غار مین بند ہو گئے تہے ہر ایک شخص نے اونمین سے اپنے اعظم عمل کے ساتہہ توسل
کیا وہ پتہر سرک گیا سو اگر توسل کرنا ساتہہ اعمال فاضلہ کی جائز نہوتا یا شرک ٹہیرتا تو
اللہ تعالیٰ اون کی دعا قبول نکرتا اور نہ حضرتؐ بعد اس حکایت کی سکوت فرماتے

کام یہی کر سکتی ہین یہان تک کہ یہ بات اونکی دلون مین سے نکل کر زبان پر بہی
آگئی کوئی اون کو ہمراہ اللہ کے پکارتا ہے اور کوئی مستقل طور پر اور کوئی اونکی
نام کی دُہائی دیتا ہے اور مالک نفع وضرر کی سی تعظیم کرتا ہی اور جتنا خضوع نماز
و دعا مین اللہ کی لیے نہین کرتا اوس سی زیادہ خضوع اونکی لیے کرتا ہے سو اگر یہ شرک
نہین ہے تو پہر ہم نہین جانتے کہ شرک کیا ہوتا ہے اور اگر یہ کفر نہین ہے تو پہر دنیا
مین کوئی کفر نہین ہے قرآن وحدیث مین تو اون امور سے منع کیا ہے جو بہ نسبت اسکی
کہین کمتر ہین اور بعض مین تصریح کی ہے کہ وہ شرک ہے حالانکہ بہ نسبت اس اعتقاد
وعمل کی حقیر یسیر ہے مثلاً حدیث عمران بن حصین مین آیا ہے کہ ایک مرد کی ہاتہہ
مین پیتل کا چہلا دیکہکر کہا کہ یہ کیا ہے اوس نی کہا واہنہ ہے یعنی مرض ریح کی لیے
پہنا ہے فرمایا اس کو نکال ڈال یہ تجہکو سستی زیادہ کریگا اور اگر تو مرگیا اور یہ تیری
تن پر ہے تو تو فلاح نہ پائیگا رواہ احمد باسناد لا باس دوسری روایت ان کی
عقبہ بن عامر سے رفعاً یہ ہے جسنے لٹکایا تمیمہ تمام نکری اوس کو اللہ اور جسنے لٹکایا
ودعہ شفا نہ دی اوس کو اللہ دوسرا لفظ یہ ہے جسنے تمیمہ لٹکایا اوس نے شرک کیا تمیمہ
کہتے ہین طومار و تعویذ وغیرہ کو اور ودعہ ایک سفید چیز ہے جو سمندر سے نکلتی ہے اوسکو
اولاد کی گلی مین لٹکاتے ہین واسطی دفع نظر بد کے حذیفہ نے ایک مرد کے ہاتہہ مین
ایک تاگا دیکہا جو اوس نے تپ کے لیے باندہا تہا اوس کو توڑ ڈالا اور یہ آیت پڑہی
وما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون رواہ ابن ابی حاتم صحیح مین ابی بشیر انصاری سے

سو اسمین اسی قدر تصریح ہے کہ جس کی ساتھہ اللہ ارادہ ضرر کا کری حضرتؐ اوسکو
نفع نہین پہونچا سکتے یا جس کی ساتھہ قصد نفع کا کری اوسکو ضرر نہین دے سکتے سو
جب یہ بات کسی رشتہ دار کی ساتھہ نہین کرتے تو پہر غیر کا کیا ذکر ہے سو یہ بات
ہر مسلمان جانتا ہے اسمین کوئی تصریح نفی توسل کی نہین ہے متوسل صرف یہ کرتا ہی
کہ طلب ہی پہلے ایک سبب اجابت کو آگی کر دیتا ہے اور کس کی سامنے کرتا ہے
جو کہ منفرد ہی ساتھہ عطا و منع کی اور مالک ہی دن جزا کا تو یہ طلب اوسی سے ہوئی جو
صاحب امر و نہی ہے نہ کسی اور سے انتہے مین کہتا ہون کہ یہ بات ٹھیک ہے کہ ان
دلیلون سی منع توسل نہین نکلتا ہے بلکہ نفی شرک کی نکلتی ہے اوسمین کسی کا خلاف نہین
ہے لکن جو دلیلین جواز توسل کی ہین اونمین قصر کرنا مورد پر واسطے سد ذریعہ کی ضرور ہے
اس لیے کہ شیوع و رواج اس توسل کا زمانہ مشہود لہا بالخیر مین نہ تہا قضایا ئے شخصیہ
پر قیاس نکرنا احوط و اولی ہے پہر جواز دوسری چیز ہے اور اوس کو ضرور
سمجہکر التزام کرنا دوسری چیز ہے

نیست چو روییت گلستان دگر   روی دگر باشد و بستان دگر

فصل

بڑی مصیبت و سخت بلا وہ امر ہے جو اس توسل مجرد و تشفع محض کے سوا ہی اور
اکثر عوام و خواص اوسمین گرفتار ہین وہ امر یہ ہے کہ اہل قبور اور احیاء صلحاء کے
حق مین یہ اعتقاد رکہتے ہین کہ جو قدرت اللہ کو ہے اور جو کام کہ اللہ کرتا ہے وہ

اخرجه الترمذی ان لوگون نے فقط یہ بات چاہے تہی کہ ایک درخت ہمکو بہے
ہتیار لٹکانے کے لیے ٹہیرجاے جس طرح کہ جاہلیت والون کا ایک درخت تہا کچہہ
مطلب اونکا یہ نہ تہا کہ ہم اوس درخت کو پوجین یا جو چیز گور پرست اہل قبور سے
مانگتے ہین وہ ہم اوس درخت سے مانگین لیکن حضرتؐ نے اونکو خبر دے کہ یہ کام
بمنزلہ شرک صریح کی ہے اور گویا غیر اللہ کا معبود ٹہیرانا ہے علی مرتضیؓ سے کہا تہا
لعنت کری اللہ اوس کو جو ذبح کرے کوئی جانور واسطے غیر اللہ کی اور اوس کو جو لعنت
کری اپنے مان باپ کو اور اوس کو جو جگہہ دے کسی بدعتی کو اور اوس کو جو بدل دے
نشان زمین کو رواہ مسلم طارق بن شہاب نے رفعا کہا ہی ایک شخص جنت مین اور
ایک شخص آگ مین گیا بیچ ایک مکہی کے کہا کیونکر فرمایا دو شخصون کا گذر ایک قوم پر
ہوا اونکا ایک بت تہا کوئی شخص اودہر سے نہ نکلتا جب تک کہ کوئی شے اوس بت
پر نہ چڑہاتا ایک شخص سے کہا نذر کر گو ایک مکہی ہو اوسنے ایک مکہی چڑہائی اوس کو
اونہون نے چہوڑ دیا وہ آگ مین گیا دوسری سے کہا تو بہے نذر کر اوسنے کہا مین غیر اللہ
کی نذر نکرونگا اوس کی گردن ماری وہ بہشت مین گیا رواہ احمد اب دیکہو کہ حضرتؐ نے
ذابح لغیر اللہ پر لعنت کی ہے اور مقرب لغیر اللہ کے آگ مین جانے کی خبر دی حالانکہ ان
کچہہ نہ تہا مگر یہے منطنہ تعظیم کا جو سوا اللہ کی دوسرے کو نہ چاہیے تہی پہر جو شخص کہ
شرک محض کری اوس کی نسبت کیا گمان ہے اہل علم نے کہا ہے کہ بہانا جانورون کے
خون کا عبادت ہے کیونکہ یہ کام ہدی ہے یا ضحیہ یا نسک اسی طرح ذبح کرنا واسطے

سی آیا ہی کہ وہ بعض اسفار مین حضرت کی ساتھ تھی آپ نی ایک شخص کو بھیجا کہ کسے
اونٹ کی گلی مین تانت کا قلادہ باقی نہ چھوڑے مگر اوس کو کاٹ ڈالی ابن مسعود نے
رفعا کہا ہے کہ منتر کرنا اور تمیمہ لٹکانا اور تولہ کرنا شرک ہے اخرجہ احمد وابو داود تولہ وہ
ہی جو واسطی محبت کی درمیان بی بی اور میان کی کیا جائے عبداللہ بن عکیم رفعا کہتے
ہین جنے لٹکائی کوئی چیز وہ سونپا گیا اوس کو رواہ احمد والترمذی رویفع سی فرمایا
تھا شاید تیری زندگی دراز ہو تو لوگون سے کہدی کہ جس نی داڑہی باندہے یا تانت
کا پٹہ گلی مین ڈالا یا گوبر وہڈی سے استنجا کیا تو بیشک محمد اوس سے بیزار ہین رواہ احمد
اب دیکھو کہ حضرتؐ نی تعویذ وگنڈی و تولہ کو شرک ٹہیرایا اس لیی کہ ان مین مظنہ
اس اعتقاد کا ہے کہ غیر اللہ کو تاثیر ہے شفای مرض اور محبت وبغض مین پہر اوسکا
کیا ذکر ہے جو غیر اللہ کو پکارتا ہے اور اوس سے وہ حاجت و مراد مانگتا ہے جو سوا
اللہ کی دوسرے سے مانگنا نہ چاہیے اور اوس غیر کو تاثیر مین مستقل یا اللہ کا شریک
اعتقاد کرتا ہی کہ وہ تو یقینا مشرک بددین ہے ابو واقد لیثی کہتے ہین ہم ساتھ
حضرتؐ کی طرف حنین کی نکلے اور ہم تازہ عہد تھی ساتھ کفر کے مشرکون کا ایک درخت
تھا بیری کا وہ اوس پر عکوف کرتے اور اپنے ہتیار لٹکاتے اوسکو ذات انواط کہتے تھے
ہم نے حضرتؐ سے کہا ہماری لیے بھی ایک ذات انواط مقرر کردو جس طرح کہ ان کا
ذات انواط ہی فرمایا اللہ اکبر تم نے واللہ وہ بات کہی جو بنے اسرائیل نے کہی تھی
اجعل لنا الٰھا کما لھم اٰلھۃ قال انکم قوم تجھلون تم چلوگی چال پر اگلون کے

آپ ڈراتی تہی اونکو اس کام سی جندب نی سنا کہ آپ فرماتی تہی جو لوگ تم سے پہلے
تہے وہ اپنے پیغمبرون کی قبرون کو مسجد ٹہیراتے سو تم ایسا نکرو مین تمکو اس کام
سے منع کرتا ہون رواہ مسلم حدیث ابن مسعود مین فرمایا ہے سب سی زیادہ بد
لوگون مین وہ لوگ ہین جو قبرون کو مسجد ٹہیراتے ہین رواہ احمد بسند جید وابو حاتم
حدیثین اس باب مین بہت ہین اونمین تصریح ہے لعنت کی اوس شخص پر جو کسی قبر کو
مسجد ٹہیراوی حالانکہ وہ نہین پوجتا مگر اللہ کو یہ نہی واسطی قطع ذریعہ شرک و دفع وسیلۂ
تعظیم کے ہے اور اوسپر ہی دلیل آئی ہے کہ عبادت اللہ کی پاس قبر کے کرنا منزلۂ
بت پرستی کرنے کے ہے مالک نی موطا مین روایت کیا ہے کہ حضرت صلعم نی کہا
اللھم لا تجعل قبری وثنا یعبد اشتد غضب اللہ علی قوم اتخذوا قبور انبیاءھم
مساجد اور یہان تک اس باب مین مبالغہ فرمایا کہ زائرات قبور پر لعنت کی حدیث
ابن عباس مین فرمایا ہے کہ لعنت کی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی زائرات قبور پر
اور اون لوگون پر جو قبرون پر مسجدین بناتی ہین اور چراغ جلاتے ہین رواہ اہل السنن
شاید وجہ تخصیص نسار کی یہ ہوگی کہ عورتون کی طبیعتون مین نقصان ہوتا ہے کہین
یہ زیارت اون کو اعتقاد و تعظیم میت تک نہ پہونچا دے یہ ادنی شبہہ سی بہاگ جاتی
ہین سو اسمین کچہہ شک نہین ہے کہ قبرون کی مسجد ٹہیرانی اور چراغ جلانے اور
پختہ بنانے اور اونچا کرنے اور آرائش کرنے سے جو منع فرمایا ہے علت اس کے
یہی ہے کہ ان حرکات سے اعتقادات فاسدہ پیدا ہوتے ہین اور رفتہ رفتہ

بیع کی کہ یہ ایک کسب حلال ہی ایسی عبادت ہی کہ سوا اللہ کی اور کے لیے نہین ہوتی
قال تعالی اعبدوا اللہ ما لکم من الہ غیرہ وایای فاعبدون وایاک نعبد وقضی
ربک ان لا تعبدوا الا ایاہ وما امروا الا لیعبدوا اللہ مخلصین لہ الدین اسی طرح حضرت
نے حلف غیر اللہ سے منع کیا ہے اور فرمایا کہ جس کو قسم کھانا ہو وہ اللہ کی قسم کھائی
یا چپکا رہے اور فرمایا جس نے قسم کھائی ملت غیر اسلام کی تو پہر وہ طرف اسلام کے
سلامت نہین پہرتا اور ایک شخص کو لات وعزی کی قسم کہاتے ہوئے سنا فرمایا لا الہ الا اللہ
کہہ عمر کا لفظ ارغایہ ہے جسنے قسم کھائی غیر اللہ کی وہ مشرک ہوا رواہ الترمذی یہ حدیثین
دواوین اسلام مین موجود ہین ان سی معلوم ہوا کہ حلف بغیر اللہ اسلام سی خارج کر دیتا ہے
اس لیے کہ کسی چیز کا حلف کرنا مظنہ تعظیم ہے پہر اوس شرک محض کا کیا ذکر ہے
جسمین برابری درمیان خالق ومخلوق کے ہوتی ہے طلب نفع ودفع ضر مین بلکہ
کبہے تعظیم مخلوق کی تعظیم خالق پر زیادہ ہو جاتی ہے جس طرح کہ اکثر نابکار کیا کرتی
ہین اونکا عقیدہ یہ ہے کہ جو جلب نفع ودفع ضر اہل قبور سے ہوتا ہے وہ اللہ تعالی
سے بہی نہین ہوتا تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا اگر اسمین کچہ شک ہی تو احوال
مین گور پرستون پیر پرستون کی نظر کرنا چاہیے کہ انکا حال وہی ہے جو اللہ نے بیان
کیا ہے اذا ذکر اللہ وحدہ اشمأزت قلوب الذین لا یومنون بالاخرۃ واذا ذکر
الذین من دونہ اذا ہم یستبشرون صحیحین مین آیا ہے کہ حضرت نی وقت موت کی
فرمایا لعنت کری اللہ یہود ونصاری پر جنہون نی اپنے پیغمبرون کی قبرون کو مسجد ٹہرایا

نی اوس برج مین سی اوس قاصد کو جہانک کر دیکہا اوس بچاری کا دل اس ٹہاٹہہ
وعظمت کو دیکہکر گہبر اگیا جب اس کی نظر خلیفہ پر پڑی جو امیر اسکا ہاتہہ تہامے تہا
اوس سی کہا کہ کیا یا اسدہی امیر نے کہا نہین بلکہ خلیفۃ اسد ہے اب دیکہنا چاہی کہ
اس تحسین وتانق وزخرفت نی اوس بچاری مسکین کی کیا گت بنائی **حکایت**
ایک شخص بعض دہات قصبہ قنابہ کا رہنی والا تہا وہ اتفاقاً قبہ امام احمد بن حسین
تک پہونچا اوس نی دیکہا کہ ایک عظیم عمارت ہے اور اوس پر پردی پڑے ہین اور
چراغ روشن ہین اور ہر طرف بخور سلگ رہے ہین دروازی پر پہونچ کر کہنے لگا
اصبحت بالخیر یا ارحم الراحمین ابن عباس نی آیہ ولا تذرن الہتکم ولا تذرن
ودا ولا سواعا ولا یغوث ویعوق ونسرا مین کہا ہی کہ یہ نام ہین قوم نوح علیہ السلام
کی لوگون کی جب وہ لوگ مر گئے شیطان نے اون کی قوم کو وحی کی کہ جس جگہہ یہ لوگ
بیٹہتے تہی تم وہان کچہہ پتہر کہڑی کر دو اور اونکا وہی نام رکہو چنانچہ قوم نی ایسا ہی کیا
لیکن اون کی پرستش نہ کی یہان تک کہ جب وہ قوم مر گئی اور اس بات کو وہ بہول گئے
اور اصل بات کا علم پچہلون کو نرہا تو پہر اونکی پوجا ہونے لگی او بہت سے سلف نی
یون کہا ہی کہ بعد اون کی مرنے کی اون کی قبرون کے مجاور بن گئی اصل بت پرستی
اسی جگہہ سے نکلی ہے قبیصہ کی باپ رفعا کہتے ہین کہ عیافت وطرق وطیرہ جبت
سے ہے رواہ احمد باسنا جید یعنی پرندی کو اوڑا کر شگون لینا اور کنکری ڈالنا اور بدفالی
لینا شرک ہی واخرجہ ابو داود والنسائی وابن حبان ایضا حدیث ابن عباس مین

مؤمن مشرک بنجاتا ہی حدیث عائشہ مین آیا ہی کہ ام سلمہ نی حضرت سی ذکر ایک
گرجا گھر کا زمین حبشہ مین کیا کہ اوسمین صورتین تھین فرمایا ان لوگون مین
جب کوئی شخص یا نیک آدمی مرجاتا تو اوس کی قبر پر مسجد بناتی اور یہ صورتین بناتی
یہ لوگ بدترین خلق ہین نزدیک اللہ کی یہ حدیث بخاری مین آئی ہی اس سی یہ
معلوم ہوا کہ آرائش کرنا معبد کا عادت نصاری کی ہی و لہذا اسلام مین تشئید
و زخرفت مساجد سی منع کیا ہی کیونکہ مشبہ کو حکم مشبہ بہ کا ہوتا ہی مجاہد نے کہا
افرایتم اللات والعزی یہ لوگ حاجیون کی لیے ستو گھولتے تھے جب مر گئے تو اون کی
قبر کی پوجا ہری بن گئی ہر عاقل یہ بات جانتا ہے کہ زیادت آرائش قبور و اسبال
ستور و چراغ افروزی اور تکلف تحسین کو طبائع غالب عوام مین تاثیر تمام ہے
اس سی تعظیمات و اعتقادات باطلہ پیدا ہوتے ہین اسی طرح جب انکی نفوس مین
کسی شئی کی عظمت آجاتی ہے اور وہ متعلق احیاء ہوتی ہے تو عقیدہ باطل
پیدا ہوتا ہے اسی سبب سی بہت لوگون نی اعتقاد الہیت و معبودیت کا حق مین
بہت سی اشخاص کے کرلیا حکایت ہم نی بعض کتب تاریخ مین دیکھا ہے کہ ایک
قاصد کسی بادشاہ کا پاس ایک خلیفہ عباسی کے آیا خلیفہ نے اوس کی ہولناک
کرنی مین مبالغہ کیا اعوان خلیفہ اوس کو ایک رتبی سے دوسرے رتبے تک نقل
کرتی یہان تک کہ جب وہ اوس مجلس تک پہونچا جو برج کہ خلیفہ کی نشست کا تھا اور
وہ مکان نہایت آراستہ تھا وہان خلیفہ کی اولاد اور اعیان مملکت بیٹھے تھے تو خلیفہ

کرتا ہی کہ یا اللہ و یا فلان یا علی اللہ و علی فلان کہتا ہے کیونکہ یہ تو عابد دو رب کا اور
داعی دو خداکا ہے اور حسینی نے یہ کہا کہ مطرنا بنوء کذا وہ کہنے یہ نہیں کہتا ہے کہ
نبھی اس نچھتر نے پانی دیا بلکہ یہ کہتا ہی کہ اس نچھتر کی ذریعے سے پانی ہاا ان دونون
امر مین فرق ظاہر ہی حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے اللہ تعالی کہتا ہے انا اغنی
الشرکاء عن الشرک من عمل عملا اشرک معی فیہ غیری ترکتہ و شرکہ اخرجہ مسلم اور
حدیث ابو سعید مین رفعا آیا ہے کیا خبر نہ دون مین تمکو اوس چیز کی جس کا ڈر تم پر مسیح
دجال سی بہی زیادہ ہے کہا ہان فرمایا شرک خفی آدمی کھڑا ہو کر آپ کو سنوارتا ہے
یعنی نماز وغیرہ مین اس لیی کہ کسی شخص کا نظر کرنا دیکھتا ہے رواہ احمد مراد ریا ہے
عمل مین اور ریا شرک خفی ہے اسکا فتنہ دجال کی فتنے سے زیادہ خوفناک ہی
قال تعالی فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا
مراد شرک سی اس جگہہ ریا ہی سو جب مجرد ریا کہ فعل طاعت آلہی ہے شرک ٹہیرے
اس لیی کہ غیر کی اطلاع اوس فعل پر اسکو محبوب ہے اور اوسکی ثنا و تحسین چاہتا ہے
تو پہر جو کام شرک محض ہے اوسکا کیا ذکر ہی ایک یہودی نے آکر حضرت سے کہا تہا
کہ تم یون کہتے ہو ما شاء اللہ و شئت اور کہتے ہو والکعبۃ حضرت نے صحابہ کو حکم دیا کہ یون
کہا کرین ورب الکعبۃ اور ما شاء اللہ ثم ما شئت اخرجہ النسائی مگر دوسرا لفظ نسائی کا
ابن عباس سی مرفوعا یون ہے کہ ایک شخص نے کہا تہا ما شاء اللہ و شئت فرمایا
اجعلتنی للہ ندا قل ما شاء اللہ وحدہ یعنی کیا تو نے مجھکو ہمسر اللہ کا ٹہیرایا یون کہہ کہ جو چاہا

فرمایا ہی جس نی انتخاب کیا کسی شعبہ کا نجوم سی اوس نی ایک شعبہ سحر کا اقتباس کیا رواہ
ابو داود بسند صحیح اس سی شرک و حرام ہونا نجوم کا ثابت ہوا ابو ہریرہ کا لفظ رفعا
یہ ہے جس نی کوئی گرہ لگائی پہر اوسمین پہونکا اوس نے جادو کیا اور جس نی جادو
کیا وہ مشرک ہوا اور جس نی کوئی چیز لٹکائی وہ اوسی کو سونپا گیا اخرجہ النسائی سو یہ
ساری کام جبت و شرک ہین اس لیے کہ مظنہ ہین تعظیم کے اور اعتقاد فاسد کو جماتی
ہین دوسرا لفظ ابو ہریرہ کا رفعا یہ ہی کہ جو شخص آیا پاس کسی کاہن یا عراف کی
اوس نے کفر کیا اوس چیز کا جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اوتری ہے اخرجہ
اهل السنن والحاکم وقال صحیح علی شرطهما ابو یعلی کا لفظ بسند جید رفعا یوں ہی جو
آیا پاس کاہن کی پہر تصدیق کی اوس کی قول کی اوس نے انکار کیا اوس چیز کا
جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اوتری ہے واخرج نحوہ الطبرانی من حدیث
ابن عباس بسند حسن جس علت نی حکم کفر کو اس شخص کے حق مین واجب کیا ہے وہ
یہی اعتقاد شرکت کاہن و عراف کا ساتھ اللہ کی علم غیب مین ہی حالانکہ اکثر یہ آنا بغیر
اس اعتقاد کی بہی واقع ہوتا ہے ولکن بات یہ ہے کہ جو کوئی ادہر ادہر اگاہ کی
پہرتا ہے وہ اوسمین جا گرتا ہے اسی طرح حدیث زید بن خالد مین اس عقیدی کو کہ
ہمکو فلان نچہتر سے پانی ملا ہی کفر فرمایا ہے اور کہا ہے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ یہ
میرا کافر اور کوکب کا مومن ہی رواہ الشیخان بطولہ سو علت حکم بالکفر کی اس جگہہ یہ
ایہام مشارکت ہی پہر اوس کی کفر کا کیا پوچہنا ہے جو وقت مس ضر کی یہ فریاد و دعا

ملحوظ خاطر عاطر رہتا تہا ابن عباس نی آیہ فلا تجعلوا للہ اندادا مین کہاہے انداد مخفی تر ہین چال سی چیونٹی کی سیاہ پتہر پر رات کی تاریکی مین اور وہ یہ ہین کہ مثلاً یون کہی واللہ وحیاتک یا فلان وحیاتی یعنی قسم ہے اللہ کی اور تیری جان یا میرے جان کی اور یون کہے اگر اس شخص کی کتیا نہ ہوتی تو چور آتا یا اگر گہر مین یہ بط نہوتی تو چور آتا یا یون کہی جو اللہ چاہے اور تو چاہے یا یون کہے کہ اگر اللہ و فلان نہوتا تو یون ہوتا یہ سب شرک ہی غرضکہ جب اللہ کی ساتہہ کسے غیر کا ذکر ملایا تو قائل کافر مشرک ہوگیا اس لیے کہ اوس نے گویا غیر کو اللہ کا ہمسر ٹہیرایا حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے لا تقل اطعم ربك وارض ربك ولا يقل احد كم عبدی وامتی وليقل فتای وفتاتی وغلامی اخرجہ البخاری یعنی یون نہ کہہ کہ اپنی رب کو کھلایا اپنے رب کو راضی کر اور یہ میرا بندہ یا میری لونڈی ہے بلکہ یون کہے کہ یہ میرا چہوکرا چہوکری غلام ہی وجہ اس نہی کی یہ ہے کہ یہ مخاطبت غلام کی آقا کے ساتہہ مشابہ مخاطبت بندہ کی ساتہہ رب کی ہوتی ہے اگرچہ یہ مقصود نہویہی حکم اون سب الفاظ کا ہے جن مین اس قسم کی بات چیت ہو جیسے کسی کو خداوند یا غریب پرور یا ولی نعمت یا مالک کہنا اور اپنی نسبت بندگی و عبودیت و پرستندگی کا لفظ بولنا کہ یہ ایک نوع شرک کی ہے حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے اللہ تعالی کہتا ہے کون بڑا ظالم ہی اوس شخص سے جو چلا کہ پیدا کری مثل میری خلق کے بہلا پیدا تو کرے ایک ذرہ یا ایک دانہ گیہون یا جو کا رواہ الشیخان معلوم ہوا کہ تصویر بنانا ایک طرح کا شرک کرنا ہے

اللہ چاہیگا وہ ہوگا طفیل کہتے ہین مین نے خواب مین دیکھا کہ مین پاس چند نفر یہود
کے آیا ہون اور مین نے اون سی کہا تم لوگ بہتین ہو اگر تم یون نہ کہتے عزیر ابن اللہ
کہا تم بہی بہتین ہو اگر تم یون نہ کہتے ما شاء اللہ وشاء محمد پہر میر اگذر چند نفر نصاری
پر ہوا مینے کہا تم اچہے ہو اگر مسیح ابن اللہ نہ کہتی کہا تم بہی اچہے تہے اگر ما شاء اللہ
وشاء محمد نہ کہتی صبح کو یہ ذکر مین نی لوگون سے کیا پہر آکر حضرت کو خبر دی کہا تو نی
کسی اور سے بہی یہ بات ذکر کی ہے مینے کہا ہان آپ نی اللہ کی حمد و ثنا کی اور
فرمایا کہ طفیل نی ایک خواب دیکہا ہے اوسکا ذکر تم سے کیا ہوگا اور تم نے ایک ایسا
کلمہ کہا جو مجھکو مانع تہا اس سی کہ مین تم کو اوس سی منع کرون سو تم یون نہ کہو ما شاء اللہ
وشاء محمد بلکہ یون کہو ما شاء اللہ وحدہ رواہ ابن ماجۃ حدیثین اس باب مین بہت آئی
ہین یہ دلیل ہین اس بات پر کہ شریک کرنا مشیت مین درمیان خدا اور رسول کی یا کسی
اور بندی کی بندگان خدا مین سی ایک نوع شرک کی ہے ولہذا اس جگہ اس تشریک
کو مثل شرک یہود و نصاری کے ٹہیرایا کہ وہ اللہ کا بیٹا ثابت کرتے ہین او پہلی
روایتون مین گذر چکا ہے کہ گویا یہ اللہ کا ہمسر ٹہیرانا ہے ایک خطیب نے کہا تہا
من یطع اللہ ورسولہ فقد رشد ومن یعصہما فقد غوی حضرت نے فرمایا بئس الخطیب
انت تو برا خطبہ خوان ہی کہ تو نی مجہی اور اللہ کو لفظ یعصہما مین شریک کردیا یہ روایت
صحیح مین آئی ہے حالانکہ یہ مجرد محاورۂ عرب تہا نہ شرک مگر مظنہ شرک سمجھکر اس ترکیب
عبارت کو بہتر نہ سمجہا یہان تک آپ کو اہتمام نفی مظنہ وسد ذریعۂ انواع شرک کا

فرمایا یہ لفظ یا بعض لفظ کہو کہین تم کو شیطان بہکا ندی مین محمد ہون اللہ کا
بندہ و رسول ما احب ان ترفعونی فوق منزلتی التی انزلنی اللہ عز وجل رواہ
النسائی بسند جید مین نہین چاہتا کہ تم مجھکو میری اوس مرتبے سے جسمین اللہ
نے مجھکو رکھا ہی بڑہاؤ انحاصل جو دلیلین شرع مین قطع ذرائع شرک اور سد ہر شے
موصل الی الشرک پر آئی ہین وہ نہایت کثرت مین ہین اگر مین چاہون کہ سب کو
حصر کرون تو ایک مؤلف بسیط درکار ہوگا اس لیے جتنا اس جگہہ ذکر کیا ہی بے
بہت ہے اب گور پرستونکی افعال پر کلام کیا جاتا ہے

فصل

یہ بات معلوم رہنا چاہیے کہ اللہ تعالی نے جو پیغمبرون کو بہیجا اور کتابون کو اوتارا
سو کچہہ اس لیے یہ کام نہین کیا کہ وہ لوگون کو یہ بات جتا دین کہ اللہ اونکا خالق
رازق و نحو ہا ہے کیونکہ اس بات کا اقرار تو ہر مشرک پیغمبرون کے آنے سے پہلے
بہی کرتا تہا ولئن سألتہم من خلقہم لیقولن اللہ ولئن سألتہم من خلق السموات
والارض لیقولن خلقہن العزیز العلیم قل من یرزقکم من السماء والارض امن
یملک السمع والابصار ومن یخرج الحی من المیت ویخرج المیت من الحی ومن یدبر الامر
فسیقولون اللہ قل افلا تتقون قل لمن الارض ومن فیہا ان کنتم تعلمون سیقولون
للہ قل افلا تذکرون قل من رب السموات السبع ورب العرش العظیم سیقولون للہ
قل افلا تتقون قل من بیدہ ملکوت کل شئ وھو یجیر ولا یجار علیہ ان کنتم تعلمون

دوسرا لفظ عائشہ کا رفعا ہی کہ سب سی زیادہ سخت عذاب دن قیامت کی اون
لوگون کا ہوگا جو اللہ کی خلق کی طرح بناتی ہین رواہ الشیخان ابن عباس کا لفظ
مرفوعا یہ ہے ہر مصور آگ مین ہوگا اوس کے لیے عوض ہر تصویر کے ایک نفس
بنایا جائیگا جس سے اوس کو جہنم مین عذاب کرین گی رواہ الشیخان دوسرا لفظ انکا
یہ ہے جس نے بنائی کوئی تصویر دنیا مین اوسکو تکلیف دیجائیگی روح پہونکنے کی
اوسمین اور وہ پہونک نہ سکیگا رواہ الشیخان ابو الہیاج کہتے ہین مجہسے علی مرتضیٰ نے
کہا کیا نہ بہیجون مین تجہکو اوس کام پر جسپر مجہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
بہیجا تہا مت چہوڑ تو کوئی مورت وصورت مگر مٹادی اوسکو اور نہ کوئی قبر بلند مگر برابر
کردی اوس کو یعنی زمین سے رواہ مسلم جو وعید شدید حق مین مصورین کے
ان حدیثون مین آئی ہے اوسمین غور کرنا چاہیے یہ وعید اس لیے ہے کہ اونہون نے
وہ کام کیا جو فعل خالق کی مشابہ ہے اگرچہ مقصود اونکا یہ مشابہت نہو معلوم ہوا کہ
مجرد تشبہ بہی حکم شرک وکفر مین ہوتا ہے کچہہ اعتقاد پر موقوف نہین ہی پہر ان لوگون کا کیا
کیا ذکر ہے کہ انہون نے اللہ کی بعض مخلوق کو اللہ کا شریک وہمسر ومانند ٹہیرا کر
اوس ہی استغاثہ کرنا شروع کر دیا ہے اور مانگنا آغاز کیا جو سوا خدا کی دوسرے
کے ساتہہ کرنا اور اوس ہی مانگنا نہ تہا وہ بے قصد وارادہ عبد اللہ بن شخیر کہتے
ہین مین وفد بنی عامر مین پاس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گیا ہم نے کہا آپ
ہماری سید ہین فرمایا سید اللہ ہی ہم نے کہا آپ ہماری افضل واعظم ہین انعام مین

مقر نکرو اور تم جانتے ہو یعنی کہ کوئی اوسکا ہمسر نہین ہے اور خود یہ مشرکین جہنم مین
اس بات کو جان کر اپنے اندادسی کہین گی کہ ہم کہلی گمراہی مین تہے کہ ہم نے تم کو
برابر رب العالمین کے ٹہیرایا تہا و لہذا اللہ نے فرمایا کہ اکثر ایمان لانیوالی اللہ
پر مشرک ہین یعنی باوجود ایمان کی شرک کی کام کرتے ہین مشرکین کہتی تہی کہ یہ انداد ہمارے
شفیع ہین نزدیک خدا کی اور اپنے تلبیہ مین کہتے تہے لبیک لا شریک لک الا شریک
ھو لک تملکہ وما ملک جب یہ بات بخوبی ٹہیر گئی تو اب اسمین کچہہ شک باقی نہین رہا
کہ جو شخص کسی مردی یا زندی کی حق مین یہ اعتقاد کرے کہ وہ نفع دیسکتا یا نقصان
پہونچا سکتا ہے بطور استقلال یا ہمراہ اللہ کی پہر اوس کو پکارے یا اوس کی طرف
متوجہ ہو یا کسی ایسے کام مین اوسی سے استغاثہ کری جسکا مقدور مخلوق کو نہین ہے
تو اوس شخص نے نہ اخلاص توحید للہ کیا اور نہ تنہا اللہ کا عابد ہوا اس لیے کہ دعا
کرنا واسطی طلب وصول خیر یا دفع ضر کے ایک نوع ہے انواع عبادت سی اور
اسمین کچہہ فرق نہین ہے کہ جسکو یہ پکارتا ہے سوا اللہ کی یا ہمراہ اللہ کی وہ پتہر ہو
یا درخت ہو یا فرشتہ یا شیطان جس طرح کہ اہل جاہلیت کرتے تہے یا کوئی
انسان مردہ ہو یا زندہ جیسے پیر شہید جس طرح کہ اب بہت سی مسلمان کرتے ہین اس
بات کو ہر عالم جانتا ہی اور اسکا مقر ہے کہ علت ایک ہے اور پوجنا غیر اللہ کا اور
شریک کرنا غیر کا ساتہہ اللہ کی جس طرح کہ حق مین حیوان کے ہوتا ہے اسی طرح
جماد کی لیے ہوتا ہی اور جس طرح کہ حی کی لیے ہوتا ہے اسی طرح واسطی میت کی ہوتا ہے

سیقولون لله قل فانی تسحرون اسی جگہہ سے جو کچہہ قرآن پاک مین بحق خالق
خلق مخاطبت کفار مین آیا ہے وہ معنون باستفہام تقریر ہے جیسے هل من خالق
غیرالله افی الله شک فاطر السموات والارض اغیرالله اتخذ ولیا فاطر السموات والارض
اروني ماذا خلق الذین من دونه بلکہ اللہ تعالی نے جو اپنے پیغمبرون اور رسولونکو
بہیجا اور اپنی کتابین اوتارین وہ واسطے اخلاص توحید اور افراد خدا بالعبادہ کے
اوتارین جس طرح فرمایا یا قوم اعبدوا الله ما لکم من الہ غیرہ الا تعبدوا الا الله
ان اعبدوا الله واتقوه واطیعون قالوا اجئتنا لنعبد الله وحده ونذر ما کان
یعبد اباءنا ان اعبدوا الله ما لکم من الہ غیره وایای فاعبدون سو اخلاص توحید
کا یون ہی ہوتا ہے کہ ساری دعا وندا واستغاثہ ورجا واستجلاب نفع واستدفاع
شر اللہ کی لیے ہو اور اللہ سے ہو نہ غیر کے لیے اور نہ غیر سے یعنی اللہ کی ساتہہ
کسیکو نہ پکارے له دعوة الحق والذین یدعون من دونه لا یستجیبون لهم
بشیء وعلی الله فلیتوکل المتوکلون وعلی الله فتوکلوا ان کنتم مومنین اور یہ بات مقرر
ہے کہ جن مشرکون کی طرف اللہ نے خاتم الرسل کو بہیجا تہا اونکا شرک یہی تہا کہ وہ
اپنے انداد کو نافع وضار و مقرب الی اللہ اور اپنا شفیع نزدیک خدا کی اعتقاد کرتی
تہے باوجودیکہ اس بات کی معترف تہی کہ خالق اون انداد کا اور خالق و وارث
و رازق و محیی و ممیت انکا اللہ تعالی ہی ہے اور ہم جو ان کی عبادت کرتے ہین سو اسی لیے
کہ وہ ہماری رسائی اللہ تک کرادین اللہ نے فرمایا تم اللہ کے لیے انداد یعنی ہمسر

وبیوقوف ہے لائق خطاب اہل علم کی نہین ہے حالانکہ ہر عالم اس بات کو جانتا
ہی کہ عبادت کفار کی واسطی اصنام واوثان کے یہی تہی کہ وہ باعتقاد نفع وضرر
اون کی تعظیم کرتے تہے اور وقت حاجت کی اون سے فریادرسی چاہتے تہے
اور بعض حالات مین ایک حصہ مال کا اون کی نذر ونیاز مین خرچ کرتے تہے سو یہی
سب کام ان گورپرستون سی حق مین گور کی واقع ہوتے ہین یہ گورخران گورونکی
وہان تک تعظیم کرتے ہین اور اتنا ادب بجا لاتے ہین جو بجا ہے مگر اللہ کو بلکہ اکثر یہ
ہوتا ہے کہ اگر کوئی عاصی کسے ایسی شہدا کی پاس ہوتا ہے جسکا معتقد ہے تو خوف
تعجیل عقوبت سی وہان معصیت نہین کرتا کہ مبادا وہ میت کچہہ نقصان اوس کو
پہونچادی اور اگر وہ اللہ کی حرم یا کسی مسجد مین یا قریب مسجد کی ہو تو کبہی اوس گناہ
کو ترک نکری بلکہ بعض غالی اللہ کی قسم تو جہوٹی کہالین مگر اوس میت معتقد فیہ
کی ہرگز قسم نکہائین اور اگر ان کی ضمائر شرک مظاہر مین اعتقاد نفع وضرر کا بنسبت
اوس میت وغیرہ کی نہوتا تو کوئی بے ائمین کسے مردی زندی کو وقت قصد
استجلاب نفع یا استدفاع ضر کے یون نہ پکارتا کہ ای فلان میرے لیے یہ کام
اور وہ کام کردی اور علی اللہ وعلیک یا انا باللہ وبک نہ کہتا رہا تقرب ساتہہ اموات
کی سوا ان نذور علی القبور مین نظر کرنا چاہیے کہ اکثر محلات وقصبات وبلاد ودیہات
مین یہ بات جاری ہی اور اگر کوئی اس گورپرست پیرپرست سے کہے کہ تو کچہہ
مال اپنا اللہ کی لیے صرف کر تو وہ ہرگز نکریگا اور اوسکا دل اس کام کی لیے نہ بڑہیگا

اب جو شخص یہ زعم کری کہ ان دونون شکلون مین فرق ہے ایک کا اعتقاد حق مین
ایک وثن کے تہا کہ وہ نافع وضار ہی اور جو بات اللہ کے بس کی نہین ہے وہ
اوس کی بس مین ہے اور اسکا اعتقاد حق مین زندہ پیر یا مردہ پیر کے ہے تو ایسا
شخص سخت غلطی واضح مین گرفتار ہے اور اپنے نفس پر جہل کثیر کا معترف ہے
کیونکہ شرک یہی پکارنا ہے غیر اللہ کا اون اشیا مین جو خاص ہین ساتھ اللہ کے
اور اعتقاد کرنا ہی قدرت کا حق مین غیر اللہ کی جسپر کہ ولی اوس کو قدرت نہین ہے
اور تقرب کرنا ہے طرف غیر اللہ کی ایسی چیز کے ساتھ کہ اوس سے سوا اللہ کے
کسی اور کی طرف تقرب نہین کیا جاتا ہے مشرکون نے غیر اللہ کا نام صنم و وثن آلہہ
رکہا تہا انہون نے اور یہ [illegible] ولی و قبر و مشہد و پیر و شہید و امام و امام زادہ
نام رکہا جس طرح کہ بہت سے جہوٹے مسلمان یہی نام لیتے ہین سو مجرد تسمیہ سے
کچھ فرق ثابت نہین ہوتا بلکہ دونون کا ایک ہی حکم ہے جبکہ اعتقاد اس کا حق مین
ولی و قبر کے مثل اون کے اعتقاد کی حق مین صنم و ولی کے ٹھیرا کیونکہ شرک کچھ
اسی مجرد اطلاق بعض اسمار کا بعض مسمیات پر نہین ہے بلکہ شرک تو اسکا نام
ہے کہ جو کام اللہ تعالی کے ساتھ بالخصوص کرنا چاہیے وہ کام ساتھ غیر اللہ کے
کیا جائی کوئی سا کام ہی ہو خواہ اوس غیر پر وہ لفظ بولا جائی جو جاہلیت مین
اطلاق کیا جاتا تہا یا کوئی اور نام استعمال مین لایا جائی اس لیے کہ نام کا کچھ
اعتبار کبہی نہین ہوتا ہے اور جو شخص اس بات کو نہین پہچانتا ہے وہ سخت جاہل

ساتھہ عمل صالح کی پہر اوس شخص کو جو نیچے طبقات زمین کے جا پڑا ہے رشوت
دینے مین کیا فائدہ ہے یہ کام تو وہی شخص کریگا جو معتقد تاثیر کا استقلالا یا اشتراکا
ہوگا انسان جو دعوی باطل عاطل اپنی زبان سے کرتا ہے اوس کی تکذیب
کے لیے کوئی گواہ شہادت افعال جوارح سے بڑہکر عادل نہین ہے بلکہ جس کا
یہ عقیدہ ہی کہ اوسنے مجرد توسل کیا ہے اور وہ کسی مردے معتقد فیہ کو اپنی زبان
سے یا فلان کہکی پکارتا ہے تو خود اپنی جان پر دروغگو ہی اور جو کوئی اس بات
کا انکار کری کہ وہ اموات کو نہین پکارتا ہے اور اون سے استقلالا استغاثہ
نہین کرتا ہی تو ہمین بتادی کہ یہ جو اقطار ینیہ مین کہتے ہین کہ یا ابن العجیل یا زیلعی
یا علوان یا فلان و یا فلان اس کی کیا معنے ہین کون منکر و شاک اسکا انکار کرسکتا
ہے اور اوسمین شک لاسکتا ہی اور جو دیار سوا ئے مین کے ہین اونمین یہ کام اور
بہی زیادہ اعم و اطم ہے وہ کون گاؤن ہے جہان کوئی مردہ نہین ہے کہ جسکی
معتقد وہان کی لوگ نہون اور اوسکو پکارتی نہون بلکہ ہر شہر مین ایک جماعت ہے
یہان تک کہ خود حرم خدا مین یا ابن عباس یا محجوب پکارتی ہین پہر کسی اور جگہہ
کی نسبت کیا گمان ہے ابلیس اور اوس کی لشکر نے غالب اہل ملت اسلامیہ
کے ساتھہ تلطف کرکے اون کی پانون اسلام سی متزلزل کردیے فانا للہ و انا
الیہ راجعون وہ لوگ کہان گئے جو اس آیت کے معنے سمجہین ان الذین تدعون
من دون اللہ عباد امثالکم و لا تدعوا مع اللہ احدا للہ دعوۃ الحق والذین یدعون

یہ امر معلوم ہی اس کو ہر عارف احوال معتقدین قبور و مریدین احیار جانتا ہی چاہتا ہی
کوئی یہ کہے کہ یہ گور پرست پیر پرست اللہ ہی کو نافع و ضار جانتے ہین اور
خیر و شر کا اوسی کی ہاتھ مین ہونا اعتقاد کرتے ہین انکا استغاثہ ساتھ اموات
کی فقط اس قصد سے ہے کہ جو چیز یہ اللہ سے مانگتے ہین وہ اس ذریعہ سی ملجای
سو اس کا جواب یہ ہی کہ اہل جاہلیت بہی اسی حال پہ تہے وہ بہی یہی کہتی تہے
کہ فائدہ و نقصان و نیک و بد اللہ ہی کی ہاتھ مین ہے اور ہم نے ان اصنام
کو صرف اسی لیے پوجا ہی اور اون کی آتی آو بہگت کی ہے کہ یہ ہم کو اللہ تک
پہونچا دین اور اوس ہی نزدیک کردین چنانچہ یہ بات اللہ نے کتاب عزیز مین
اہل جاہلیت سے حکایت فرمائی ہے پہر جس شخص کو کسی میت کی تعظیم کا وہ اعتقاد
ہے جو حق مین کسی مخلوق کی جائز نہین ہے اور اس اعتقاد پہ وہ تقرب اموات
کا ذبائح و نذور سے چاہتا ہے اور وقت حاجت کی اون کی ساتھ استغاثہ
کرتا ہے معہذا اوس کو یہ زعم ہے کہ اوس ہی سوای مجرد توسل کے اور کچھہ واقع
نہین ہوا ہے تو وہ اپنے اس دعوی مجرد توسل مین کاذب ہے کیونکہ اگر وہ ایسا
متوسل ہوتا جو توسل کہ جائز ہے اور ذکر اوسکا ہوچکا تو اوس سے ہرگز یہ کام صادر
ہوتا اس لیے کہ جس کی ساتھ یہ توسل کرتا ہی وہ کچھہ محتاج رشوت یا نذر یا ذبیحہ
یا تعظیم یا اعتقاد کا نہین ہی کیونکہ اصل مدعو و مجیب اللہ تعالی ہے اور جس کی ساتھہ
یہ توسل کیا گیا ہی اوس کو کچھہ تاثیر اس کام مین نہین ہے بلکہ وہ بمنزلہ توسل کرنے کی ہے

خبطی ہے اسی طرح اگر تو نذر ونحر اللہ کی کرتا ہے تو پہر یہ کام مردی کی لیے کیون
کرتا ہی اور وہ نذر ونحر اوس کی قبر پر کس لیے لیجاتا ہے فقیرون کا دینا اگر منظور
ہے تو ہر بقعہ مین بقاع ارض سی روی زمین پر سیکڑون فقیر موجود ہین تو فی الحقیقت جو
عاقل ہو کر یہ کام کیا ہے تو بے کسی مطلب یا مقصد وغرض کے نہ کیا ہوگا ورنہ تو
دیوانہ وسڑی ٹہیریگا اور مرفوع القلم ہوگا اور ہم اس دعوی جنون پر جب ہی
تیری ساتہہ موافقت کرین گی کہ جب یہ افعال واقوال تجہسے کسی اور جگہہ مین بہی
اسی طرز افعال مجانین پر سوای ان قبور کے واقع ہون گی اور اگر تو ان کامونکو
عاقلانہ طور پر کرتا ہے تو تو خود اس دعوی جنون مین اپنے نفس پر جہوٹہہ بولتا ہی
خصوصا اس فعل مین تاکہ وہ بات جو عبادتان کو لازم آتی ہے وہ تجہکو لازم نہ آئی
کیونکہ اللہ تعالی نے کتاب عزیز مین اون سے یہ حکایت کی ہے وجعلوا اللہ مما
ذرأ من الحرث والانعام نصیبا فقالوا ھذا للہ بزعمہم وھذا لشرکائنا وقال
ویجعلون لما لا یعلمون نصیبا مما رزقناھم تاللہ لتسئلن عما کنتم تفترون کوئی یہ
کہے کہ مشرکین کلمہ توحید کی قائل ومقر نہ تہے اور یہ گور پرست پیر پرست مقر ہین تو
جواب اسکا یہ ہے کہ اگرچہ انہون نی اس کلمی کو اپنی زبان سے کہاہی مگر انکی اقوال
خلاف اس کلمی کے ہین کیونکہ جس نی مردون سی استغاثہ کیا یا اون سے ایسی چیز
مانگی جسپر سوا اللہ کی اور کسیکو قدرت نہین ہے یا اون کی تعظیم کی یا کچہہ حصہ اپنی
مال کا اونکی قبر پر چڑہایا یا اون کی لیے کوئی جانور ذبح کیا تو گویا اس نے اون کو

من دونہ لا یستجیبون لھم بشیء ہمکو تو اللہ پاک نے قرآن مین یہ خبر دی ہی کہ

دعا عبادت ہے ادعونی استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی

سیدخلون جھنم داخرین اور حضرت نے حدیث نعمان بن بشیر مین یون فرمایا ہے

ان الدعاء ھو العبادۃ اور ایک روایت مین مخ العبادۃ فرما کر آیۂ مذکورہ پڑہے ہے

رواہ ابو داود والترمذی وقال حسن صحیح والنسائی وابن ماجۃ والحاکم

واحمد وابن ابی شیبۃ

فصل ۳

نحر کرنا واسطے مردون کی عبادت ہے اموات کی اسی طرح ایک حصہ مال کا

اون کی نذر کرنا اور اون کی تعظیم تکریم بجالانا عبادت ہے کیونکہ نسک یعنی ہدی

وضحیہ واخراج صدقۂ مال وخضوع وعاجزی وخاکساری کرنا عبادت خدائے

عزوجل ہی بلا خلاف اور جسکو یہ زعم ہو کہ ان دونون امر مین کچہہ فرق ہے تو وہ

مہربانی کرکے ہمکو بتادی اور جو شخص یہ بات کہے کہ میرا مقصود اس دعا ونحر ونذر

سے کچہہ عبادت اہل قبور کی نہین ہے تو اوس سے کہنا چاہیے کہ پہر یہ کام کس لیے

کیا ہی اور اسکا مقتضے کون ہی تیرا ایکار نا مردے کو وقت نازل ہونے کسی بلا کے

آخر کسی چیز کی سبب سے ہے جو تیری دل مین ہے اور وہ تیری زبان سی نکلتی ہے

اور اگر یہ بات نہین ہے بلکہ جس وقت کوئی حاجت پیش آتی ہے تو تو مردون کو یاد

کرکے اون کو ہدیہ بہیجتا ہے تو اس صورت مین تیری عقل ماری گئی ہے تو پاگل و

حتی یقولوا لا الہ الا اللہ ویقیموا الصلوۃ ویوتی الزکوۃ ویحجوا البیت ویصوموا رمضان
مین مذکور ہین اسی طرح جس نی یہ کلمہ بطور شہادت اسلام کی کہا اور اوسپر ایسا وقت نہ گذرا
کہ کوئی شے ارکان اسلام سی اوس وقت مین واجب ہوتی تو واجب ہے ہی
کہ حل اسکا اسلام پر کرین اور اوسکی اقرار زبانی پر عامل ہون جس طرح کہ اوس
شخص نے اسامہ بن زید کو یہ کلمہ کہکر اپنے اسلام کی خبر دی تھی رہا وہ شخص جس نے
تکلم ساتہہ اس کلمی کے کیا او خلاف توحید کی افعال بجا لایا جس طرح کہ ان گور پرستونکا
اعتقاد ہی تو پہر کچہہ شک نہین کہ اوس کی حال سے خلاف حکایت زبان واقرار
توحید کی ظاہر ہوا اگر مجرد تکلم بکلمہ توحید موجب دخول کو اسلام مین اور خروج کو کفر سی
ہوتا خواہ متکلم موافق توحید کے کام کری یا خلاف اوس کی تو یہ کہنا لا الہ الا اللہ کا
یہود کو بہی نفع کرتا باوجود اس قول کی کہ عزیر و مسیح ابنا ہی خدا ہین اور منافقین
کے بہی کام آتا حالانکہ وہ مکذب دین ہین اور موںہہ سے وہ بات کہتے ہین جو
اون کی دلون مین نہین ہے کیونکہ یہ تینون گروہ متکلم بکلمہ توحید ہین بلکہ کہنا اس
کلمی کا کچہہ بکار آمد خوارج بہی نہوا حالانکہ وہ سب لوگون مین اکمل التوحیدین
اور سب ہی زیادہ عبادت کرتے ہین معہذا کلاب نار ہین اور حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے ہم کو حکم دیا ہے کہ ہم اون کو قتل کرین حالانکہ وہ نہ مشرک ہین اور نہ
خلاف معنی لا الہ الا اللہ کرتے ہین بلکہ بڑی موحد مخلص ہین یہی حال مانعین زکوۃ
کا ہے کہ موحد غیر مشرک ہین ولکن اونہون نی ایک رکن کو ارکان اسلام سی ترک کر دیا

منزلہ آلہہ مشرکین کی ٹھیرایا کہ جو کام وہ اپنی معبودین کی ساتھہ کرتی تھے وہی کام
اسنی مردون کی ساتھہ کیا تو اس صورت مین یہ شخص معتقد معنی لا الہ الا اللہ نرہا
اور نہ اسنی کلمی پر عمل کیا بلکہ اعتقاداً و عملاً مخالف کلمی کا ہو گیا تو اب وہ لا الہ الا اللہ
کہنے مین اپنی جان پر جھوٹہہ باندہتا ہے اوسنی تو ایک اور معبود سوا اللہ کے
اپنے لیے مقرر کرلیا اور اس بات کا معتقد ہوا کہ وہ معبود اوسکا نافع و ضار ہی ولہذا
وقت سختی کے اوسی کو پکارتا ہے اور وقت حاجت کی اوسی سی فریادرسی چاہتا ہے
اور اوسی کی سامنے گڑگڑاتا ہے اور اوس کی تعظیم کرتا ہے اور اوس کی لیے جانور
حلال کرتا ہی اور نفائس اموال سے اوسکا تقرب حاصل کرنا چاہتا ہے سو نرا کلمہ
کہنا بدون عمل کرنی کی موافق معنے کلمی کے کچہہ اسلام کو ثابت نہین کرتا ہے فرض
کرو کہ اگر ایک شخص جاہلیت کا اس کلمی کو کہے پہر اپنے بت پر عاکف ہو مجاور بنکر
اوس کی پوجا کری تو ہرگز وہ مسلمان نہو گا کوئی کہے کہ حدیث طویل عبد اللہ بن عدی
مین حضرتؐ نی قتل منافقین سے منع کیا ہے رواہ احمد والشافعی اور حدیث ابو سعید
خدری مین خالد کو قتل منافق سے روک دیا تھا اور اسامہ سی کہا تہا کہ کیا تو نی اوسکا
دل چیر کر دیکہہ لیا تہا جو بعد کلمہ کہنے کی اوس کو مار ڈالا رواہ الشیخان سو اسمین کچہہ شک
نہین ہے کہ جس نی لا الہ الا اللہ کہا اور اوس کی افعال سے کوئی بات خلاف
معنے توحید کی ظاہر نہین ہوئی تو وہ مسلمان ہی اور اوسکا خون و مال محفوظ رہے گا
جب تک کہ وہ اون ارکان اسلام کو بجا لایا کریگا جو حدیث امرت ان اقاتل الناس

زندہ پیر کی ساتھہ یہ کام یا مثل ان کی اور کام کرتا ہو اوس سی یہ بات کہدیجائے
کہ تو جو یہ کام کرتا ہی یہ وہے شرک ہی جو اہل جاہلیت کا شرک تہا بلکہ کچہہ اوس سے
بڑہکر ہے اور اللہ تعالی نے اپنے رسول کو اسی شرک کے ڈہانی اور مٹانی کی لیے
بہیجا ہی اور اپنی کتاب مین اوس کی مذمت اوتاری ہے اور اپنے پیغمبرون سی عہد
لیا ہی کہ وہ اوس کی بندون کو یہ بات پہونچا دین کہ وہ مومن نہ ٹہیرین گی جب تک
کہ توحید مین مخلص نہون گی اور نرے اللہ کی عبادت نکرین گی پہر جب وہ لوگ
اس کو بی شک وشبہہ خوب طرح پر جان لین معہذا اپنے طغیان وکفر بالرحمن پر
جمے رہین تو پہر عالم پر یہ واجب ہی کہ اون سے یہ بات کہدی کہ اگر وہ اس غوایت
وضلالت سے باز نہ رہین گی اور جو چیز رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لائی
ہین اوس کی طرف عود ورجوع نکرین گی تو اونکا خون ومال حلال ومباح ہو جائیگا
اسپر اگر وہ رجوع لی آئی تو فبہا ورنہ پہر سیف حکم عدل ہی جس طرح کہ کتاب مبین
وسنت سید المرسلین ساتہہ اس کی حق مین ان کی اخوان مشرکین کی ناطق ہے
کوئی یہ کہے کہ حدیث صحیح مین آیا ہے کہ لوگ دن قیامت کی آدم علیہ السلام کے
پاس آکر دعا واستغاثہ کرین گی پہر پاس نوح وابراہیم وموسے وعیسی اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاس اور ساری انبیاء کی نزدیک جائینگے تو جواب
اسکا یہ ہے کہ اہل محشر ان پیغمبرون کی پاس جاکر یہ درخواست کرین گی کہ تم ہمارے
سفارش پاس اللہ کی کرو اور فصل حساب اور اراحت موقف کی لیے دعا مانگو سو

اور صحابہ نبی اون کی قتال پر اجماع کیا بلکہ خود دلیل صحیح متواتر اسپر دلالت کرتی ہے
وہ دلیل یہ ہے امرت ان اقاتل الناس الحدیث سو تارک ان امور پنجگانہ کا نہ معصوم الدم
ہی اور نہ معصوم المال ان سی بڑھکر وہ شخص ہے جو کہ تارک توحید ہے اور اوسکی
افعال مخالف معنی کلمہ طیبہ ہین کوئی یہ کہے کہ یہ گور پرست پیر پرست اپنے اعتقاد
کو حق مین اموات و احیاء کی شرک نہین جانتے ہین اگر ان مین کسیکو تلوار پر رکھا جائے
تب بہی وہ اس بات کا ہرگز اقرار نہ کریگا کہ مین شرک باللہ ہون یا شرک کا کام کرتا
ہون بلکہ اگر اوس کو ذرا بہی معلوم ہو جائی کہ یہ کام شرک ہے تو کبہی اوس کو نکری
اسکا جواب یہ ہی کہ بات یہی ہے جو اس جگہہ کہی گئی لکن مخفی نہ ہے کہ اسباب
ردت مین یہ بات مقرر ہو چکی ہے کہ ثبوت شرک کی لیے علم درکار نہین ہے جو شخص
کفر کا کام یا کلام کریگا وہ کافر ہو جائیگا اوس کو معنے اپنے لفظ کی معلوم ہون یا نہون
بالجملہ جس شخص کو ان اقوال و افعال پر جو گور پرست پیر پرست کرتے ہین اور جن
باتون کی اموات کی حق مین معتقد ہین اطلاع ہو او یہ واجب ہے کہ حجت شرعیہ
کو اون تک پہونچا دی اور جس امر کا اللہ نے حکم کیا ہے وہ سامنے اون کی بیان
کر دی کیونکہ اللہ نے قرآن عظیم مین علماء سے یہ عہد لیا ہے کہ وہ اللہ کی حکم کو کہولکر
سنا دین پوشیدہ نہ کہین تو اب جو شخص وقت حاجات کی داعی اموات ہو اور
وقت حلول مصیبات کی اون کی ساتھہ استغاثہ کرتا ہو اور نذر و نیاز مانتا ہو
اور اونکی لیے جانور ذبح کرتا ہو اور خدا کی سی تعظیم و محبت سے پیش آتا ہو ایسی

جسکا وعدہ قرآن مین فرمایا ہے حاصل کلام یہ ہوا کہ طلب کرنا حوائج کا زندونسے

جائز ہے جبکہ اون کو اسپر قدرت حاصل ہو جیسی دعا چاہنا کہ یہ استمداد ہر مسلمان

سے جائز بلکہ حسن ہے اسی طرح شفاعت چاہنا اہل شفاعت سے جن کی

حق مین شرع نے شفیع ہونا کہا ہے لیکن اس کے ساتھ یہ بھی معلوم رکھنا چاہیے

کہ دعا داعی کی نفع نہین کرتی ہے مگر اللہ کی اذن سے بے اوس کی ارادہ و مشیت

کے کچھ نہین ہوتا یہی حال شفاعت شفیع کا ہے کہ وہ سب بے اذن خدا کی نہوگی

جس طرح کہ یہ قید قرآن پاک مین آئی ہے یہ تقیید ہے مطلق کی اس سے کسی

حال مین عدول کرنا نہین پہونچتا ہے

فصل

ایک شبہہ باطلہ جو معتقد اموات اپنی صفائی کے لیے پیش کرتے ہین کہ ہم

مشرک نہین ہین کہان ہم اور کہان جاہلیت والی وہ یہ ہے کہ ہم معتقد اولیاء و

صلحاء ہین اور اہل جاہلیت معتقد اوثان و شیاطین تھے سو یہ شبہہ ناتوان اپنے

صاحب پر نداء جہل کرتا ہے کیونکہ جو لوگ معتقد عیسے علیہ السلام کی تھے اللہ نے اونکو

معذور نہ رکہا حالانکہ عیسی علیہ السلام نبی تھے نہ وثن اور نہ اور کچھ پھر نصاری کو

خطاب کیا اور فرمایا یا اهل الکتاب لا تغلوا فی دینکم ولا تقولوا علی الله الا الحق انما

المسیح عیسی بن مریم رسول الله وکلمته القها الی مریم وروح منه فامنوا بالله ورسوله اور جو لوگ فرشتونکو

پوجتے تھے اون کی حق مین یہ فرمایا ویوم نحشرهم جمیعا ثم نقول للملائکة هؤلاء

یہ بات جائز ہی آمین فقط طلب کرنا شفاعت کا اور دعا کرانا واسطی شفاعت
مانذ ون فیہا کی سہے نہ اور کچہہ صحابہ حضرتؐ سے حضرتؐ کی حیات مین طلب دعا
کرتی تہے چنانچہ حدیث مین آیا ہے کہ جب حضرتؐ نی فرمایا کہ ستر ہزار آدمی میری
امت کی بلا حساب بہشت مین جائینگی تو ایک شخص نے کہا ادع اللہ ان یجعلنی منہم
آپ نی قبول کیا پہر ایک دوسری شخص نے یہی سوال کیا فرمایا سبقک بہا عکاشۃ
اور ام سلیم نے کہا تہا یا رسول اللہ خادمک انس ادع اللہ لہ اور ایک عورت بیہوش
ہو جاتی تہی اوس نے عرض کیا تہا ادع اللہ لی پہر آخر کو یہ سوال کیا کہ یہ دعا کرو
کہ مین وقت صرع کے برہنہ بی ستر ہوا کرون چنانچہ آپ نی دعا کی اور ایک
جماعت صحابہ کو ارشاد کیا تہا کہ تم جب اویس قرنی کو پاؤ تو اون سی دعا طلب کرو
اور دعای مومن کو واسطی برادر مومن کی پس پشت مؤثر بتایا ہے یہان تک کہ
جب عمرؓ واسطی عمری کے نکلے تو خود اون سے دعا طلب کی اور فرمایا لا تنسانی یا اخی
من دعائک سو اگر کوئی شخص کسی نیک مرد کے پاس آکر یہ کہے کہ تم میری لیے دعا
کرو تو یہ بات اوس طرح کی نہین ہے جو گور پرست کیا کرتے ہین بلکہ یہ کام ایک
سنت حسنہ و شریعت ثابتہ ہے لکن ساتہہ زندے کی نہ مردی کی یہی حال
طلب شفاعت کا ہے اوس شخص سے جسکا اہل شفاعت ہونا شریعت مطہرہ سی
ثابت ہے جیسے انبیا علیہم السلام ولہذا اللہ تعالی دن قیامت کی اپنی رسول
مقبول سے ارشاد فرمائیگا سل تعطہ واشفع تشفع اسی جگہہ کا نام مقام محمود ہے

اس شعر میں ہر ملاذ یعنی پشت پناہ کی سوا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو
اللہ کی بندی و رسول ہین نفی کی ہے اور ذکر رب خود و رب رسولؐ سے
غفلت اختیار کی انا اللہ یہ باب بہت وسیع ہی شیطان نے ایک جماعت اہل اسلام
کی ساتھہ اس طرح کا تلاعب یہان تک کیا کہ غیر انبیار کو بہے اسی طرح سے خطاب
کرنے لگی او ربہت سے ابواب شرک مین داخل ہو گئے چنانچہ شاعر نے
ابن العجیل کو خطاب کیا ہے ؎

هات لی منك یا ابن موسی اغاثة عاجلاً فی سیرها حثاثة

یہ نزاوہ استغاثہ ہی کہ جو سوا اللہ کی کسی میت کے ساتھہ درست نہین میت
بہی کون جو سالہا سال سی نیچی اطباق ثری کی جا چکا ہے غالب ظن یہ ہے کہ
یہ دونون شعر شاعرسی بسبب غفلت وعدم تیقظ کے صادر ہوئے ہین اور اونکا کوئی
مقصد اس سی نہین ہے مگر ہی تعظیم جانب نبوت و ولایت کی اگر کوئی اونکو اس
غفلت پر آگاہ کر دیتا تو وہ ضرور متنبہ ہو کر رجوع کرتے اور اپنی خطا کی مقر ہوتے یہ
غفلت وبی ادبی اکثر اہل علم و ادب و فطنت کو عارض ہوتی ہے ہم نے یہ حال
بہت سنا اور دیکہا ہی شعرا صوفیہ کی کلام مین بہے اس طرح کی شطحیات و
طامات بہت ملتی ہین سو جو شخص اس جنس کے کام یا کلام پر واقف ہو اور قائل
فاعل اوسکا زندہ ہو تو واجب ہے کہ اوسکو بذریعہ حجج شرعیہ بیدار و ہوشیار کر دی
اگر رجوع کری بہتر ورنہ حکم وہے ہی جو پہلے ذکر ہو چکا اور اگر یہ قائل فاعل زیر زمین

وایاکم کانوا یعبدون قالوا سبحانک انت ولینا من دونھم اور اسمین کچھ شک نہین ہے
کہ عیسی و ملائکہ علیہم السلام ان اولیاء و صالحین سے افضل ہین یہ گور پرست
پیر پرست تو حق مین ان اولیاء و صلحاء کی اعتقاد رکھتے اور غلو کرتے ہین اور
وہان حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی باوجودیکہ اکرم خلق علی اللہ و سید ولد آدم
ہین اپنی امت کو اپنی حق مین غلو کرنے سے منع فرمایا ہے کہ جس طرح نصاری نی
حق مین عیسی علیہ السلام کی غلو کیا ہے ویسا تم میرے حق مین نکرو مین تو سیے اللہ کا
بندہ و رسول ہون پس بس سو ان گور پرستون پیر پرستون نے نہ رسول صلعم کا
کہنا مانا اور نہ اللہ کا کہنا اور کچھ خیال ان آیتون پر نہ کیا لیس لک من الامر شئ
وما ادراک ما یوم الدین ثم ما ادراک ما یوم الدین یوم لا تملک نفس لنفس شیئا
والامر یومئذ للہ اور حضرت سے حکایت کیا کہ وہ اپنی نفس کی مالک نفع و ضرر
نہلین ہین اور نہ حضرت کی بات سنی کہ اپنے قرابت والون سی کیا کہا تھا ایک ایک
مرد و زن کو نام بنام پکار کر فرمایا تھا یا فلان لا اغنی عنک من اللہ شیئا اور یا فلانہ
لا اغنی عنک من اللہ شیئا اس خطاب مین فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی داخل تھین
جو کہ خاص جگر گوشۂ نبوت ہین اب ذرا اوس غلو منہی عنہ او مخالف قرآن و حدیث
کو دیکھنا چاہیے جس مین اس امت کی اکثر لوگ گرفتار ہو گئے جس طرح کہ صاحب
قصیدہ بردہ نی کہا ہی ؎

یا اکرم الخلق مالی من الوذ بہ سواک عند حدوث الحادث العمم

کرتی ہے اور عوام سے اونکا مال حاصل کرتی ہی یہ حیلہ گری اونکا کسب و معاش ہے
مرگئے کے گدّہ ہین خدام گور کھارہے مردار ہین بازو روشور
پھر کبھی یہ مجاور قبور کی اوس زائر کو ہول مین ڈالکر قبرون کو آراستہ کرتی ہین
کہ دیکھنے والی کی نظر مین اون کی عظمت آئی مشاہد پر چراغ و شمع و فانوس
روشن کرتے ہین اور خوشبوئین اور عطر و بخور رکھتے ہین اور زیارت کی لیے
موسم خاص مقرر کر رکھا ہی کہ اوس وقت پر ایک جم غفیر مجتمع رہتا ہے اور
زائر کی کان فریاد و شور مردم سی بھر جاتے ہین اور آنکھہ اوس ازدحام کو دیکھکر
متحیر رہجاتی ہے ہر شخص قربت پر حرص کرتا ہے اور قبر کی سنگ و چوب کو
مسح کرکی مستغیث ہوتا ہے اور ملتجی ہوکر قضای حاجات و نجاح طلبات کا سائل
ہوتا ہے اور خشوع و خضوع و استکانت سے پیش آتا ہے اور نفائس اموال
نذر مین پیشکش کرتا ہی اور طرح طرح کے ذبائح عمل مین لاتا ہے سو ان مجموع امور
کی وجہ سی باوجود تطاول ازمنہ و انقراض قرن بعد قرن کی ان اپنی مبادی
عمر و اوائل ایام مین یہ گمان کرتا ہے کہ یہی کام اعظم قربات و افضل طاعات ہی
پھر جب بعد اس اعتقاد کی علم سیکھتا ہے تو وہ کچھہ اوس کو نفع نہین دیتا بلکہ ہر
حجت شرعی جو اس کام کی شرک محض ہونے پر دلالت کرتی ہے اوس سی غافل
ہو جاتا ہے پھر جب کسی شخص کو سنتا ہے کہ وہ اس کام کو شرک کہتا ہے تو اوسپر انکار
کرتا ہی اور سنّا نہین چاہتا اور تنگ دل ہوتا ہے اس لیے کہ انتقال کرنا ذہن کا

جا سویا ہی تو جو لوگ زندہ ہین اون کو ایسے کلام کے خلل پر آگاہ کر دینا چاہیے
بر دو وہنر یہ مین اس جنس کا کلام بہت واقع ہوا ہے اور جن لوگون نے مدح
آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور مدح صلحاء و ائمۂ ہدی مین بالا خوانی کی ہے
اونکی کلام مین تو یہ غلو نا محصور ہی کوئی فائدہ اس جگہہ اوس کلام کی استکثار مین نہین
غرض فقط تنبیہ تھی سو کر دی گئی تا کہ جس کو اللہ نے دل و گوش عطا کیا ہے وہ
پرہیز کرے واذکر فان الذکری تنفع المومنین ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا
وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب یہ بات جس کی ہم نی اس جگہہ تحریر و
تقریر کی ہے کہ اکثر افعال گور پرستون کی شرک ہین کبھی اکثر اہل علم پر بھی مخفی رہتی
ہے نہ اس لیے کہ فی نفسہ خفی ہے بلکہ اس لیے کہ جمہور نے ان امور پر اتفاق کر لیا ہے
اور نشو و نما ہر بچے کا اسی عقیدے پر ہوا یہان تک کہ وہ جوان ہو گیا اور جوان
بڑھاپے کو پہونچا اور ایسے حال کو دیکھتا سنتا رہا اور کسی کو ایسا نہ دیکھا نہ سنا
کہ وہ اس امر کا منکر ہوتا بلکہ سنا تو یہی سنا کہ ہر کوئی اسی کام کی رغبت دلاتا ہے
اور لوگون کو اسی اعتقاد و عمل کی طرف بلاتا ہی اور اس ترغیب مین وہ حال بھی
ظاہر کرتا ہی جو شیطان نی طرف سی بعض اموات کی بعض گور پرستون پر بابت
قضای حوائج کے واضح کیا ہی اور جا بجا اون مردون کی معتقد ہین اور کہیں
ایک جماعت حیلہ گرون کی قبر پرستی ہے اور لوگون کو جھوٹی حکایتین اوس
مردی کی سنا کر نذر و نیاز لیتی ہے اور رزق کماتی ہے اور قربانیون کا شکار

ایک گروہ ساری مسائل دین مین ایک ہی عالم کی قول پر علمای مسلمین مین سے
عامل ہی اور غیر کا قول قبول نہین کرتی اور نہ اوس کی بات اونہین پسند
آتی ہی کاش اتنی بات ہوتی کہ اگر غیر کا قول قبول نہ کیا تہا اور اوسپر راضی
نہ تہے تو اسی پر بیٹہ جاتی ولکن وہ تو حد سی آگی بڑہ گئی اور سائر علمای مسلمین پر
حط کرنی لگی اور اون کی شان کو حقیر ٹہیرایا اور اون کو گمراہ و بدعتی بتایا اور لوگونکو
اون سی نفرت دلانی لگی پہر اسپر بہی وقوف نہ کیا بلکہ تجاوز طرف تفسیق و تکفیر
کے فرمایا پہر شر یہان تک بڑہا کہ ہر مذہب والا مثل ایک اہل ملت مستقلہ کی ہو گیا
گویا ایک پیغمبر مستقل واسطی اپنے رکہتا ہی وہ پیغمبر عبارت اوسی عالم سے ہے
جسکی اس نی تقلید اختیار کی ہی گویا ساری شرع وہی ہے جو اس عالم نی کہدیا ہے
اسکی سوا اور کوئی دین نہین ہے پہر اتنا مبالغہ و غلو کیا کہ اوس شخص کے قول کو
اللہ و رسول کی قول پر مقدم کر دیا وہل بعد ہذہ الفتنۃ والمحنۃ شیٔ من الفتن والمحن
تو فتنہ زمانہ شدی ورنہ روزگار بودست پیش ازین قدری آرسیدہ تر
کوئی اسکا انکار کری کہ یہ بات یون نہین ہے تو ان مقلدون کو دیکہی جو روی زمین
پر موجود ہین اور ساری اقطار اسلامیہ انسی لبریز ہو گئے ہین اب ہر مذہب مین
نظر کری اور اوس مذہب کی مسائل کو دیکہی جو کہ مخالف کتاب خدا و سنت رسول
ہین پہر اون کو ہدایت کری کہ وہ اون سی رجوع کر کے طرف قال اللہ و قال الرسول
کی آئین تب معلوم ہو کہ وہ کیا جواب دیتے ہین ہرگز یہ گمان نہین ہوتا ہے کہ

ایکبارگی ایک ہی وقت مین ایک شئی سے جس کو وہ اعظم طاعات اعتقاد کرتا ہی
طرف ہونی دوسری شے کی اعظم محرمات و اقبح مقبحات و ابطل باطلات نہایت
مشکل و بعید ہوتا ہے خصوصا ایسی حالت مین کہ اوس کی اسلاف اسی عقیدی پے
گذر گئی اور اخلاف بہی اوسی راہ پے چلتی ہین اور ایک جہان کو اوس کی عادت
پڑ چکی ہے اور ایک عالم اوسی مین لگا ہوا ہے یہی حال ہر اوس چیز کا ہی جسمین
لوگ اسلاف کی تقلید کیا کرتے ہین اور اون کی عادات مستمرہ محکم ہو گئے ہین اسی
ذریعہ شیطانیہ و وسیلۂ طاغوتیہ کی بدولت مشرک جاہلیت اپنے شرک پر اور
یہودی اپنی یہودیت پر اور نصرانی اپنی نصرانیت پر اور مبتدع اپنی بدعت پر باقی
رہگئے ہین اور معروف منکر اور منکر معروف ہو گیا اور امت نی مسائل کثیرہ شرعیہ کو
ساتہہ مسائل غیر شرعیہ کے بدل ڈالا اور اسی کے مالوف ہو گئے اور نفوس اوسکی
خوگر ہنگئے اور دلون نی اوس کو قبول کر لیا اور مانوس ہو گئے نوبت یہان تک پہونچی
کہ اگر وہ شخص جو متصدی ارشاد ہے یہ چاہے کہ مین انکو مسائل شرعیہ بضیا رو احکام
دینیۂ غرا پر جن کو انہون نی غیر کی ساتہہ بدل ڈالا ہے لگا دُون تو یہ لوگ اوس سے
نفرت کرنے لگتے ہین اور ان کی طبائع اوس کی بات کو قبول نہین کرتے بلکہ ساتہہ
اوس مرشد کی ہر برائی کرتے ہین اور اپنی زبان سے اوسکی آبرو کہوتے ہین یہ
بات ہر فرقے مین کثرت سے موجود ہے اسکا انکار وہ شخص کریگا جو ان کے
حالات سی غفلت مین ہے یہ امت دین خدا مین اموات کی تقلید کرتی ہی یہانتک کہ

باعتبار کثرت ورع وعبادت کی ہی تو بھی بات وہی ہے جو گذر چکی کیونکہ اونکی معاصرین
ومتقدمین ومتاخرین مین ایسی لوگ ہین جو عبادت وورع مین اون سی بڑہی ہوئے
ہین اس بات کا انکار نکریگا مگر وہی شخص جو عارف تراجم مردم کتب تاریخ سے نہین
ہے اور اگر یہ مزیت اس لیی ہے کہ انکا زمانہ متقدم ہی تو صحابہ وتابعین انسے بھی
پہلے زمانے مین تھے آمین کسی کا خلاف نہین ہے تو وہ زیادہ ترحقدار اس مزیت
کی ہٹہرینگے بہ نسبت اون لوگون کی جو بعد اونکے آئے ہین بدلیل حدیث خیر القرون
قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم اور اگر یہ مزیت کسی امر عقلی کی وجہ سی ہی تو
براہ عنایت بیان کرنا چاہیے اور اگر کسی امر شرعی کی سبب سی ہے تو وہ امر شرعی کیا ہے
ہمکو اس بات کا ہرگز انکار نہین ہی کہ اللہ تعالی نی اون کو علم وورع عطا کیا تھا اور وہ
دین مین صلابت رکھتے تھے اور اہل سبق تھی فضائل وفواضل مین ولکن گفتگو اوس
تعصب مین ہی جو اون کی اتباع اونکے لیے کرتے ہین اور کہتے ہین کہ سوا اون کی
اور کی تقلید جائز نہین ہے اور اگر کوئی خلاف اونکا کری تو وہ خلاف لائق اعتبار واعتماد
کے نہین ہو سکتا ہی اور کسی عالم مسلمان کو یہ درست نہین ہے کہ اونکی تقلید سی باہر ہو
اگرچہ کتاب وسنت کا عارف کیون نہو اور استخراج مسائل شرعیہ پر قران وحدیث سی
قدرت رکھتا ہو اور اللہ ورسول ﷺ کی کلام پر عمل کر سکتا ہو غرضکہ مقصود ہمارا اس بیان سے
تعجب کرنا ہی حال سی اوس شخص کی جو کہ عقل صحیح وفکر صحیح رکھتا ہے اور آسان کرنا
ہی کلام کا بابت اعتقاد اموات کی تاکہ مرد عاقل کثرت اہل بطالت وطول مہلت مع الغفلہ

اون کی شر سے نجات اور اون کی معرہ سے امن حاصل ہو سکی بلکہ وہ تیری خون و مال کو
حلال کرلینگی اور جو انمین بڑا پرہیزگار ہوگا وہ تیری آبرو و عقوبت کو جائز ٹھیرائیگا جس
شخص کو فطرت سلیمہ و فکرت مستقیمہ نصیب ہوئی ہے اوس کو یہ تقریر کفایت کرتی ہی
اب دیکھو کہ بعض علماء مسلمین کو ان لوگون نی خاص کرکے اوس کی اقتدا مسائل دین مین
اختیار کی ہی اور باقی اہل علم کو چھوڑدیا اور یہان تک بڑہ گئی کہ انعقاد اجماع کا جائے
علماء ہی ہوجاتا ہے اور اون کی ساتھہ حجت قائم ہوجاتی ہے حالانکہ زمانہ مین ہر واحد
کی ان چار علمای امت سی ایسی لوگ بہی تھے جو علم مین اوس سے زیادہ اور فضل
مین اکثر تھے پہر اوس عصر کا کیا ذکر ہی جو اوس سی متقدم یا متاخر ہی ہر عارف احوال
اشخاص اس بات کو جانتا ہی پہر اس سی بہی تجاوز کیا اور کہدیا کہ سوا انکے اور کوئی
مجتہد نہین ہے بلکہ اجتہاد کرنا انہین پر مقصور ہی گویا یہ شریعت خاص انہین کی لیے
ہے انکی غیر کو کچھہ حصہ اومین نہین ہے اور جو فضل اللہ نے اونپر کیا تہا وہ اپنی اور
بندون پر نہ کیا حالانکہ ہر عاقل یہ بات جانتا ہی کہ یہ فضائل و مزایا جو واسطے ان
ائمہ کی ٹھیرائی ہین رحمہم اللہ تعالی اگر اس اعتبار سے ہین کہ اونکا علم بہت تہا اور غیر سی
زیادہ تر دانا تھے تو یہ بات نزدیک ہر واقفکار احوال ائمہ اور احوال غیر ائمہ کی مدفوع
ہے اس لیی کہ اتباع ہر واحد مین انمین سی ایسے لوگ ہین جو اون سی زیادہ علم رکہتے
ہین اسکا انکار وہی شخص کریگا جو کہ مکابر یا جاہل یا احمق ہے پہر اون لوگون کا کیا ذکر
ہے جو کہ اون سی پہلے تھے یا اون کی معاصر تہی یا بعد اون کی آئی اور اگر یہ مزیت

ساری یا بعض افعال جس طرح پر کہ ہم نی مقرر و مکرر کیا ہے بجا لاتی ہین اگر اوس شخص
مین کچھہ بھی انصاف اور بار توہ علم و حصۂ عقل باقی ہوگا تو لا محالہ وہ میری ساتھہ اتفاق
کریگا اور یہ پردہ جو اوس کی آنکھہ پر پڑا ہے اوٹھہ جایگا اور ابر غفلت اوسکی دل سی
ہٹ جائیگا اور وہ اس بات کا اقرار کریگا کہ بیشک مین معنی توحید سی حجاب مین تھا
جو توحید کہ کتاب و سنت مین ہی اوس کو پہچانتا نہ تھا اور اگر حق سے زائغ ہو کر
مکابرہ و مجادلہ کری اور کوئی شبہہ لائی تو اوس شبہہ کو اوسی تقریر سے جو ہم کر چکے
ہین دور کر دی کیونکہ کوئی شبہہ جسکا دعوی کوئی مدعی کر سکتا ہے ہم نے بدون ایضاح ام
کی باقی نہین چھوڑا اور اگر اس جدال مین کوئی شبہہ پیش نہ لای بلکہ مجرد خصام پر اقتصار
کری اور مجرد دفع پر کتفی نہو تو پھر بحسب لسان سی ساتھہ سنت و قرآن کی طرف محبہ سیف و
سنان کی عدول کری کیونکہ اخر الدواء الکی و اخر الحیل السیف یہ جب ہی کہ دفع
کرنا اوسکا اس سی کم درجے کی عقوبت سے ممکن نہو جیسے ضرب و حبس و تعزیر اور اگر
ممکن ہی تو پھر تقدیم اخف کی اغلظ پر عملا بقولہ تعالی فقولا لہ قولا لینا لعلہ یتذکر او
یخشی و بقولہ ادفع بالتی ھی احسن کرنا چاہیے

فصل

بعض اہل علم کو یہ شبہہ بھی لگا ہی کہ کفران گور پرستون پیر پرستون کا کفر عملی ہے نہ
کفر جحودی اور واسطی ثبوت اس دعوی کی وہ دلیلین نقل کی ہین جو کفر تارک نماز و کفر
تارک حج مین آئی ہین اور قولہ تعالی و من لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الکافرون

پر دہوکا کہا ہی کہ اگر یہ بات دلیل علی الحق ہوتی تو اعتقاد ان گور پرستون پیر پرستون کا
حق ٹہیرتا اور جو کچہہ یہ معتقدین اموات کرتے ہین وہ سب بجا ہوتا یہ بات جو بطور جملہ معترضہ
ہے تمثیلا کہی گئی ہے کچہہ ہمارا مقصود نہین ہے بلکہ جس امر کی ہم درپے ہین وہ یہ ہے
کہ جب بعض اہل علم پر یہ بات مخفی رہی جو ہم نی در بارۂ معتقدین اموات کہی ہے
کسی سبب سی بہی منجملہ اسباب خفا کی ہو اور یہ براہین قرآنیہ وعقلیہ وس کی سمجہہ مین آئین
تو پہر اوس سے یہ پوچہنا چاہیے کہ شرک کیا ہے اگر وہ یہ کہی کہ شرک اختیار کرنا کسی
خدا کا ہمراہ اللہ تعالی کی ہی جس طرح کہ جاہلیت مین اصنام کو الہہ ہمراہ خدا کی ٹہیرایا تہا
تو یہ پوچہنا چاہیے کہ اچہا وہ جاہلیت والی ان اصنام کی ساتہہ کیا کام کرتے تہے جسسے
وہ مشرک ٹہیری اگر یہ بات کہی کہ وہ اون بتون کی تعظیم کرتے تہے اور نذر چڑہاتی تہی
اور نحر یاد رسی چاہتے تہے اور وقت حاجات کی اون کو پکارتے تہے اور اونکی لیے
جانور ذبح کرتے تہی اسیطرح اور کام جو مسمای عبادت مین داخل ہین تو اوس سے پوچہنا چاہیے کہ یہ کام کس لیے کرتے
تہے اگر کہے اس لیے کہ اونکو خالق رازق محیی ممیت جانتے تہے تو یہ بات غلط ہے اور اگر اسلیے کہ اونکو مقرب و شفیع
سمجہتے تہے تو اب وہی بات ثابت ہوئی جو براہین قرآنیہ سی تحقیق ہو چکی ہے کہ اگلی
مشرک ان اصنام کو اسی لیے پوجتے تہے کہ وہ اونکو اللہ سی نزدیک کردین اور اونکی
شفیع ہوجائین انکی سوا کسی اور مطلب سے اونکو نہین پوجتا تہا اس بات پر وہ تیرے
ساتہہ موافقت کریگا لامحالہ اگر اس بات کا بہی معتقد ہی کہ اللہ کا کلام سچا ہے اور جب وہ
تیرا موافق ہو تو اب اوسپر یہ بات واضح کرنا چاہیے کہ جو لوگ معتقد قبور ہین وہ بہی

رکہتی ہین لیکن شیطان نی ان کی آنکہہ مین یہ بات اچہی کر دکہائی کہ یہ اموات اللہ
کی نیک بندی ہین نفع وضرر دی سکتی اور شفاعت کر سکتے ہین سو جس طرح کہ
اعتقاد اہل جاہلیت کا حق مین اصنام کی تہا ویسا ہی اعتقاد انکا حق مین اولیاء کرام کے
ہے لیکن اتنی بات ہی کہ یہ مثبت توحید ہین اور اولیاء کو آلہہ نہین جانتے جس طرح کہ
قول کفار کا تہا کہ جب اون کو حضرت نی طرف کلمہ توحید کے بلایا تہا تو انہون نی
انکار کیا اور یہ کہا تہا اجعل الالہۃ الہا واحدا سو اون مشرکین نے سچ مچ اللہ کے
شریک ٹہیرائی تہے اور تلبیہ مین کہتے تہے لبیک لا شریک لک الا شریکا ہو لک
تملکہ وما ملک غرضکہ انہون نی اپنی اصنام کو شریک رب الانام کر دیا تہا اگرچہ
اون کی عبارت گمراہ اس امر کی مفید ہی کہ اللہ کا کوئی شریک نہین ہے کیونکہ جب
اللہ تعالی مالک اوس شریک اور اوس کی ملک کا ٹہیرا تو وہ حقیقت مین اللہ کا شریک
نہوا بلکہ مملوک ہوا سو بت پرست وہ لوگ ہین جو اللہ کے لیے ہمسر ٹہیراتی ہین اور
انہون نی اللہ کی سوا اور شریک مقرر کر لیی ہین اور اون بتکار کو اپنا شفیع و مقرب
الی اللہ جانتی ہین بخلاف ان جاہل مسلمانون کے جو حق مین اپنے اولیاء کی اعتقاد
نفع وضرر رکہتے ہین کہ ان کو اللہ کی وحدانیت کا اقرار ہی اور تنہا اوسی کو اللہ جانتے
ہین اور رسول کی تصدیق کرتے ہین اور یہ تعظیم اولیاء کی جو ان سے ہوتی ہے یہ
کفر عملی ہے نہ کفر اعتقادی سو ان کو وعظ کرنا اور زجر کرنا اگرچہ تعزیرا ہو اور ان کو
جہل انکا جتلا دینا واجب ہی جس طرح کہ ہم کو حکم ہے کہ ہم زانی شارب سارق کو

اسی طرح وہ دلیلین جو حق مین زانی و سارق کے آئی ہین یا حق مین اوس شخص کی
جو پاس زن حائض کی یا عورت کی دبر مین آتا ہے یا پاس کسی کاہن و عراف کی
جاتا ہی یا اپنے بہائی مسلمان کو کافر کہتا ہے یہ انواع ہین شارع نی ان کیا پر کے
کرنی پر اطلاق کفر کا کیا ہے حالانکہ یہ بندی کو ایمان سے خارج نہین کرتی ہین اور
نہ وہ بسبب انکی ارتکاب کی مفارق ملت ٹہیرتا ہے اور نہ اس فعل سی اوسکا خون و مال
حلال ہوتا ہی اور نہ اوس کی اہل و عیال مباح جس طرح کہ اوس شخص کا گمان ہے
جنے درمیان ان دونون کفر کی کچھ فرق نہین کیا ہے اور نہ ان دونون امر مین
تمیز فرمایا اسکی بعد وہ ذکر کیا ہی جو بخاری نے کتاب الایمان مین دربارۂ کفر دون کفر
عقد باب کیا ہی اور ابن القیم نی کہا ہی کہ حکم کرنا ساتھہ غیر ما انزل اللہ کی اور ترک کرنا نماز
کا کفر عملی ہے اور تحقیق اس کی یہ ہے کہ کفر دو طرح پر ہوتا ہے ایک کفر عمل و فساد دوسرا
کفر جحود و عناد سو کفر جحود یہ ہی کہ جو چیز حضرت پاس سی اللہ کے لائی ہین اوسکا انکار
براہ ہٹ دہرمی و عناد کری یہ کفر ہر وجہ سی ضد ایمان ہے رہا کفر عمل سو وہ دو طرح پر
ہے ایک وہ جو مضاد ایمان ہوتا ہی اور دوسرا وہ جو نہین ہوتا اس کی بعد کلام
ابن القیم کا اس باری مین نقل کیا ہی پہر کہا ہے کہ منجملہ اس کفر عملی کی ایک پکارنا اولیاء
کا اور دہائی دینا اون کی وقت شدائد کی اور طواف کرنا اون کی قبرون کا اور چومنا
اون کی دیوارون کا اور نذر کرنا کچھ مال کا اون کی لیے ہے کہ یہ افعال ان گور پرستون
پیر پرستون کی کفر عملی ہین نہ کفر اعتقادی کیونکہ یہ لوگ اللہ و رسول و یوم آخر پر ایمان

الواحد القھار یہ ارباب نام رکھنا اونکا اسی لیے تھا کہ وہ اپنے اوثان کو رب کہتے تھے جس طرح کہ خلیل جلیل نے کہا تھا ھذا ربی تین بار اس لفظ کو سطر راون کی فہمایش کے کہا ﴿ راون کی خطا یہ کلام کیا تھا کیونکہ وہ کواکب کو ارباب کہتے تھے ورا و نھون نے کہا تھا اجعل الالھۃ الھا واحدا اور قوم ابراہیم نی کہا تھا من فعل ھذا بالھتنا انت فعلت ھذا بالھتنا یا ابراھیم اور ابراہیم علیہ السلام نی کہا تھا افکا الھۃ دون اللہ تریدون اس جگہہ سی یہ بات معلوم ہوئی کہ کفار کو اقرار الٰہیت و ربوبیت کا نہ تھا جس طرح کہ بعض لوگون نی اس آیت سی توہم کیا ہی ولئن سالتھم من خلقھم لیقولن اللہ ونحوہا کہ یہ اقرار ہے توحید خالقیت و رازقیت ونحوہا کا نہ یہ کہ اقرار ہی توحید الٰہیت کا کیونکہ کفار اپنے اوثان کو ارباب ٹھیراتی ہین کہ یہ کفر جاہلی کفر اعتقاد ہے اور اس کو کفر عملی لازم ہے بخلاف اوس شخص کی جو کہ حق مین اولیا کی اعتقاد نفع وضر کا رکھتا ہے سو وہ موحد مومن بخدا و رسول و یوم آخر ہے کہ یہ کفر عمل ہے نہ کفر اعتقاد وھذا التحقیق بالغ و ایضاح لما ھو الحق من غیر افراط ولا تفریط انتھی کلام السید رح اب مین کہتا ہون کہ یہ کلام وقت تحقیق کی ہرگز تحقیق بالغ نہین ہے بلکہ کلام متناقض متدافع ہے بیان اسکا یون ہی کہ اسمین شک نہین کہ کفر دو قسم ہے ایک کفر اعتقاد دوسرا کفر عمل لکن یہ دعوی کہ افعال ان گور پرستون کی جنس سے کفر عمل کی ہین نہایت درجہ فاسد و کاسد ہے اس لیی کہ اسی بحث مین مدعی نی یہ بات ذکر کی ہے کہ کفر معتقد اولیاء کا کفر عملی ہے اور یہ ایک عجیب بات ہی کہ کفر معتقد انبیاء کا نام اعتقاد رکھا ہی پھر اوسی کو کفر عمل کہا ہے

کہ اہل کفر عملی سے ہین جدا ہین سو یہ سب قبائح محرمہ اعمال جاہلیت کی ہین منجملہ کفر عملی
کی اور یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ یہ امت کچھہ کام جاہلیت کے کرے گی جو کہ کفر عملی
ہین جیسے یہ حدیث اربع فی امتی من امر الجاھلیۃ لا یترکوھن الفخر فی الاحساب
والطعن فی الانساب والاستسقاء بالنجوم والنیاحۃ اخرجہ مسلم من حدیث ابی
مالک الاشعری سو یہ افعال کفر عملی ہین انسے امت ملت سی خارج نہین ہوتی بلکہ حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باوجود کرنی ان خصال جاہلیت کی اون کو اپنی طرف
منسوب کیا ہے اور فرمایا من امتی کوئی کہے کہ اہل جاہلیت حق مین اپنے اصنام کے
یہ کہتے تہی کہ وہ ہماری مقرب ہین طرف اللہ کی جس طرح کہ گور پرست کہتے ہین اور
یہ کہتے تہے کہ ہماری سفارشی ہین نزدیک اللہ کی جس طرح کہ یہ گور پرست کہتی ہین
تو اسکا جواب یہ ہی کہ یہ دونون گروہ برابر نہین ہین اس لیی کہ گور پرست مثبت توحید
وقائل لا الہ الا اللہ ہین اگر کوئی ان کی گردن ماری کہ یہ یون کہین کہ ولی اللہ ہے
تو ہرگز یہ اوس کو اللہ کی ہوتی ہوے خدا نہین کہین گی بلکہ انکا اعتقاد یہ ہی کہ ولی اللہ
کا مطیع ہی بسبب اطاعت کی نزدیک خدا کی عزت آبرو رکہتا ہے اوسکی سفارش
قبول ہوتی ہے اور اوس سے نفع کی امید ہی نہ یہ کہ وہ اللہ کی ہوتے ہوی ایک دوسرا
اللہ ہی بخلاف بت پرست کی کہ وہ لا الہ الا اللہ کہنی سی متنع ہے گو اوسکی گردن
ماری جاوی کیونکہ اوسکا یہ اعتقاد ہی کہ اوسکا وثن اللہ ہی مع اللہ اور اوس نی اپنے
وثن کا نام رب واللہ رکہا ہی یوسف علیہ السلام نے کہا تہا ءارباب متفرقون خیر ام اللہ

اسس لیی کہ یہ ثابت کرنا اونکا توحید کو اگر فقط زبان سی ہی تو وہ اور یہود ونصاریٰ
اور ساری مشرکین ومنافقین اس اثبات مین اون کی شریک ہین اور اگر یہ
اثبات افعال سے ہے تو ان کا اعتقاد اموات مین وہ ہے جو اعتقاد کہ اہل
اصنام کو حق مین اپنے اصنام کی تہا پہر اس بات کو مکرر ذکر کرکے کہا ہی کہ یہی سلب
ہی کہ سیف ان سی مرفوع ہی حالانکہ یہ بات باطل ہی اور جو امر اس بات پر
مثل اس کی مرتب ہو وہ بہی باطل ہی حاجت طول رد کی اس جگہہ نہین بلکہ ان
گور پرستون پیر پرستون کا عقیدہ حق مین اموات کی اوس حد تک پہونچا ہے کہ
ویسا اعتقاد مشرکون کو بہی حق مین اپنے اصنام کی نہین ہے کیونکہ اہل جاہلیت
کو جب کچہہ نقصان پہونچتا تو وہ نری اللہ کو پکارتی اور پکارنا اونکا اصنام کو حالت
عدم نزول شدائد مین تہا جس طرح کہ اللہ نی اون سی حکایت کیا ہے واذا مسکم
الضر فی البحر ضل من تدعون الا ایاہ فلما نجاکم الی البر اعرضتم وکان الانسان کفورا
اور فرمایا قل ارایتکم ان اتاکم عذاب اللہ او اتتکم الساعۃ اغیر اللہ تدعون ان کنتم
صادقین اور فرمایا واذا مس الانسان ضر دعا ربہ منیبا الیہ ثم اذا خولہ نعمۃ منہ
نسی ما کان یدعوا الیہ من قبل اور فرمایا واذا غشیہم موج کالظلل دعوا اللہ مخلصین
لہ الدین بخلاف ان گور پرستون پیر پرستون کی کہ جب ان کو سختیان آگہیرتی ہین
تو اموات ہی سی استغاثہ کرتی ہین اور اون کی نذر ومنت مانتے اور نیاز کرتی
ہین اور ایسے لوگ انمین بہت کم بلکہ کم ہین جو اس حال مین اللہ سے استغاثہ

یہ تناقض بحث وتدافع خالص ہی اب دیکھو کہ اول بحث مین یہ ذکر کیا تہا کہ جو شخص اولیا
کو پکارتا اور وقت سختی کی اون کی دہائی دیتا ہے اور اون کی قبور کا طواف کرتا
ہے اور اون کی دیوارون کو چومتا ہے اور کچہہ مال اون کی نذر کرتا ہی اوسکا
کفر عملی ہی کاش مجہی یہ معلوم ہوجاتی کہ اوس شخص کو کس چیز نی اس کام پر آمادہ کیا ہے
یا یہ کام اوسکا مجرد لعب وعبث بدون کسی اعتقاد کی ہے کیونکہ یہ کام وہے کریگا جو
دیوانہ ہوگا اور اگر حامل وباعث اس کام پر اعتقاد میت ہے تو پہر یہ کس طرح کفر
اعتقادی نہین ہو سکیگا کیونکہ اگر اعتقاد نہوتا تو یہ افعال اوس سی ہرگز صادر نہوتی پہر بعد
اس اعتراف کی کہ یہ کفر عملی ہے نہ اعتقادی خود ہی یہ بہی کہا ہی کہ شیطان نی
اوس کی نظر مین یہ بات اچہی کر دکہائی ہے کہ یہ عباد صالحین نافع وشفیع ہین سو یہ اعتقاد
اوسکا جہل ہی مثل اعتقاد اہل جاہلیت کی حق مین اصنام کی اب تامل کرنا چاہیے
کہ اس جگہہ یہ حکم کیا ہے کہ یہ کفر اعتقادی مثل کفر اہل جاہلیت کی پہر اس اعتقاد کو
ثابت کرکی اون کی طرف سی یہ معذرت کی ہی کہ یہ اعتقاد جہل ہی ہم نہین جانتے
کہ اس اعتقاد جہل کے ہونے مین کیا فائدہ نکلا کیونکہ ساری طوائف کفر اور تمام
اہل شرک کو قاطبۃً حامل وباعث اس کفر ودفع حق اور بقا علی الباطل پر یہی اعتقاد
جہل ہی اور کوئی کہہ سکتا ہی کہ اون کا یہ اعتقاد اعتقاد علم ہے کہ اعتقاد جہل واسطے
اون کی اخوان گورپرست کی عذر ہوسکی پہر اس اعتذار کو یون تمام کیا ہی کہ یہ معتقدین
اموات مثبت توحید ہین الی آخر ما قال سو غیر مخفی ہے کہ یہ عذر بالکل باطل ہے

صنعا رہتی ہین سنا ہی کہ ان گور پرستون مین سیکڑون آدمی ایسے ہین کہ جب انکی
گھر اولاد ہوتی ہے تو وہ ایک حصہ اپنی مال کا واسطے بعض اموات کی جن کی وہ معتقد
ہین مقرر کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم نے اس بچی کو فلان میت سی اتنی دامون پر
خرید کر لیا ہی جب وہ بچہ جی کر سن استقلال کو پہونچتا ہی اور سیانا ہو جاتا ہے تو وہ جعل
یعنی مال جو منت مانا تہا وہ قبر کی مجاورون اور پجاریون کو دیدیتا ہے جو کہ وہان اس
حیلی سی مال کمانی کے لیے بیٹہے رہتے ہین بالجملہ سید رح نی اپنی بحث سابق مین فقط
نظر طرف اقرار توحید ظاہری کے کرکے مجرد تکلم بکلمہ توحید کو معتبر کہا حالانکہ جس
اعتقادسی یہ افعال متعلقہ اموات اون سی صادر ہوتی ہین وہ بالکل مخالف توحید ہین
سو یہ اعتبار لائق اعتماد کی نہین ہی اور نہ اس لائق کہ ساتہہ اوس کی اشتغال
کیا جائی کیونکہ اللہ تعالی دلون کو دیکہتا ہے اور جو افعال اعتقاد کی راہ سی صادر
ہوتے ہین اونکی طرف نظر کرتا ہی مجرد الفاظ کی طرف نظر نہین کرتا ورنہ پہر
مومن و منافق مین کچہہ فرق باقی نرہیگا رہا یہ کہنا ابن القیم رح کا کہ کفر منقسم ہے
طرف عمل و اعتقاد کی سو یہ صحیح کلام ہے جمہور محققین اسی پر ہین ولکن ابن القیم وغیرہ
نے یہ نہین کہا ہی کہ معتقد ہونا اموات کا صفت مذکور پر کفر عملی ہے بلکہ ابن القیم رح
نے ان گور پرستون پیر پرستون کی افعال کو شرک اکبر قرار دیا ہے جس طرح کہ
خود جناب سید رح نی اون سی اپنے کلام سابق مین نقل کیا ہے پہر تتبع اوس
کلام کا اور اہل علم سے بہی فرمایا ہی اب سنو کہ ابن القیم نی شرح منازل السائرین

کرین چنانچہ جو شخص ان لوگون کی احوال سے بحث کرتا ہی وہ اس فعل کو انکی بخوبی
جانتا ہی **حکایت** ایک شخص واسطے حج کی دریا پر سوار ہوا تھا اوس نی مجھے خبر
دی کہ دریا مین اضطراب شدید ہوا اہل سفینہ یعنی ملاحین اور جو لوگ جہاز مین
سوار تھی لگے اموات کو پکارنی اور اون سی استغاثہ کرنی اور کسی ایک کو نہ سنا کہ وہ
اللہ کا ذکر کرتا یا خدا کا نام لیتا اوسنے کہا مجھی اس حال مین یہ ڈر ہوا کہین یہ جہاز
ڈوب نجائی بسبب اس شرک باللہ کی انتہے مین کہتا ہون جب سنہ ۱۲۸۵ ہجری مین جانا
میرا سفر حج کو ہوا تو ممبئی سے چلکر اوائل طریق مین جہاز رک گیا اور پھر اوس کو باد مخالف
نے گھیرا اوس وقت مینی اپنے کان سی سنا اور آنکھ سے دیکھا کہ ناخدا اور خلاصی جہاز
کے عیدروس کو بلفظ یا محیی النفوس پکارتی اور اون سی استغاثہ کرتے ہین واللہ
مجھکو بھی یہی خوف ہوا کہین یہ کشتی غرقاب نہو جائی اس لیی کہ اللہ تعالی نے تو
اوس وقت کی کافرون سے یہ حکایت کی ہے کہ وہ دریا مین بحال شدت واضطراب
نری اللہ تعالی کو پکارتے تھے اور یہ جھوٹی مسلمان باوجود کلمہ پڑہنے اور ایمان لانے
کی حضرتؐ پر غیر اللہ سی ایسے نازک وقت وحالت خوفناک مین استغاثہ کرتی ہین
یہ تو کفار ومشرکین سے بھی اعتقاد وعمل مین بڑہ گئے اوس وقت جب یہ حال دیکھا تو
بجز استغفار واعتراف ذنوب کی کچھ چارۂ کار نہ تھا اللہ تعالی کا احسان ہی کہ اوسنے
جون تون کرکے منزل مقصود تک پہونچا دیا اور ضرر شرک پیر پرستون گور پرستون سے
بچا دیا ولله الحمد انتہے شوکانیؒ فرماتی ہین کہ مینے ایک جماعت اہل بادیہ سی جو کہ متصل

دشمن نہین وہ اوسی زیادہ عزیز الوجود ہین اور یہ بات جو دلون مین ان مشرکون کی
قائم ہوگئی ہے کہ وہ اون کی شفیع ہین نزدیک خدا کی عین شرک ہی اللہ نے
اس بات کا اپنی کتاب مین انکار کیا ہی اور اس شفاعت کو باطل فرمایا اور کہدیا
کہ ساری شفاعت اللہ کی بس مین ہے چنانچہ سورہ سبا مین ارشاد کیا ہے
قل ادعوا الذین زعمتم من دون اللہ لا یملکون مثقال ذرۃ فی السموات ولا فی الارض
پہر ابن القیم نی اس آیت پر تکلم کرکے کہا ہی کہ قرآن کریم اس طرح کی آیتون سی لبریز
ہے ولکن اکثر لوگ نہین جانتے کہ یہ واقعہ بہی اوس کی داخل ہی بلکہ اونکو یہ گمان
ہے کہ جس قوم کی حق مین یہ آیتین اوتری ہین وہ قوم چل بسی اور اوس نی کوئی
وارث اپنا نہ چہوڑا سو یہی گمان باطل درمیان قلب اور درمیان فہم قرآن کے
حائل ہوتا ہی جس طرح عمر بن خطاب نی کہا ہی کہ رسی اسلام کی ایک ایک بل
کرکی ٹوٹتی ہے جبکہ اسلام مین کوئی ایسا شخص پیدا ہوتا ہے جو کہ جاہلیت کو
نہین پہچانتا یہ اس لیے کہ جب اوس نی شرک کو نہ پہچانا اور جس چیز کی مذمت
قرآن مین آئی ہے اور اوس کو عیب ٹہیرایا ہے نجانا تو وہ اوس مین گرفتار
ہوجاتا ہے اور اوس کو مقرر رکہا طرف اوس کی اورون کو بلاتا ہے اور اوس امر
کی تصویب وتحسین کرتا ہی اور نہین پہچانتا کہ یہ وہ ہے کام ہے جو اہل جاہلیت
کرتے تھے یا اوس کام کا نظیر ہے یا اوس سے بہی بدتر ہے یا کمتر ہے پس اس سے
اسلام کی رسی کے بل ٹوٹتے جاتی ہین اور معروف منکر اور منکر معروف اور بدعت

مین بذیل باب توبہ یہ لکھا ہی کہ شرک دو طرح پر ہے ایک اکبر دوسرا اصغر شرک اکبر
کو اللہ نہین بخشتا مگر جب ہی کہ اوس سی توبہ کرلی وہ یہ ہے کہ کسیکو اللہ کا ہمسر ٹہراوی
اور اوس کو ایسا دوست رکہی جیسے اللہ کو دوست رکہتے ہین بلکہ اکثر مشرک اپنی
معبودون کو اللہ سی بہی زیادہ اور بڑہکر چاہتے ہین اور جو کوئی اون کی معبودون کو
مشائخ مین سے کہتا ہے اوسپر غضبناک ہوتے ہین غصہ انکا بڑہکر ہوتا ہے
اوس غصی سی جو کہ کسی تنقص رب العالمین پر اون کو ہوتا ہے یہ حال ہم نی اور ہمارے
غیر نی کہلم کہلا دیکہا ہے اور بعض کو ہم نے دیکہا کہ وہ اوٹہتے بیٹہتے گرتے پڑتے
یاد اپنی معبود کی کرتا ہی اور وہ اس بات کا انکار نہین کرتا بلکہ اوسکا اعتقاد یہی کہ
یہ ایک دروازہ ہی حاجت کا طرف اللہ کی اور وہ معبود اسکا سفارشی ہے نزدیک خدا
کی اور یہی حال بت پرستون کا ہی برابر بی تفاوت یہ بات اون کی دلون مین قائم
ہوگئی ہے اور مشرکون کی ارث مین بسبب اختلاف الٰہہ آئی ہے فقط اتنا فرق ہے کہ
اونہون نی اپنے معبود تپہر ٹہیرائے اور اونکی غیر نے بشر ٹہیرائے اللہ تعالی نے اونکے
اسلاف کی یہ حکایت فرمائی ہے والذین اتخذوا من دونہ اولیاء ما نعبدھم الا
لیقربونا الی اللہ زلفی ان اللہ یحکم بینھم فیما ھم فیہ یختلفون ان اللہ
لا یھدی من ھو کاذب کفار یہی حال اوس شخص کا ہے جسنے اللہ کی سوا کسی اور
کو ولی ٹہیرایا ہے اور یہ اعتقاد رکہتا ہے کہ وہ ولی اوسکو اللہ سے ملا دیگا اور نزدیک
کر دیگا اور ایسی لوگ جو اس بلا سی خالص ہون بہت کمیاب ہین بلکہ جو اس کام کی منکر ہو

اب اپنی جان کی نفع و نقصان کا بھی مالک نہ رہا پھر کسی ستغیث یا سائل قضائی حاجات
وسائل شفاعت الی اللہ کا کیا مالک ہوگا یہ اوسکا جہل ہی شافع و مشفوع سے
اللہ تعالی کی پاس کوئی کسی کی سفارش نہین کرسکتا ہے مگر اوس کی اذن سے
اور اللہ نی اس شخص کی استعانت و سوال کو سبب اذن کا نہین ٹھیرایا ہے بلکہ
سبب اذن کا کمال توحید ہی یہ مشرک جو کچھہ لایا ہے وہ تو سبب منع اذن کا ہی
نہ سبب اذن یہ ویسی بات ہوئی کہ کوئی آدمی اپنی کاربراری کی لیی ایسی
چیز سے مدد لی جو اوس کام کو ہونی ندی یہی حال ہر مشرک کا ہے وہ بیچارہ مردہ
خود اس بات کا محتاج ہے کہ کوئی اوسکی لییے دعا کری اوسپر رحم فرمائی اوسکی
لییے استغفار کری جس طرح کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہکو وصیت کی ہے کہ
جب ہم قبور مسلمین کی زیارت کرین تو اونپر رحم کرکے اللہ سی واسطی اون کی عافیت
و مغفرت مانگین مشرکون نی اوسکو عکس کر ڈالا اور اون کی زیارت بطور زیارت
عبادت واسطی قضائی حوائج و استعانت کرنے کی ٹھیرائی اور اون کی قبرونکو
اوثان مقرر کرکی پوجنا شروع کیا اور قصد زیارت کا نام حج رکھا اور وہان پہ
وقف کرنی لگی اور سر منڈانی لگی اور اس حرکت بی برکت کی وجہ سی جامع ہوئے
درمیان شرک بالمعبود اور تغییر دین و معادات اہل توحید کی اور موحدین پہ تہمت
تنقیص اموات کی لگانی لگی حالانکہ خود منقص خالق کے ہین بسبب اس شرک کی اور
منقص ہین اولیای موحدین کی جنہون نے کبھی کسیکو ساتھہ اللہ کی شریک

سنت اور سنت بدعت ہوتی جاتی ہی پہر کسی شخص کی محض اخلاص ایمان و
تجرید توحید پر تکفیر کرتا ہی اور کسیکو متابعت رسول و مفارقت اہواء و بدع کی وجہ
سے مبتدع ٹہیراتا ہے اور جس کسیکو بصیرت ہی اور قلب حی سلیم رکہتا ہے وہ اسکو
گویا آنکہہ سی دیکہہ رہا ہے واللہ المستعان رہا شرک اصغر سو بہت انواع ہی جیسے
ریا اور تصنع کرنا واسطی خلق کی اور غیر اللہ کی قسم کہانا حدیث مین آیا ہی من حلف
بغیر اللہ فقد اشرک باللہ اور کسی سی یہ کہنا ما شاء اللہ وشئت یا ہذا من اللہ ومنک
یا انا باللہ وبک یا مالی الا اللہ وانت یا انا متوکل علی اللہ وعلیک یا لولا انت لم یکن
کذا وکذا یہ مضامین اردو زبان مین بہی مستعمل ہین اور جاہل مسلمان بے تکلف ان
الفاظ کو اپنی بولی مین ادا کرتے ہین حالانکہ یہ الفاظ و مضامین کبہی بحسب حال قائل
و مقصد قائل شرک اکبر ہو جاتی ہین پہر ابن القیم نے اسی کتاب مین بعد فارغ
ہونی کی ذکر شرک سی اکبر ہو یا اصغر یہ کہا ہی کہ منجملہ انواع شرک کی ایک سجدہ کرنا
مرید کا ہی شیخ کو اور توبہ کرنا ہے واسطی شیخ کی اور یہ شرک عظیم ہے اور نذر ماننا ہے
غیر اللہ کی اور توکل کرنا ہے غیر اللہ پر اور عمل کرنا ہے واسطی غیر اللہ کی اور رجوع
لانا اور خاکساری و خواری کرنا واسطی غیر اللہ کی اور جستجو کرنا ہے رزق کا پاس سے
غیر اللہ کی اور منسوب کرنا ہی اللہ کی نعمتون کا طرف غیر اللہ کی اور طلب کرنا ہے
حوائج کا موتی سے اور فریاد رسی چاہنا اون سے اور توجہ کرنا طرف اون کی سو
یہ اصل ہی ساری جہان کی شرک کی اس لیی کہ مردے کا عمل منقطع ہو چکا وہ

فنون مین کہاہی کہ جب جاہلون اور سرکشون پر تکالیف شرعیہ گران وناگوار ہوئے تو اوضاع شرع سے عدول کرکی طرف تعظیم اون اوضاع کی آئے جن کو خود اونہون نی وضع وایجاد کیاہی یہ اوضاع اونپر سہل وآسان ہوگئے اس لیی کہ وہ کسی اور کی حکم کے نیچے نرہے سو یہ لوگ میری نزدیک کفار ہین بسبب ان اوضاع کی جیسے تعظیم کرنا قبرون کی اور خطاب کرنا اموات کو ساتھہ حوائج کی اور لکھنا رقعجات کا ان الفاظ سی کہ ای میری مولی چنین وچنان کرا اور لٹکانا پارچہای جامہ کا درخت پر باقتدای محبا دلات وعزی انتہے ابن القیم نی کتاب اغاثۃ اللہفان مین باب انکار تعظیم قبور کی یہ کہاہے کہ نوبت ان مشرکون کی وہان تک پہونچی کہ انکی بعض غلاۃ نی ایک کتاب بنائی ہے جسکا نام مناسک المشاہد رکھاہے سو مخفی نہین ہے کہ یہ جدا ہونا ہے دین اسلام سی اور گہسناہی دین عباد اصنام مین انتہے اور وہ شخص جسکی طرف یہ اشارہ کیاہی ابن المفید ہی نہر فائق مین کہاہے کہ شیخ قاسم نی شرح درر البحار مین لکھاہی کہ یہ نذر جو اکثر عوام سی واقع ہوتی ہے کہ پاس قبر بعض صلحا کی آکر کہتے ہین کہ ای فلان سید میری غائب کو پہیردی یا بیمار کو شفادی مین تجہکو اتنا سونا چاندی یا چراغ یا تیل چڑہاؤنگا سو یہ باجماع باطل ہی چند وجوہ سی پہر یہ کہاہی کہ منجملہ اس کی ایک یہ گمان ہی کہ ان المیت یتصرف فی الامر واعتقاد ھذا کفر انتہی یہ قائل منجملہ ائمہ حنفیہ کی ہے اسنی ذکر اجماع کا سلطان پر اس نذر کی حکایت کیاہے اور اوس کو ہمراہ اس اعتقاد کی کفر ٹہیرایاہے

نهین کیا تها سو یه اون کی ذم کرتی هین اور اون سے عداوت رکهتی هین اور جن
لوگون کی معتقد هین اور اون کی ساتهه یه افعال شرکیه بجالاتے هین اونکا بهی
تنقص کرتے هین اس لیی که ان کو یه گمان هے که وه ان سے راضی هین اور اونهون نے
اس کام کا حکم اون کو دیا هے اور وه بسبب ان کامون کی ان مشرکون کو دوست
رکهتے هین سو یهے لوگ هر زمان و مکان مین اعدای خدا و رسول هین اور
انهین کی بات اکثر لوگ قبول کرلیتی هین الله تعالی اپنے خلیل جلیل کو جزای خیر
دی که کیا خوب دعا کی تهی واجنبنی و بنی ان نعبد الاصنام رب انهن اضللن کثیرا
من الناس سو اس شرک اکبر سے نجات نهین پائی مگر اوسی شخص نے جس نی که نری
الله کی توحید کو اختیار کیا اور الله کی راه مین مشرکون کا دشمن بنا اور ان کی مقت
کی وجه سی الله کا تقرب چاها انتهی کلام ابن القیم رح اب دیکهو اس عبارت مین کیسی
تصریح کی هے که یه افعال گور پرستون کی شرک اکبر هین بلکه اصل شرک اهل عالم
مین اور یه کهنا که ان کی ساتهه عداوت رکهنا چاهیے بهت ٹهیک بات هے
اس لیی که الله تعالی نے فرمایا هی لا تجد قوما یؤمنون بالله والیوم الآخر یوادون
من حاد الله ورسوله اور فرمایا یا ایها الذین آمنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم
اولیاء الی قوله کفرنا بکم وبدا بیننا وبینکم العداوة والبغضاء ابدا حتی تؤمنوا بالله
وحده شیخ الاسلام تقی الدین رح نی اقتضاء مین لکها هی ان من دعا میتا وان کان
من الخلفاء الراشدین فهو کافر وان من شك فی کفره فهو کافر اور ابو الوفا ابن عقیل نی

لا یملکون کشف الضر عنکم ولا تحویلا اولئک الذین یدعون یبتغون الی ربھم
الوسیلۃ ایھم اقرب اور ایک گروہ سلف نی کہا ہی کہ ایک قوم مسیح و عزیر و ملائکہ
کو پکارتی تھی پھر اسی کتاب مین یہ بھی لکھا ہے کہ اصل دین یہی ہے عبادت ہی
اللہ وحدہ لاشریک لہ کی اور یہی وہ توحید ہے کہ اللہ نی رسولون کو دیکر بھیجا اور
کتابین اوتارین قال تعالی ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولا ان اعبدوا اللہ واجتنبوا
الطاغوت اور فرمایا وما ارسلنا من قبلک من رسول الا نوحی الیہ انہ لا الہ الا
انا فاعبدون اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی توحید کو ثابت کرتی اور امت کو
سکھاتی تھی یہان تک کہ ایک شخص نے جب یہ کہا کہ ما شاء اللہ وشئت فرمایا اجعلتنی
للہ ندا قل ما شاء اللہ وحدہ اور حلف بغیر اللہ سی منع کیا اور اس حلف کو شرک ٹھیرایا اور
مرض موت مین فرمایا لعن اللہ الیھود والنصاری اتخذوا قبور انبیائھم مساجد
اون کی فعل سی تحذیر کی اور فرمایا اللھم لا تجعل قبری وثنا یعبد اور فرمایا لا تتخذوا
قبری عیدا ولا بیوتکم قبورا وصلوا علی حیث ما کنتم فان صلوتکم تبلغنی اسی جگہ
سے ائمہ اسلام نی اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ بنانا مساجد کا قبور پر اور نماز پڑھنا
نزدیک اون کی درست نہین ہی یہ اس لیی کہ بڑا سبب بت پرستی کا یہی تعظیم کرنا
قبرون کا تھا ولھذا اہل علم نی اتفاق کیا ہے کہ جو شخص حضرت صلعم پر پاس آپ کی قبر کی
سلام کرتا ہے وہ آپ کی حجرے مین زمین پر نہ لوٹی اور نہ اوسکو چومی کہ یہ بات واسطے
ارکان خانہ خدا کی ہی کسی مخلوق کی گھر کو خالق کے گھر کی مشابہ کرنا نہ چاہیے سبب

صاحب روض کہتی ہین ان المسلم اذا ذبح للنبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کفر انتہی
یعنی جو مسلمان کوئی جانور حضرت ؐ کی لیی ذبح کرتا ہے وہ کافر ہو جاتا ہے یہ قائل
منجملہ ائمہ شافعیہ کی ہے سو جب ذبح کرنا جانور کا واسطی سید رسل کی نزدیک اس
قائل کی کفر ٹہیرا تو پہر اون ذبائح کا کیا ذکر ہے جو واسطی سائر اموات کی کیی جاتے
ہین ابن حجر نی شرح اربعین ہین کہا ہی من دعا غیر اللہ فھو کافر انتہی اور شیخ الاسلام
تقی الدین نے رسالہ سنیہ مین لکہا ہے کہ جو شخص حق مین کسی نبی یا مرد صالح کی غلو کرتا
ہے اور کسی طرح کی الوہیت ٹہیراتا ہی جیسے یون کہے کہ یا سیدی فلان اغثنی
او انصرنی او ارزقنی او اجرنی وانا فی حسبک یا اور اقوال مثل اسکی تو یہ سب شرک و
ضلال ہی کہنے والی سی توبہ کرائی جاوی اگر توبہ کری تو خیر ورنہ قتل کیا جاوی کیونکہ اللہ
نے جو اپنی رسول بہیجی اور اپنی کتابین اتارین وہ اسی لیے کہ نرے اللہ کی عبادت
کیجائی اوس کی ساتہہ کوئی دوسرا معبود نہ ٹہیرایا جاوی اور جو لوگ اللہ کی ساتہہ اور
معبودان کو بہی پکارتے ہین جیسے مسیح و ملائکہ و اصنام وہ کہیہ اس بات کی معتقد
نہین تہے کہ یہ خلاق خلائق یا منزل باران یا منبت پیدا وار ہین بلکہ اون کی یا اون
قبور و صور کی عبادت کرتے تہے اور کہتے تہے کہ ہمارا پوجنا انکو اس لیے ہے کہ یہ
ہمکو اللہ سی قریب کردین اور اوس کی پاس ہماری سفارشی ہو جائین اسپر اللہ نی
پیغمبر بہیجے اونہون نی اس بات سی منع کیا کہ سوا اللہ کے کوئی اور بہی پکارا جاوی
خواہ دعای عبادت ہو یا دعای استغاثت وقال تعالی ادعوا الذین زعمتم من دونہ

یہ کہا ہی کہ نماز سی نزدیک قبور کی جو منع کیا ہی تو علت اس کی یہ ہے کہ یہ نماز
شرک تک پہونچاتی ہے اسکا ذکر امام شافعی وغیرہ نے کیا ہے اسی طرح اصحاب
امام احمد و مالک نی بھی یہی علت بیان کی ہے جیسا ابی بکر اثرم نی انتھی شیخ الاسلام
کا کلام اس باب مین نہایت وسیع ہی اسی طرح اور علما کا اور ایک جماعت ائمہ
اہل بیت نی اس مسئلے مین کلام کافی و شافی کیا ہے یہ جگہہ اوس کی ذکر کو گنجایش
نہین کرتی بڑی مصیبت ان گوریستون پر اور قبور غیر شرعیہ پر ہاتھہ سی امام
مہدی عباس بن حسین بن قاسم کی آئی اونھون نی اون مشاہد کو جو کہ سبب
ضلال اور موجب فتنۂ مردم تھی جڑ سی کھود کر پھینک دیا اور ایک جماعت کو
طواف قبور سی روکدیا لوگون نی بہت کچھہ خط خطوط بھیجی کچھہ فائدہ نہوا بلکہ اور زیادہ
آگ اون کی غصی کی بھڑکی اور حامل نصرت دین پر ہوئی طواغیت قبور مین کو
ہدم کر دیا بالجملہ جو دلیلین قرآن و حدیث کی ہم نے اس جگہہ ذکر کی ہین اون کے
ہوتے ہوئی حاجت اعتضاد کی ساتھہ قول کسی عالم کی نہین ہے ولکن ذکر
بعض اقوال اہل علم کا بغرض مطابقت ادلہ کر دیا گیا یہ اخلاص توحید وہ چیز ہی
جس کی لیے ساری پیغمبر آئی ساری کتابین نازل ہوئین یہ اجمال معنی ہے
تفصیل سی اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ جو کچھہ اس باب مین اندر قرآن وحدیث کی
آیا ہے سب کو یکجا جمع کری تو ایک مجلد ضخیم چاہیے ایک اسی سورۂ فاتحہ
مین نظر کرنا چاہیی جس کو ہر شخص ایک نماز مین بار بار مکرر سہ کر پڑھتا ہی اور

اسی لیے کہا ہی کہ وہ توحید جو اصل دین و راس ایمان ہے اور بے اوسکی اللہ کسی
عمل کو قبول نہین کرتا ہی اور نہ عامل کو بخشتا ہی اور نہ اوس کی تارک کی مغفرت
فرماتا ہے کما قال تعالی ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء
ومن یشرک باللہ فقد افتری اثما عظیما وہی توحید خالص ہی پس اسی جگہہ
سے کلمۂ توحید افضل و اعظم کلام ٹھیرا ہے اور بڑے رتبے کی آیت قرآن عظیم مین یہ
آیۃ الکرسی ہے اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم اور حدیث مین فرمایا ہے من کان اخر
کلامہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ اور الہ وہ ہی کہ دل اوسکی عبادت کو چاہے اور
اوس سے فریاد رسی کیجائی اور اوسی سے امید اور اوسی کا ڈر اور اجلال و اکرام ہو
انتہی نیز شیخ الاسلام نے کتاب اقتضاء الصراط المستقیم مین کریمۂ وما اھل بہ لغیر اللہ پہ
کلام کیا ہی اور کہا ہے کہ ان الظاھر انہ ما ذبح لغیر اللہ سواء لفظ بہ او لم یلفظ و
تحریم ھذا اظھر من تحریم ما ذبحہ وقال فیہ باسم المسیح ونحوہ کما ان ما ذبحناہ
متقربین بہ الی اللہ کان ازکی مما ذبحناہ للحم وقلنا علیہ باسم اللہ یہ اس لیے کہ عبادت
اللہ کی ساتھہ نماز و ذبح کی اعظم تر ہے استعانت باسم اللہ سی آغاز ہای کار مین
اور عبادت غیر اللہ اعظم تر ہی استعانت بغیر اللہ سی پس اگر واسطی غیر اللہ کی ذبح
کیا ہی اور مقصود اس سی تقرب ہی طرف اوس غیر کی تو یہ ذبح حرام ہی اگرچہ بسم اللہ
کہی ہو جس طرح کہ ایک گروہ اس امت کی منافقون کا یہ کام کرتا ہے یہ لوگ مرتد
ہین کسی حال مین بہی انکا ذبیحہ حلال نہین ہے دوسری جگہہ اسی کتاب مین

حکم وامر نہین ہوتا ہی وللہ المثل الاعلی اللہ تعالی نے اس معنی کی تفسیر دوسری جگہہ
قرآن مین یون کی ہی وما ادراك مایوم الدین ثم ما ادراك مایوم الدین یوم لاتملك
نفس لنفس شیئا والامر یومئذ للہ جو شخص کہ کلام عرب کو سمجھتا ہی اور اوسکی نکتون اور
اسرار کو بوجہتا ہی اوس کو یہ ایک آیت اور دلیلون سے کفایت کرتی ہے اور
شبہہ اوسکا اس آیت سی دور ہو سکتا ہی ایاك نعبد مین ضمیر کو مقدم کیا ہی ائمہ
معانی و بیان وائمہ تفسیر نے تصریح کی ہے کہ یہ مفید اختصاص ہی معلوم ہوا کہ عبادت
خاص اللہ ہی کو چاہیے غیر اوسمین شریک نہین ہو سکتا اور مستحق عبادت کا ٹہیر سکتا
ہے اور یہ بات پہلے معلوم ہو چکی ہے کہ استغاثہ و دعا و تعظیم و ذبح و تقرب انواع
عبادت ہین ایاك نستعین مین بہی تقدیم ضمیر نے فائدہ اختصاص کا بخشا اسکا
مقتضا یہ ہی کہ استعانت فی الامور مین کوئی غیر مشارک خدا نہین ہے خصوصًا
ایسے امور مین جس کی قدرت سوا اللہ کی کسیکو نہین ہے یہ پانچ موضع ہین فاتحۃ الکتاب
مین ہر موضع افادہ اخلاص توحید کا کرتا ہے باآنکہ سورۂ فاتحہ سات آیت ہے
پس بس ہیر سائر کتاب عزیز کا اس جگہہ کیا ذکر ہے ہمارا ذکر کرنا ان پانچ مواضع کو
مثل برہان کی ہے اس بات پر کہ کتاب عزیز مین ایسے ادلہ بہت ہین اور اونکی
گنتی کرنے اور احاطہ کرنی مین طول ہوتا ہے مین کہتا ہون کتاب دین خالص
مین فاتحۃ الکتاب سی تیس دلیلین اخلاص توحید پر اس سورت سی نکالکر بتائی ہین
اور کتاب فتح ربانی مین بہی مذکور ہین اور تفسیر فتح البیان مین بہی اونکی طرف

تلاوت کرنی والا اسی سی اللہ کی کتاب کو شروع کرتا ہی کہ کتنی جگہہ اسمین
طرف اخلاص توحید کی ارشاد فرمایا ہی ایک بسم اللہ الرحمن الرحیم ہی علمای
معانی و بیان کہتے ہین کہ اس جگہہ متعلق متاخرا مقدر ہی اس سی اختصاص
بدایت کا اللہ کی نام ہی نہ کسی غیر کے نام سی استفادہ ہوتا ہی اور جو اخلاص توحید
اسمین ہی وہ مخفی نہین پہر الحمد للہ مین تعریف نی یہ افادہ کیا کہ حمد مقصور ہے
اللہ پر لام للہ کا مفید ہی اختصاص حمد کو واسطے اللہ کے اسکا تقتضا یہ ہوا کہ غیر
کی لیی اصلا حمد نہین ہی اور جو حمد غیر کی لیے واقع ہو وہ حکم عدم مین ہی اور یہ
بات مقرر ہے کہ حمد کہتے ہین ثنا بلسان کو جمیل اختیاری پر بقصد تعظیم سو ثنا نہین
مگر اللہ پر اور نہ جمیل مگر طرف سی اللہ کی اور نہ تعظیم مگر اللہ کی لیے پس جو اخلاص
توحید اسمین ہی اوسپر زیادت نہین ہوسکتی لفظ اللہ مفید توحید الوہیت ہی اور
لفظ رب العالمین مفید توحید ربوبیت اس سی اختصاص دونون طرح
کی توحید کا واسطے اللہ تعالے کے نہ واسطی کسی غیر اللہ کے ثابت ہوا
مالک یوم الدین مفید ہی اس بات کو کہ غیر کی کوئی ملک نہین تو اب نری اللہ
ہی کا تصرف نافذ رہا اور کسی کو ساری مخلوق مین کچہہ تصرف نہوا اسمین کچہہ فرق
درمیان نبی مرسل و ملک مقرب و عبد صالح کی نہین ہے اسی طرح قرأت ملک
یوم الدین اس بات کو مفید ہی کہ حکم اللہ ہی کا ہے نہ کسی اور کا اور امر اوسی کا
امر ہی نہ غیر کا جس طرح کہ دنیا مین بادشاہان زمین کے ہوتے ہوئے کسی کا

اور اوس کی ساتھہ معاملہ اہل ردت کا سا کرنا چاہیے یا نہین یا وہ مرتکب معصیت کبیرہ کا یا فاعل مکروہ کا ہوے سو پہلی یہ بات گذر چکی ہے کہ توسل کرنا ساتھہ کسی نبی یا ولی یا عالم کے لا باس بہ ہی تو اب یہ شخص جو پاس قبر کے آیا اور اوس نی زیارت کی اور نری اللہ کو پکارا اور اوس میت سی توسل کیا مثلا یون کہا اللھم انی اسالك ان تشفینی من کذا و اتوسل الیك بما لھذا العبد الصالح من العبادۃ لك والمجاھدۃ فیك او التعلم والتعلیم خالصا لك تو اس کی جواز مین کچھہ تردد نہین ہے لکن اسکا اوسکی قبر کی پاس جانا کس مطلب سی ہی اگر محض زیارت کے لیے ہے اور قصد دعا و توسل کا نہین ہے مگر بعد تجرید قصد زیارت کی تو خیر یہ ممنوع نہین ہے کیونکہ اصل مین وہ واسطی زیارت مجردہ کی آیا تھا اور حضرت نی ہمکو زیارت قبور کا اذن دیا ہے بدلیل حدیث کنت نھیتکم عن زیارۃ القبور الا فزوروھا رواہ البخاری اور خود بھی گھر سے باہر نکلی اور زیارت کی اور مردون کی لیے دعا کی اور سکھایا کہ وقت زیارت کی یون کہا کرو السلام علیکم اھل دار قوم مومنین وانا بکم ان شاء اللہ لاحقون واتاکم ما توعدون نسأل اللہ لنا ولکم العافیۃ یہ دعا بھی صحیح مین آئی ہے اور کئی لفظ و طریق سے آئی ہے تو اس صورت مین اس زائر نی وہی کام کیا جسکا اذن اوسکو تھا اور مشروع و جائز تھا لکن اس شرط سے کہ اپنی سواری نہ کسی اور عزم سفر نکری اور رحلہ پیا نہو کیونکہ تقیید اس بات قبور کی بعدم سفر آئی ہے لا تشدوا الرحال الا لثلاث سو مطلق زیارت مقید ہی

اشارہ کیا ہی وللہ الحمد چھٹا موضع جو لائق الحاق کی ساتھہ ان پانچ مواضع کے
ہو سکتا ہی لفظ رب العالمین ہی کیونکہ لغت وشرع مین یہ بات مقرر ہو چکی ہی کہ
عالم ماسوی اللہ کو کہتے ہین اور صیغے حصر کی تتبع کرنے سے کتب معانی وبیان و
تفسیر واصول کی تیرہ عدد تک پہونچتے ہین بلکہ زیادہ عدد تک جس کو اسمین کچھہ
شک ہو وہ کشاف زمخشری کا تتبع کری اوسمین اس بات کو پائیگا اور کتب معانی و
بیان مین ذکر اون اعداد کا نہین ہی مثلا ایک قلب ہے کہ اس کو مقتضیات حصر
سے ٹہیرایا ہی اور ذکر اسکا شاید تفسیر لفظ طاغوت مین کیا ہے اسکی اسوا اور
محصرات ہین جن کی بسط کو یہ مقام نہین چاہتا اور جب صیغہای حصر کا احاطہ کرلیا
جائیگا تو وہ دلیلین جو اخلاص توحید پر دلالت کرتی ہین اور ابطال شرک پر جمیع
اقسام حجت بالغہ ہو سکتی ہین کثرت سے پیدا ہو جائینگی

فصل ۶

رہی یہ بات کہ کوئی شخص کسی مرد مسلمان کی قبر کا قصد کری جو کہ مشہور بصلاح ہے
اور وہان کھڑی ہوکر اور زیارت کر کی اللہ سی ساتھہ اسمار حسنی اور اوس مردہ
کی منزلت کی سوال کری تو یہ بدعت اوس میت کی عبادت ہوگی اور اوسپر یہ بات
صادق آئیگی کہ اوس نی غیر اللہ کو پکارا اور رحمن کے سوای اور کو پوجا اور نام ایمان
کا اوس سے سلب ہو گیا اور اوس کو یہ وثنی ہونا صادق آیا اور اوس داعی پر حکم
مرتد ہو جانی کا لگا اور اوس کی جورو اوس سی جدا ہو گئی اور مال اوسکا مباح ٹہیرا

عجب نہین ہی کہ وہ تیری سامنے اس بات کا اقرار کرلے اور تیری اس حال
کی تصدیق کری سو اگر نزدیک نفس کی تجھکو یہ بات جو لائق تیرے قبول
کرنے کی ہے ملجائی تو پھر تو جان لی کہ جو بات گور پرستون پیر پرستون کے
دل سی علاقہ رکھتی ہے وہی بات تیرے جی مین بھی آئی اور چپکی ولیکن
بات یہ ہے کہ تونی اوس نفس خبیث کو مقہور کر رکھا ہی وہ تجھسے یہ بات نہین
کہہ سکتا اور نہ اوس محبت و اعتقاد و تعظیم و استغاثہ کا ساتھ قبر کے ذکر کرسکتا ہی
تو تو اس حیثیت سے اوسکا مالک اور وہ اس حیثیت سے کہ تجھکو تیری جگہہ سی
اوٹھا کر قبر تک لیگیا تیرا مملوک ہی اگر تو نے بعد اس کی نفس کا تدارک کر لیا تو خیر
ورنہ وہ تجھپر مستولی ہو کر تصرف کریگا اور تیری ساری خواہشون مین متلاعب
ہوگا خناس جو کہ صدور ناس مین وسواس ڈالا کرتا ہے وہ تجھمین بھی وسوسہ انداز
رہیگا اگر تو یہ کہیگا کہ مینے اپنی جی کی طرف رجوع کیا اور اوس کی جستجو کے ان
باتون مین سی کوئی بات بھی نہین پائی بلکہ اوسکو اس کدورت سے صاف پایا تو پھر وہ
تیری اس دعوی کی مجھکو سوا اس خیال کی اور کوئی امر حامل تیرا اس فعل پر
معلوم نہین ہوتا کہ تونی لوگون کو کچھہ کرتے اور کہتے سنا تو بھی وہی کرنے اور کہنی لگا
سو یہ پہلی گرہ ہے تیری توحید کی گرہون مین سے اور اول محنت ہے تیری تقلید
کی محنتون مین سے اب تو توبہ کر رجوع لا تجھکو اجر ملیگا اور پیشقدمی نکر کہ تیری خرابی
ہو کیونکہ یہ تقلید جسنے تجھکو اس رفتار فارغ عاطل باطل پر آمادہ کیا یہ بھی خرافات سے

ساتھ اس حدیث کی بہر چند مخصصات کو اس سی مخصوص کر لیا ہی از انجملہ زیارت قبر شریف ہے اور اسمین علما کا خلاف ہے یہ ایک مسئلہ ہے اون مسائل مین سے جن کا دامن لنبا اور اصول اون کی مشتہر ہین اور بعض علما بابت اس مسئلی کی محنت مین پڑے ہین سو یہ ذکر کچھہ ہمارا مقصود اس جگہہ پر نہین ہے اور اگر مقصود اوس زائر کا مجرد زیارت نہین ہے بلکہ یہ مقصود ہے کہ اوس قبر کے پاس جاکر فقط دعا کری اور زیارت کو تابع اس قصد کا کیا ہے یا واسطی مجموع زیارت و دعا کی گیا ہی تو اوس کو اسی قدر کافی تہا کہ اللہ کی طرف ساتھہ اعمال صالحہ کی اسی جگہہ توسل کرتا قبر تک جانی کی کیا حاجت تہی اگر یہ کہے کہ مین اس لیی وہان تک گیا کہ وقت توسل کی اوس کی طرف اشارہ کرون تو اسکا جواب یہ ہی کہ عالم سر و خفی اور حائل درمیان آدمی اور اوس کی دل کی اور مطلع خفیات ضمائر جسکی سامنے ساری مکنونات سرائر آشکارہین کچہہ محتاج اس اشاری کا نہین ہے جسکی لیے تو قبر تک قصد کر کی گیا تجہے تو آنا ہی بس تہا کہ تو ذکر اوس میت کا نام لیکر یا کسی صفت ممیزہ عن الغیر کا تیا دیدیتا ہمارے خیال مین نہین آتا ہی کہ تو اس اشارے کے لیے گیا ہو اس لیی کہ توجسکو پکارتا ہے وہ ہر جگہہ ہر انسان کی ساتھہ ہے بلکہ تو اس لیی گیا کہ اپنا توسل کرنا اوس میت کو سنائی اور اوس کی دل کو اپنی اوپر مہربان کری اور اس قصد و زیارت و دعا و توسل کا اوس مقبور پر احسان رکھی اگر تو اپنی نفس کی طرف رجوع کر کے یہ بات اوس سے دریافت کریگا تو

بات ظاہر ہوگئی کہ جو شخص بقصد دعا نزدیک کسی قبر کے جاتا ہے وہ تین حال سے
خالی نہین ہے اگر نری زیارت کو گیا ہے اور اوس کو دعا عارض ہوئی اور اس
دعا سے غیر کسی دہوکے مین گرفتار نہوا تو یہ جائز ہے اور اگر نری دعا کی قصد
سے گیا ہی یا دعا و زیارت دونون کی لیے اور اوسکا اعتقاد وہی ہے جو اوپر
گذر چکا تو وہ خطری مین گرفتاری شرک کی ہے پہر عاصی ہونے کا کیا ذکر ہے اور
اگر اوسکا اعتقاد حق مین میت کی صفت مذکورہ پر نہین ہے تو وہ عاصی و آثم ہی اور
یہ اوسکا اقل احوال اور حقہ نفع راس المال ہے وفی هذا المقدار کفایة لمن لهداية
اس جگہہ پر ترجمہ رسالہ در نضید فی اخلاص التوحید مؤلفہ امام شوکانی رح کا تمام ہوا کسی
جگہہ پر کچہہ زیادت بہی ہوگئی ہے اب مین کہتا ہون کہ فرق درمیان زیارت
موحدین و مشرکین کے یہ ہے کہ مقصود موحدین کا زیارت قبور سے تین چیزین
ہوتی ہین ایک تذکر آخرت کا دوسری احسان کرنا ساتہہ میت کی تاکہ اوس کو
مدت تک چہوڑ کر بہول نجای جس طرح کہ آدمی جب کسی زندے کی ملاقات ایک
مدت دراز تک نہین کرتا ہی تو اوس کو بہولجاتا ہے پہر جب وہ شخص اوسکو دیکہتا ہے
تو اوس کی ملاقات سی خوش ہوجاتا ہے تو وہ مردہ اولی تر ہے ساتہہ اس کی ایسی
کہ ایسے گہر مین گیا ہے جہان اپنے بہائیون سے جدا ہی پس جب یہ زائر کچہہ ہدیہ
وتحفہ دعا یا صدقہ یا استغفار کا بہیجتا ہے تو وہ خوش ہوجاتا ہے جس طرح کہ زندہ
ملاقات زندہ اور اوس کی ہدیے سے مسرور ہوتا ہے ولہذا حضرت نے زائر کی لیے

آمادہ کرگئی پہلی تو شرک کی دروازی پر کہڑا ہوگا پہر اوس کی اندر جائیگا پہر وہان رہنے
لبنے لگیگا اور ان سب حرکات و سکنات مین تیرا قول یہی ہوگا سمعت الناس
یقولون شیئا فقلتہ و رایتھم یفعلون شیئا ففعلتہ اور اگر تو یہ بات کہے کہ
مین اپنے علم و عمل مین بصیرت پر ہون اور اون لوگون مین سے نہین ہون جو
کہ اپنی ہوای نفس کی مطیع و منقاد ہوتے ہین مثل شخص اول کے اور نہ اونمین
سے ہون جو کہ لوگون کی تقلید کرتے ہین مثل شخص ثانی کے بلکہ تو صافی السر نقی الضمیر
خالص الاعتقاد قوی الیقین صحیح التوحید جید التمیز کامل العرفان عالم سنت و
قرآن ہی اور مراد نفس کا تابع اور معاک تقلید مین واقع نہین ہے تو پہر ای خدا ذرا
مجہی بہی بتادی کہ تونی جو گور پرستون کی ساتہہ مشابہت کی اور جو لوگ کہ سلیمۃ الصدور
تہے اون کو تونی دہوکا دیا تو کس چیز نے تجہکو اسپر آمادہ کیا کیونکہ تجہکو تو ہر جاہل
خامل اور تیری علم و تمیز سے عاطل دیکہتا ہے اور تیرا پیرو ہوکر تیرا ہی سا کام
وہ بہی کرتا ہے اوس بچاری کو بہلا تیری سی بصیرت اور قوت دین مین کہان ہے
وہ تو فقط تیرے فعل کا صورۃً حاکی اور حقیقۃً مخالف ہی اور یہ اعتقاد رکہتا ہے کہ تو
جو قصد کرکے پاس اس قبر کے آیا ہی یہ خالی کسی امر سے نہین ہے اور ابلیس لعین
اس مسکین کی غربت کو جو تیرا پیروی اور تیری چال پر چلتا ہے غنیمت جانکر درجہ بدرجہ
اوتار کر اپنی مراد تک اوس کو پہونچا دیتا ہے اللہ اوس بندی پر رحم کری جو غوائل
نفس سے بہاگ کر خالص عبادت حمید مجید کی کرتا ہے بالجملہ مجموع اس تقسیم سے

وتعلیق ستور و ایقاد سرج و بنای مساجد کو واجب کردیا او حضرت نی اسی کے
دور کرنی اور مٹانی اور باطل کرنے اور ذریعے کی بند کرنے کا قصد فرمایا مشرکین نے
اس راہ مین کھڑے ہو کر آپ کی قصد کا مناقضہ کیا اور یہ بات جسکا ذکر انہون نے
درباب زیارت قبور کیا ہے سو وہی شفاعت ہی جسکی نسبت گمان ان مشرکون کا
یہ ہے کہ اون کی معبود اون کو نفع پہونچاوینگی کیونکہ انکا قول یہ ہے کہ جب روح
اس کی روح مقرب سی لگاؤ پیدا کرلیتی ہے تو درمیان اسکی اور درمیان اوسکی
ایک اتصال ہو جاتا ہے جسکی سبب سے وہ چیز جو اوس کو اللہ کی طرف سی حاصل
ہوتی ہے اوس سی ایک حصہ افاضہ کا اسپر بھی ہوتا ہے انکی مثال ایسی ہی کہ جو
شخص کسی صاحب جاہ و خطر کی خدمت کرتا ہے جو کہ نزدیک بادشاہ کی آبرو
و عزت والا ہی تو اوسکو بھی انعام سلطان سی بسبب اوسکی تعلق و خدمت کے
ملجاتا ہے حالانکہ قرآن اول سی آخر تک ان مقالات کے رد پر مملو ہی اور
اللہ تعالی نی اپنی کتابین واسطے باطل کرنے ان مقالات کے اوتاری ہین
اور ان اقوال والون کی تکفیر کی ہے اور اون کو لعنت کی ہی اور اون کے خون
مال کو مباح اور اون کی اولاد کے قید و گرفتار کرنے کو مباح کردیا اور آگ جہنم
کو اونپر واجب ٹھیرادیا منجملہ رد کے ایک یہ آیت ہے ام اتخذوا من دون اللہ
شفعاء قل اولو کانوا لا یملکون شیئا ولا یعقلون قل للہ الشفاعۃ جمیعا لہ ملک السموات
والارض اسمین خبر دی ہے اس بات کی کہ شفاعت کا اختیار اوسکو ہے جو کہ

یہ بات مشروع فرمائی ہے کہ وہ اہل قبور کی لیے دعای مغفرت و سوال عافیت
کری اور یہ بات مشروع نہین کی کہ خود اونکو پکاری اور اون کی نزدیک نماز
پڑہے تیسرے احسان کرنا ہے زائر کا اپنے ساتھہ اس طرح پر کہ اتباع سنت
کری اور جس بات کو حضرتؐ نی مشروع کیا ہے اوسی حد پر ٹہیر جاوے رہی زیارت
شرکیہ سو یہ ماخوذ ہی بت پرستون سی عباد اصنام کہتے ہین جس میت کی روح
کو اللہ کی نزدیک قرب و منزلت ہوتی ہے ہمیشہ اوسپر الطاف الٰہی ہوتا رہتا ہے
اور خیرات کا افاضہ ہوا کرتا ہی اور جب زائر کی روح کو اوس سے علاقہ پیدا
ہو جاتا ہی تو مزور کی روح سی وہ الطاف اسکی روح پر فائض ہوتے ہین جسطرح
کہ چمک سورج کی صاف آئینہ سی جسم مقابل پر پڑتی ہے سو تمام زیارت یہی
کہ زائر اپنی روح و قلب سے طرف میت کی متوجہ ہو اور اوسپر بجمع ہمت عکوف
کری اس طرح کہ پہر غیر کی طرف کچہہ بھی التفات اوسکا باقی نرہے پس جس قدر
کہ جمع ہمت و قلب زیادہ ہوگا اوتنا ہے انتفاع قریب تر ٹہیرگا اس زیارت کا
ذکر اسی طرز پر ابن سینا و فارابی وغیرہما نے کیا ہے اور ستارہ پرستون نی
تصریح اس زیارت کی اپنی عبادت مین کرکے یہ بات کہی ہے کہ نفس ناطقہ کا
تعلق جب ارواح علویہ سے ہوجاتا ہے تو اوسپر فیضان نور کا ہوتا ہے اسی بہید
کی وجہ سی ستاری پوجی گئے اور اون کی ہیکلین بنائی گئین اور دعائین تصنیف
ہوئین اور بت طیار کیے گئے یہ یعنیہ وہ چیز ہے جس نے گور پرستون کی لیے تحاذ اعیاد

اپنا شفیع خدا کو چھوڑ کر مقرر کیا ہی اس گمان پر کہ جب ہم ان کے ساتھہ یہ معاملہ
کرینگے تو یہ آگی بڑھکر ہماری سفارشی بنجائینگے تو یہ اہل شرک سخت جاہل حق
رب ہین جو بات اللہ کی لیے واجب ہی اور جو امر اوسپر ممتنع ہے اوسکو بالکل
نہین جانتے انہون نی اللہ کو بادشاہون اور بڑی لوگون پر قیاس کیا ہے
کہ کوئی شخص کسی خواص کو اپنا سفارشی نزدیک اون کی واسطی برآمد کار و
قضای حوائج کے ٹہیرالیتا ہے اس لیے کہ یہ خواص اوس بادشاہ کی شرکا و
اعوان و انصار ہین اور اوس بادشاہ کا کام انہین سے چلتا ہے اگر یہ لوگ
نہون تو اوسکا ہاتہہ لوگون مین نہ چلے اس لیے بادشاہ اونکی شفاعت وسفارش
کو خوشی و ناخوشی کے ساتہہ قبول کرلیتا ہے اور جو شخص اپنی ذات سے غنی ہی
اور سب خلق جو آسمان و زمین مین ہی اوس کی کنیز و پرستار و غلام و بندی ہین
او مقہور اوس کی قہر کے ہین وہ زبردست ہی اور یہ سب اوسکی زیردست ہین
تو انکی ساری افعال مقید اوس کی حکم و امر و اذن کی ہونگی مشرک جب اونکی
ساتہہ شرک کریگا اور اون کو اپنا شفیع ٹہیرائیگا اور خدا کو چھوڑ دیگا اس گمان پر
کہ جو کام شرکا بشر سے نکلتا ہی وہی انسے بہی نکل جائیگا تو وہ اپنی اس قیاس
مین مخطی ہے اور سخت غلطی پر اوسنے درمیان خالق و مخلوق کے کچہہ فرق نکیا
اور عبد و رب و غنی و فقیر کا امتیاز نکہا اور ایک غلام محض و بندہ بحت کو جو کچہہ
بہی بغیر اذن مالک اپنی کی نہین کرسکتا ہے شریک و معین و ظہیر ٹہیرالیا اسی

مالک ہی آسمان و زمین کا وہی خود شفاعت اپنی پاس کرتا ہے تاکہ بندہ پر رحم کری اور جس کو چاہی اذن دیدی کہ تو اس کی شفاعت کر سو یہ شفاعت حقیقت مین اللہ کی لیی ہے اور جو کوئی کسیکی شفاعت نزدیک اوسکی کریگا وہ اوسکی اذن سی کریگا جب کہ اوسکو حکم شفاعت کرنیکا ملیگا اور اللہ اوسکو جبہی اذن دیگا کہ ارادہ رحم کا اوس بندے پر فرمائیگا سو یہ شفاعت ضد ہی شفاعت شرکیہ کی جسکو اللہ تعالی نی باطل ٹھیرایا ہے بدلیل واتقوا یوما لاتجزی نفس عن نفس شیئا ولا یقبل منھا عدل ولا تنفعھا شفاعة اور فرمایا من قبل ان یاتی یوم لا بیع فیہ ولا خلة ولا شفاعة اور فرمایا مالکم من دون اللہ من ولی ولا شفیع سو جس شفاعت کو اللہ نی باطل کیا ہی وہ یہی شفاعت شرکیہ ہے کیونکہ اللہ تعالی کا کوئی شریک نہین ہی اور جس شفاعت کو ثابت کیا ہے یہ وہ شفاعت ہی جو بندہ مامور من جانب اللہ کریگا اور سامنے اپنے مالک کی بدون اذن کی جانہ سکیگا ان دونون تشفیع مین اوتنا ہی فرق ہی جتنا کہ درمیان شریک اور بندہ ماموری کی ہی ولہذا بڑا اسعاد تمند ساتھ اس شفاعت کی دن قیامت کو وہ شخص ہوگا جو اہل توحید خالص ہی اور مشرک نہین ہے سو جب سارا حکم و اختیار نری اللہ کا ٹھیرا اور اعلی و اکرم خلق نزدیک خدا کی رسل وملائکہ مقربین ہین اور یہ سب غلام و بندی محض ہین نہ کسی بات مین اوس پر سبقت کرتی ہین اور نہ کوئی کام بی اوس کے اذن کی بجالاتے ہین اور مشرکین نی انکو

یہ مضمون زیارت وشفاعت کا امام ابن القیم نی کتاب اغاثہ مین لکھاہے اس
سے صاف ظاہر ہی کہ وہان شفاعت وجاہت وشفاعت محبت وشفاعت
شرکت نہوگی یہ شفاعات اسی دنیا مین سامنے مخلوق کے ہوتی ہین اس اجمال
کا بیان صاحب تقویۃ الایمان نی ذکر شفاعت مین بہت خوب عام فہم و
خاص لپسند کیا ہی جزاہ اللہ تعالی عنا وعن جمیع المسلمین الجزاء الاوفی خاتمہ
اب وہ چیز جس کی ہم معتقد ہین اور اللہ کا دین سمجھتے ہین یہ ہی کہ جس نے کسی
نبی یا ولی یا کسی اور شخص و شے کو سوا اللہ تعالی کے پکارا اور اوس سے سوال
قضای حاجات و تفریج کربات کا کیا تو یہ اعظم شرک ہو جس کی وجہ سی اللہ نی
مشرکون کو کافر ٹھیرایا ہے اس لیی کہ اونہون نے اللہ کو چھوڑ کر اور اولیا و شفعا
کو پکڑا تھا اپنے اعتقاد مین اون سی طالب جلب نفع و دفع مضرت ہوتی تھے
قال تعالی و یعبدون من دون اللہ ما لا یضرہم ولا ینفعہم ویقولون
ہؤلاء شفعاءنا عند اللہ سو جو کوئی شخص انبیاء و اولیاء کو جیسے کہ ابن عباس و
محجوب یا ابی طالب یا شیخ عبد القادر جیلانی رح اور سید معین الدین چشتی رحمہ اللہ
یا شیخ قطب الدین کاکی رح یا بدیع الدین رح مدار ونحوہم ہین وسائط ٹھیراکر داعی اور
اونپر متوکل اور اون سی جلب نفع کا سائل ہوگا اس خیال پر کہ ہم تو ان سی سوال
کرتے ہین اور یہ لوگ اللہ سی سائل ہوتی ہین جس طرح کہ وسائط دنیا کے نزدیک
ملوک کی لوگون کی حاجات کی سائل ہوکر کام نکالدیتے ہین اس لیی کہ مقرب ملوک

قیاس پر یارون نی بتون کو اور گور پرستون اور پیر پرستون نی اہل قبور و مشائخ
کو پوجا پھر جو شخص کسی کی شفاعت طرف مخلوق کے کرتا ہی وہ ایک سبب ہے
کہ مشفوع الیہ کو تحریک اوس امر کی کر دیتا ہے جس بابت شفاعت کرنا چاہتا ہے
معہذا کبھی پاس مشفوع الیہ کی معارض اوس امر کا موجود ہوتا ہے مثلا امر مشفوع فیہ
نزدیک اوس کی مکروہ ہوتا ہے سو جب وہ شفاعت اوس معارض سے قوی تر
ہوتی ہے تو تو قبول ہو جاتی ہے اور اگر معارض قوی تر ہو تو قبول نہین
ہوتی اور کبھی یہ ہوتا ہے کہ نزدیک مشفوع الیہ کی دو امر متعارض ہوتے ہین اور
وہ درمیان قبول و رد کی سترد د ہو جاتا ہے جیسے محبت وغیرہا اور رغبت و رہبت
و عدم رغبت و رہبت سو یہ حال برخلاف اوس شفاعت کی ہے جو پاس اللہ کے
ہوگی کیونکہ خود خدا محرک شفیع ہوگا تاکہ وہ شفاعت کری اس صورت مین شفیع مجرد
امتثال امر کریگا نہ اور کچھ کیونکہ وہ ایک بندہ مامور مطیع ہے بخلاف اوس شفیع کے
جو پاس کسی مخلوق کے کسی شخص کی سفارش کرتا ہے کہ یہ شفیع محرک مشفوع الیہ کا ہوتا
ہے اس لیے کہ اسکی حاجت اوسکی ہی اور نفع و ضر و معاونت کا حاصل ہونا اوس سے
چاہتا ہے مثلا شافع اوس سی عطا وغیرہ کا طالب ہی اور ہر ایک ان دونون مین سے
سے دوسری کا محتاج ہی تو حقیقت مین شریک ہوا اگرچہ اوس مشفوع الیہ کا مملوک
یا بندہ کیون نہو اور جسکو اللہ تعالی نے توفیق اس بھید کے سمجھنے کی دی ہے اوسپر
حقیقت توحید و شرک کی کھل گئی ہے و من لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نورا

فکانوا جاحدین له کافرین بہ پہر کہا ہی کہ یہ شبہہ انکاوہی شبہہ قدیم ہے جسپر
مشرکون نی اعتماد کیا تہا قدیم وحدیث دہر مین اور اللہ کی رسول اوس کی رد
کرنے کو آئی اور اوس سی منع کیا اور خلق کو طرف افراد عبادت للہ کے بلایا سو
یہ شرک ایک ایسی چیز ہے جسکو مشرکون نی اپنی طرف سے نکالا ہے اللہ نی نہ
اوسکا اذن دیا اور نہ اوس سی راضی ہی بلکہ اللہ اوسکو مبغوض رکہتا ہے اور
اوس سی نہی فرمائی ہے اور یہ خبر دی ہے کہ یہ ساری فرشتے آسمانون کے کیا
مقربین اور کیا غیر انکی سب اللہ کی عبید اور اوس کی لیے خاکساری وخضوع
کرنے والے ہین یہ کسی کے شفیع پاس اللہ کی نہونگے مگر جسکو وہ پسند کری اذن
دی یہ کچہہ امرا کی طرح نزدیک ملوک کے نہین ہین کہ بغیر اذن اون بادشاہونکے
شفاعت کرین حق مین محبوب ومبغوض ملوک کی فلا تضربوا للہ الامثال تعالی اللہ
عن ذلک انتہی امام بکری شافعی رح نی تفسیر کریمہ من یرزقکم من السماء مین کہا ہے
کوئی یہ کہے کہ جب یہ لوگ اللہ کی خالق رازق محیی ممیت ہونے کے مقر ہین
تو پہر بتون کو کیون پوجتے ہین تو ہم یہ کہین گی کہ ان سب کا عقیدہ اس بات پر ہی
مین یہ ہے کہ یہ اللہ ہی کی عبادت اور اوسی کی طرف تقرب کرنا ہے لکن طریق
انکا اس کام مین مختلف ہی ایک فرقے نے کہا ہمکو اللہ کی عبادت کرنیکی اہلیت
بلا واسطی کے نہین ہی اس لیی کہ اللہ کی عظمت بہت بڑی ہی اسلیے بغرض تقرب خدا
ہم ان کو پوجتے ہین دوسرے فرقے نے کہا ملائکہ صاحب وجاہت ومنزلت ہین

ہین اور لوگ بادشاہ سی سوال کرنے مین خیال ادب کا رکھکر اور اونکو مقرب ملوک
سمجھکر انھین سے سوال کرتے ہین سوا ایسا شخص جو اس طرح کی وسائط ٹھیراتا ہے
کافر مشرک حلال الدم والمال ہی علمانے اسپر نص کی ہے اور اجماع نقل کیا ہے
اقناع اور اوس کی شرح مین لکھا ہے من جعل بینه و بین الله وسائط یتوکل
علیهم و یدعوهم کفر اجماعا لان ذلك کفعل عابدی الاصنام قائلین ما
نعبدهم الا لیقربونا الی الله زلفی انتهی اور عبارت ابو الوفا پہلے گذر چکی ہے کہ
هم عندی کفار بهذه الاوضاع مثل تعظیم القبور و اکرامها والزامها بما نهی
عنه الشرع من ایقاد النیران و تقبیلها و تخلیقها و خطاب الموتی بالحوائج و
کتب الرقاع فیها یا مولای افعل کذا و کذا و اخذ تربتها تبرکا و افاضة الطیب
علی القبور و شد الرحال الیها و القاء الخرق علی الشجر اقتداء بمن عبد اللات
والعزی امام بکری نے کہا ہے وکانت الکفار اذا سئلوا من خلق السموات
والارض قالوا الله فاذا سئلوا عن عبادة الاصنام قالوا ما نعبدهم الا لیقربونا
الی الله زلفی لاجل طلب شفاعتهم عند الله وهذا کفر ان عبارتون مین حاجت
مانگنے کو مردون سی کفر ٹھیرایا ہے اور یہی حق صریح ہے حافظ ابن کثیر نے کہا ہے
انما یحملهم علی عبادتهم انهم عمدوا الی اصنام اتخذوها علی صور الملائکة
المقربین فی زعمهم فعبدوا تلك الصور تنزیلا لذلك منزلة عبادتهم الملائکة
لیشفعوا لهم عند الله فی نصرهم و رزقهم وما ینوبهم من امر الدنیا فاما المعاد

لمن اذن لہ سو جبکہ انبیاء و ملائکہ با وجود قرب و کرامت کی بدون اذن و اجازت
کی شفاعت نہین کر سکتے ہین تو پہر معبودین باطلہ کس قطار شمار مین ہین وہ تو
خود کندۂ دوزخ ہونگی صحیحین مین جو حدیث طویل دربارۂ شفاعت آئی ہی
اوسمین بہی قید اذن و تحدید کی لگی ہوئی ہے فیحد لی حدا چار بار اذن مذکور
بطور تکرار یہ ہوگا تب کہین زبان واسطی شفاعت کے کہلی گی وہ بہی اونکی لیے
جو توحید و ایمان پر مر گئے ہین نہ اونکے لیے جو قبر پرستی و پیر پرستی و رای پرستی
و دنیا پرستی و جن و دیو و پری پرستی و نحوہا مین رہکر ہلاک ہوی اگر عموم اس
شفاعت کا واسطی جملہ غیر اللہ پرستون کی کسی دلیل قوی یا ضعیف سے ثابت
ہے تو براہ مہربانی افادہ اوس حجت کا فرمایا جاوی امام بکری رح نی زیر کریمہ
وانذر بہ الذین یخافون ان یحشروا الی ربھم لیس لھم من دونہ ولی ولا شفیع
لکہا ہے نفی الشفاعۃ وان کانت واقعۃ فی الاٰخرۃ لانہا من حیث لا تنفع الا
باذنہ کانہا غیر موجودۃ من غیرہ وھو کذلک لمن جعل ذلک لتبین الرتب و
جملۃ النفی حال من ضمیر یحشروا وھی محل الخوف والمراد المومنون العاصون انتہی
یعنی کسی مومن عاصی کو بہی یہ اعتقاد رکہنا نچاہیے کہ اوس کی شفاعت بغیر اذن خدا
کے ہوگی سو جب ایماندار کا یہ حال ہی تو مشرکین و کفار و فجار کس گنتی مین ہین اونکی
شفاعت تو ہرگز کسی طرح پر بہی نہوگی چنانچہ آیات نفی شفاعت اسی پر دلیل ہین
پہر زیر کریمہ یومئذ لا تنفع الشفاعۃ الا لمن اذن لہ الرحمن ورضی لہ قولا کے

نزدیک خدا کی اس لیئی ہم نے اون کی شکل کے مورتین بنائی ہین تاکہ وہ ہماری رسائی خدا تک کرا دین تیسرے فرقی نے کہا ہم نی ان بتون کو قبلہ عبادت ٹہرایا ہے جس طرح کہ کعبہ قبلہ عبادت ہے چوتھے فرقے کا اعتقاد یہہ ہے کہ ہر بت کی پاس اللہ کے حکم سی ایک شیطان مقرر ہی جو کوئی اوس بت کی پوجا اچھی طرح کرتا ہے تو وہ شیطان اللہ کی حکم سے اوس کی کام نکالدیتا ہے ورنہ وہ شیطان اللہ کی اذن سی اوس کو کوئی نکبت پہونچا دیتا ہے انتہے یہ عبارتین ان ائمہ دین کی باواز بلند پکارتی ہین کہ مطلب مشرکون کا عبادت غیر اللہ سے یہی تہا کہ اون کو خدا کا تقرب حاصل ہو اور وہ معبود اونکی سفارشی نزدیک اللہ کی ہو جاوین لہذا حجۃ نے آیت زمر مین کہا ہی ان الکفار ما ارادوا الا الشفاعۃ وھذا کفر بالجملۃ طرف سی اللہ کے ارسال رسل وانزال کتب اسی لیے ہوا ہی کہ عبادت نری اللہ کی کیجائی اور ساری شفاعت کا اختیار اللہ کو ہی ہے اوس کی اذن بغیر کوئی شفاعت نہین کرسکتا ہے اور یہ اذن وہی کی لیے ہوگا جو کہ موحد خالص غیر مشرک ہی اور اللہ اوس کی قول وعمل کو پسند کریگا شفاعت مین یہ قیدین کئی جگہ مذکور ہین قال تعالی قل للہ الشفاعۃ جمیعا اور عظم آیت قرآن مین فرمایا ہی من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ اور فرمایا وکم من ملک فی السموات لا تغنی شفاعتہم شیئا الا من بعد ان یاذن اللہ لمن یشاء ویرضی وقال تعالی ولا یشفعون الا لمن ارتضی وقال تعالی ولا تنفع الشفاعۃ عندہ الا

ساتھ اس شفاعت خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ ہے جو کہ موحد ہی اور
اوس نی توحید کی تجرید کی ہے اور تمام تعلقات شرکیہ سے اوس کو خالص کیا ہی اور
عبادت اللہ کی تفرید کی ہے اور جملہ مخالفات کفریہ سی اوس کو پاک صاف
رکھا ہی انکی سوا اور جتنی قسم کے لوگ ہین اونکی شفاعت نہو گی اس لیے کہ اونکا
ایمان ممزوج بشرک تھا اور شرک کسی طرح بخشا نہین جاتا ہے جب شفاعت مین قید
ارتضا ورضا کی آگئی تو ثابت ہو گیا کہ شرک غیر مرضی الٰہی ہے اور اللہ تعالے
شرک کی بات کو پسند نہین کرتا ہے تو پھر شفعا کو کس طرح اذن اونکی شفاعت کا
دیگا کیونکہ شفاعت کو دو امر سے معلق کیا ہے ایک راضی ہونا اللہ کا مشفوع لہ سی
دوسری اذن دینا شفیع کو تو جب تک یہ دونون امر مجموعًا موجود نہون گی تب تک
وجود شفاعت کا معلوم یہ شفاعت حقیقت مین اللہ کی طرف سی ہی کیونکہ اذن
دینے والا اسکا وہی ہے نہ اور کوئی اور وہی قبول کرنی والا اور مشفوع لہ سی
راضی ہونی والا اور اوسکا توفیق دینے والا واسطے ایسے کام کے ہے جس سی کہ
وہ مستحق شفاعت کا ٹھیری تو اب متخذ شفیع مشرک ہوا کوئی اوس کی شفاعت نکریگا
اور نہ کوئی شفاعت اوسکو بکار آمد ہوگی اور جس نی فقط اپنے رب کو اپنا معبود
ٹھیرایا ہے اوسی کی لیے اذن شفاعت کا ہوگا قرآن شریف مین بعد ذکر شفعاء
مشرکین کے فرمایا ہے قل أتنبئون الله بما لا يعلم في السموات ولا في الارض سبحانه
وتعالى عما يشركون اس مین یہ بات بیان کر دی کہ متخذین شفعاء مشرکین ہین اور

لکھا ہی دل علی ان الشفاعۃ تکون للمومنین فقط انتہی مراد ایمان والون سی اس جگہہ
اہل توحید خالص ہین ابن کثیر کہتے ہین اللہ نی مشرکون کی اس بات کا انکار کیا ہی
کہ وہ عبادت غیر اللہ سی تقرب وشفاعت کا ارادہ رکہتے ہین پہر کہا ہی قد ارسل
رسلہ من اولہم الی اخرہم بزجرہم عن ذلک ونہاہم عن عبادۃ ما سوی اللہ
فکذبوہم انتہی معلوم ہوا کہ جن مشرکون سی حضرت نی مقاتلہ کیا تہا طلب اونکا عبادت
غیر اللہ سی فقط یہی تقرب الی اللہ وطلب شفاعت عند اللہ تہا یہی حال طلب حوائج
کا موتی سی اور استغاثہ کرنا ساتہہ اونکی شدائد وکربات مین سے کہ یہ دونون مشرک
ہونی مین برابر ہین اور یہ وہی شرک ہی جسکی بنیاد پر اللہ نی مشرکون کو کافر ٹہیرایا
یہ بہی معلوم ہوا کہ شفاعت کا اختیار اللہ کو ہی نہ کسی نبی ولی فرشتے کو اور نہ کسی معبود
غیر اللہ کو اور یہ شفاعت نہوگی مگر بعد اذن خدا کی اور اللہ اذن نہ دیگا مگر اوسی شخص
کے لیے جس کا کلام اور کام پسند کریگا اور پسند نہ کریگا مگر اوسی کو جو کہ موحد غیر مشرک ہوگا
ولہذا اسعد ناس واسطی شفاعت سید الشفعا کی قیامت کی دن یہی اہل توحید ہونگی
اس کی تصریح نصوص صحیحہ مین آچکی ہے ابوہریرہ نے رفعا کہا ہے اسعد الناس
بشفاعتی یوم القیامۃ من قال لا الہ الا اللہ خالصا من قلبہ رواہ البخاری اور حدیث
عوف بن مالک مین فرمایا ہی اتانی ات من عند ربی فخیرنی بین ان یدخل نصف
امتی الجنۃ وبین الشفاعۃ فاخترت الشفاعۃ وہی لمن مات لا یشرک باللہ شیئا
رواہ الترمذی وابن ماجۃ معلوم ہوا کہ بڑا انجا و صاحب نصیب خوش قسمت طالع مند

یعنی ایک اعتراف مشرکین کا ساتھہ ربوبیت رب العالمین کی دوسرے پکارنا اونکا عباد صالحین کو تیسری ارادہ تقرب وشفاعت کا تو اب یہ بات بہی واضح ہوگئی کہ یہ افعال جو گور پرست پیر پرست کرتی ہین یعنی سوال جلب فوائد وکشف شدائد یہ وہی شرک اکبر ہی جسپر تکفیر مشرکون کی ہوئی تہی ان مشرکون نے خالق کو مشابہ مخلوق کی اور مخلوق کو مانند خالق کی علم وعبادت وتصرف مین ٹہیرادیا۔ قرآن کریم اور کلام اہل علم باللہ کا ان کی رد مین اس قدر وسیع ہی کہ اس جگہہ گنجایش اوس کی نہین ہوسکتی ہے وہ وسائط جو درمیان ملوک اور لوگون کی ہوتے ہین وہ تین طرح کی ہین ایک یہ کہ جو حال لوگون کا اون کو معلوم نہین ہے یہ لوگ اوس کی خبر ملوک کو دیتی ہین اب جو شخص یہ کہے کہ اللہ احوال عباد کا عارف نہین ہے جب تک کہ بعض انبیا یا اولیا یا ملائکہ وغیرہم اوس کو خبر دین تو وہ شخص کافر ہی کیونکہ اللہ تعالی عالم سر وخفی ہے کوئی ذرہ آسمان وزمین مین اوس سی مخفی نہین ہے ساری جزئیات اوس کی معلومات ہین دوسرے یہ کہ بادشاہ تدبیر رعیت ودفع اعدا سے عاجز ہو جب تک کہ اعوان وانصار اوس کی معاونت ونصرت نکرین تب تک وہ کچھہ بند وبست وانتظام نہین کرسکتا ہی سوا اللہ کا نہ کوئی ولی و وزیر ہی اور نہ کوئی مشیر وظہیر وجود مین جتنی اسباب ہین اون سب کا وہی خالق ورب وملیک ہی وہ ہر ماسوا سی غنی اور ہر ماسوا اوسکا محتاج وفقیر ہے بخلاف ملوک دنیا کہ وہ اپنی معین وظہیر کے محتاج ہوتے ہین اور حقیقت مین یہ اعوان وانصا

اون کی تشفیع مقرر کرنی سی کچھہ شفاعت انکی ہاتھہ نہین آتی ہی شفاعت تو اللہ
کی اذن ورضا سی ہوگی نہ ان کی زعم باطل سی الحاصل قرآن وحدیث دلیل
ہوگی اس بات پر کہ جو شخص ملائکہ وانبیا روا ولیا رکو درمیان اپنے اور اللہ کے
شفاعت کی لیے بسبب اون کی تقرب کی اللہ سی واسطہ ٹھیراتا ہے وہ کافر مشرک
حلال الدم والمال ہی اگرچہ کلمہ پڑہی اور روزہ ونماز بجا لائی اور یہ اعتقاد
رکہی کہ مین مسلمان ہون بلکہ وہ اون لوگون مین سے ہے جن کی حق مین اللہ نے
یہ فرمایا ہے الذین ضل سعیہم فی الحیوۃ الدنیا وھم یحسبون انھم یحسنون صنعا؟
اور جس نی قرآن مین تامل کیا ہی اوس کو صراحت اس بات کی معلوم ہی کہ جن
مشرکون سی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قتال کیا تہا اون سب کو اس بات
کا اقرار تہا کہ خالق رازق مالک آسمان وزمین ومابینہا کا اللہ ہی سب اوس کی
بندی ہین اور اوسی کی زیر قہر وتصرف ہین چنانچہ حکایت اسکی سورۂ یونس و
سورۂ مؤمنین وسورۂ عنکبوت وغیرہ مین موجود ہی اور یہ بہی معلوم ہے کہ مشرکین
عباد صالحین کو پکارتی تہے جس طرح کہ اسکا ذکر سورۂ سبحان ومائدہ وغیرہما مین
آیا ہی اسی طرح ملائکہ کی عبادت بہی کرتے تہے اسکا ذکر سورۂ فرقان وسبا ونجم مین
موجود ہی اور اس کی تصریح بہی آچکی ہے کہ مراد مشرکون کی اس عبادت سے بہی
تقرب الی اللہ وشفاعت عند اللہ تہی چنانچہ ذکر اسکا سورۂ یونس وزمر وغیرہما مین
آیا ہے سو جب یہ بات ظاہر ہوگئی کہ قرآن کریم مین صراحت ان ہر سہ امر کی موجود ہے

نجاتا ہے تو خالق ان سب اسباب کا وہی اللہ ہی اوسی نی دل مین اس محسن
داعی کے ارادہ احسان و دعا کا پیدا کیا ہے عالم وجود مین ایسا کوئی نہین ہے جو
خلاف مراد خدا پر اکراہ کرسکی یا خدا کو وہ بات جتبا ی جو اوس کو معلوم نہین ہے اور
جو لوگ اوس دن سامنی خدا کی شفاعت کرین گی اونکو مجال اس شفاعت کا
بغیر اوس کی اذن کے نہو گا بخلاف ملوک کہ جو لوگ اون کی نزدیک کسی کے
شفیع ہوتے ہین وہ اوس کی شریک ہین ملک و مال مین اور یہ شخص اونکا معاون
و مظاہر ہوتا ہے اون کی ملکداری و فرمانروائی مین اور وہ بغیر اذن ملوک کی
اوس کی سفارشی نجاتے ہین اور بادشاہ جا ناچار اونکی سفارش کو پذیرا کرتا ہے
اس لیے کہ اون کی طرف حاجت رکھتا ہی یا اونکے کسی احسان کا بدلا کرنا چاہتا
ہے یہان تک کہ اپنی بیٹی اور بیگم کی شفاعت کو قبول کرتا ہے اسی جہت سی کہ
اون کی حاجت رکھتا ہے اگر بیٹا یا بیگم اوس سے روٹھ جائین تو اوسکو رنج و
ضرر پہونچتا ہے بلکہ اپنے غلام کی سفارش کو بہی قبول کرلیتا ہے کیونکہ اوس سی یہ
ڈر لگا ہوا ہی کہ اگر مین انکا کہنا نہ سنونگا اور انکی شفاعت منظور نکرونگا تو یہ میری طاعت
نکرینگے اور اپنے بہائی کی سفارش بہی قبول کرلیتا ہے اس ڈر سی کہ کہین وہ میرے
ضرر مین ساعی نہو غرضکہ شفاعت عباد کی نزدیک عباد کے اس جنس سے ہوتی ہے
کوئی کسی کی سفارش قبول نہین کرتا مگر اسی رغبت یا رہبت کی وجہ سی اور اللہ تعالی
کو نہ کسی کی رجا ہے نہ کسی کا خوف نہ کسی کی طرف کوئی حاجت بلکہ وہ غنی مطلق ہے

اوس کی شرکا نہین اور اللہ کا کوئی شریک اوسکی ملک وملکوت وناسوت ولاہوت
مین نہین ہے بلکہ لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت
وھو علی کل شی قدیر اسی وجہ سی کوئی شخص نزدیک اوس کی کسی کی شفاعت نہین
کرسکتا ہی مگر اذن سی خواہ ملک مقرب ہو یا نبی مرسل پہر کسی اور ولی وپیر وشہید و
جن وبہوت وپری وشجر وحجر وآفتاب ماہتاب ونجوم کی کیا ہستی وقدرت ہی
کہ دم مار سکیں اور جو یہ سمجہے کہ کوئی پاس اوس کی بغیر اوس کی اذن کی شفاعت
کرسکتا ہی تو وہ گویا اللہ کا شریک ٹہیرا حصول مطلوب مین اوس کی شفاعت نے اثر
دکہلایا کہ طالب کا مطلب ٹالدیا حالانکہ کوئی اللہ کا شریک کسی وجہ نہین ہے
اور نہ ہوسکتا ہی تعالی عن ذلک علوا کبیرا تیسری یہ کہ بادشاہ نہین چاہتا کہ اپنی رعیت
کو نفع پہونچائی یا اون کی ساتہہ احسان کری جب تک کہ خارج مین کوئی اوسکا محرک
نہو پہر جب کوئی ناصح واعظ اوس کو مخاطب کرتا ہے یا جس شخص سے بادشاہ کو
خوف ورجا ہی وہ راہنما ہوتا ہے تب کہین ارادہ وہمت ملوک کو قضای حوائج رعیت مین
حرکت ہوتی ہے سو اللہ تعالی ایسا نہین ہے بلکہ وہ ہر شے کا رب وملیک ہی اور
اوسکا رحم اپنی بندون پر ماں کی رحم سی بچی پر بڑہکر ہے اور ساری اسباب اوسی
کی مشیت سی ہوتے ہین ما شاء اللہ کان وما لم یشا لم یکن اور اوس کو جب منظور
ہوتا ہے کہ بعض عباد کو ہاتہہ سی بعض عباد کی کچہہ فائدہ پہونچای تو ایک شخص دوسرے
شخص کے ساتہہ احسان کرنے لگتا ہی اور اوس کے لیے دعا کرتا ہے اور سفارش

سب اوس کی محتاج ودست نگر ہین وہ کسی کا حاجتمند نہین ہے اوسکی تو یہ شان ہے
کہ اگر ساری جن وانس ملکر کافر ہو جائین اور مشرک بنجائین توکوئی نقصان اوسکا نہین
ہے اور اگر سب [illegible] عابد وموحد ہو جائین توکوئی رونق اوسکی بڑہتی نہین ہے
اور اوسکو کچہہ پرواہ کسی بات کی نہین ہے اوسکی ذات پاک لاابالی ہے اور ان
مشرکون نی اون کو اپنا شفیع ٹہیرایا ہے جنکو یہ مخلوق مین سے پوجتے ہین اور ان
وسائط کو وسیلۂ تقرب الی اللہ کیا ہے سو اللہ ورسول نی ان وسائط کی نفی فرمائی
اور کہدیا کہ توسط ان اولیا وانبیا وشہدا وملائکہ کا ہمراہ اس اعتقاد فاسد وزعم کاسد
کے کچہہ بکار آمد تمہاری نہوگا وہ چیز جو تم کو نفع دیسکتی ہے وہ یہی عبادت خالص و
توحید مفردی جو کلمۂ اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ سے ثابت ہے
پس جو کوئی اس کلمے کے معنی پہ چلیگا اور اوس کی تقتضا پہ عمل کریگا وہی مومن موحد
او محسن مخلص ہے اور جسکا کوئی قول وفعل وحال وخیال خلاف اسکی معنی ومقتضی
کے ہوگا وہ مشرک کافر ہے یا مبتدع ضال بحسب اختلاف اشخاص واحوال واللہ اعلم
وعلمہ اتم واحکم روز چہارشنبہ نہم شوال کو یہ رسالہ شروع کیا تہا آج ۱۳ شوال ۱۳۰۵ھ
ہجری روز یکشنبہ کو پانچ دن مین بحمدہ تعالی وعونہ ختم ہوا ختم اللہ لنا بالحسنی
وزیادۃ وحشرنا تحت لواء خیر خلقہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی زمرۃ اہل السعادۃ

اللہم آمین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

تمت